مِعراجُ العَرُوض

عارف حسن خاں


مصباحی لائبریری
M
Team of Misbahi Library
Date 10_08_2019
Md Khubaib Raza Misbahi
Md Asjad Raza Misbahi
Md Abdur Rahman Misbahi
Md Ahmad Ali Misbahi
Creator
Md Saif Khan Misbahi
Misbahilibrary@gmail.com

786

Team of Misbahi Library

Names	Contact N
Md Khubaib Raza Misbahi	9984903158
Md Asjad Raza Misbahi	8948518993
Md Ahmad Ali Misbahi	9920278913
Md Abdur Rahman Misbahi	8009186120

Creator :

Md Saif Khan Misbahi
8081414883

Date

معراج العروض

۱۴۲۱ھ

طبع دوم موسوم بہ اسم تاریخی

نازشِ عروض

۱۴۳۴ھ

آج کی فکر کے مطابق آسان انداز میں عروض کی ایک کتاب

عام قاری کے لیے

ڈاکٹر عارف حسن خاں

صدر شعبۂ اردو، ہندو کالج، مراد آباد

- نام کتاب : معراج العروض
- مصنف : ڈاکٹر عارف حسن خاں
- ناشر : مصنف
- اشاعت (دوم) : ۲۰۱۳ء
- تعداد : ۶۰۰
- کمپوزنگ : یگانہ کیلیگرافرس، علی گڑھ۔ 8791478164
- طباعت : مہادیو پرکاشن و مدرن سہکاری سمتی لمیٹڈ، مراد آباد
- قیمت : =/250 روپے

تقسیم کار

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ

کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد، اردو بازار، دہلی۔ ۶

ME'RAJ-UL-AROOZ

2013

By

Dr. Arif Hasan Khan

Head Deptt. of Urdu, Hindu (P.G.) College, Moradabad

Rs. 250/=

انتساب

استادِ محترم پروفیسر عتیق احمد صدیقی مرحوم

(سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس وصدر شعبۂ اردو، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)

کے نام

جنھوں نے مجھے عروض کی ابجد سکھائی؛

برادرِ گرامی ڈاکٹر صابر سنبھلی

(سابق صدر، شعبۂ اردو، مہاراجہ ہریش چندر کالج، مرادآباد)

کے نام

جن کی ترغیب نے مجھ سے یہ کتاب لکھوائی؛

اور

بزرگ شاعر اور ادیب ڈاکٹر کمال احمد صدیقی

کے نام

جن کی عروضی تحریروں نے اختلافات کے باوجود مجھے متاثر کیا۔

عارف

فہرستِ مندرجات

پیش گفتار (طبع دوم)

اللہ کا شکر ہے کہ ''معراج العروض'' کا دوسرا ایڈیشن طباعت کے لیے تیار ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۰ء مطابق ۱۴۲۱ھ میں شائع ہوا تھا۔ معراج العروض اس کا تاریخی نام ہے۔

اس دوران عروض کی کئی کتابیں منظرِ عام پر آئیں، جن میں خصوصی طور پر ایک کتاب نے متوجہ کیا۔ یہ ہے جناب ذاکر عثمانی کی ''عروضِ خلیل ملغی'' جس محنت اور دقتِ نظر سے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ ذاکر عثمانی صاحب کی کسی بات سے کسی شخص کو اختلاف ہوسکتا ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے اور ان کی عروض دانی اور ذوقِ تحقیق کی داد نہ دے۔

میرے ذہن میں ایک عرصے سے الجھی ہوئی ایک گتھی اس کتاب نے حل کر دی۔ ایک معروف ومقبول وزن ہے فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن جسے عروض کی متداول کتب میں بحرِ متقارب کے تحت رکھا گیا ہے۔ کم وبیش پچیس سال سے یہ وزن میرے لیے ایک الجھن بنا ہوا تھا کیونکہ اسے متقارب میں رکھنا عروضی قواعد کے خلاف ہے۔

بحر رجز کا ایک وزن مفاعلن فاعلن فعولن اس کے مساوی ہے چنانچہ اس کا ایک حل یہ ہے کہ اسے رجز میں تقطیع کرلیا جائے اور اسے رجز کا وزن تسلیم کرلیا جائے۔ لیکن دشواری تب پیش آتی تھی جب یہ وزن یعنی فعولُ فعْلن مسدس مضاعف کی صورت میں استعمال کیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں اس کی تقطیع رجز میں بھی ممکن نہ تھی اور یہ مسئلہ تھا کہ اسے کس بحر کے تحت رکھا جائے۔

ڈاکٹر کمال احمد صدیقی کی کتاب ''آہنگ اور عروض'' منظرِ عام پر آئی تو اس میں انھوں نے کچھ نئی بحور و اوزان تجویز کیے تھے، جن سے اگر چہ فقیر کو اتفاق نہیں تاہم ان کی ایک بحر جو مفاعلاتن کی تکرار سے وجود پاتی ہے اور جس کا نام انھوں نے بحرِ جمیل تجویز کیا ہے کا وزن فعولُ فعْلن کے بالکل مساوی ہے۔ معراج العروض کے پہلے ایڈیشن میں اس وزن کا کوئی اور متبادل نہ ہونے کی بنا پر فقیر نے ''ایک نئی بحر۔ جمیل'' کے عنوان سے ایک باب کتاب میں شامل کر کے اس وزن کو اسی کے تحت رکھا تھا۔ لیکن اب ڈاکر عثمانی صاحب کی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں ان سے اتفاق کرتے ہوئے اس بات پر پوری طرح مطمئن ہوں کہ یہ وزن بحرِ مقتضب کے تحت ہی آئے گا اور اس کے ارکان وہی رہیں گے جس طرح یہ رائج ہیں یعنی فعولُ فعْلن۔ چنانچہ کتاب کے اس ایڈیشن میں اسے بحرِ مقتضب کے تحت ہی رکھا گیا ہے اور بحرِ جمیل کو کتاب سے خارج کر دیا گیا ہے۔ نا مناسب نہ ہوگا کہ یہ بھی عرض کر دیا جائے کہ اس کتاب میں مثالوں کے تمام اشعار اس حقیر فقیر کے خود ساختہ ہیں۔ گذشتہ ایڈیشن میں اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔

برادرِ گرامی ڈاکٹر صابر سنبھلی صاحب کی ذات میرے لیے ایک ایسے رفیق و محسن کی ہے کہ اپنی ہر الجھن میں میں انھیں سے مشورہ کرتا ہوں۔ انھوں نے میری کتاب کے اس ایڈیشن کے لیے تاریخی نام ''نازشِ عروض'' (۱۴۳۴ھ) تجویز فرمایا نیز قطعاتِ تاریخی بھی کہے، میں ان کا ممنون ہوں۔

کتاب کے پہلے ایڈیشن میں کہیں کہیں جو کتابت کی غلطیاں یا دیگر غلطیاں رہ گئی تھیں حتی الامکان انھیں بھی دور کر دیا گیا ہے۔ تاہم یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ اب اس کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کے مطالعے کے دوران جو نقائص اور غلطیاں انھیں نظر آئیں ان سے مطلع فرما کر مجھے اپنی اصلاح کا موقع دیں۔

نیو فرینڈس کالونی، علی گڑھ
عارف حسن خاں

پیش گفتار (طبع اول)

عروض سے میری دلچسپی کی ابتدا اس دوران ہوئی جب میں مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے اردو میں ایم۔ اے۔ کر رہا تھا اور ایم۔ اے۔ کے نصاب میں ایک پرچہ عروض و بلاغت کا بھی تھا لیکن جیسا کہ ظاہر ہے نصابی ضرورت کے لیے پڑھا گیا عروض اس علم کا عشرِ عشیر ہی تھا اور بس۔ پھر ریسرچ کے دوران بھی عروض کی کتب مطالعے میں رہیں، کیوں کہ میرا موضوع ''کلامِ میر کا فنی مطالعہ'' تھا جس میں عروضی مطالعہ کا باب بھی شامل تھا۔ بس یہیں سے صحیح معنی میں میں نے عروض کو سمجھنا شروع کیا اور مجھے اس میں لطف آنے لگا۔ ۱۹۷۹ء میں پی ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری تو مل گئی لیکن عروض سے دلچسپی ختم نہیں ہوئی، بلکہ یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ جہاں کہیں بھی عروض پر کوئی نئی کتاب یا مضمون مل جاتا شوق سے پڑھتا۔ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ بعض چیزوں کو ذہن قبول نہیں کرتا۔ ان کے بارے میں اپنے انداز سے سوچتا اور رائے قائم کرتا رہا۔ عروض کی مختلف کتابوں میں بعض مسائل پر اختلافات نظر آئے۔ شروع شروع میں اس نے الجھن میں ڈالا، طبیعت اچاٹ ہوئی لیکن پھر ان پر غور کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے میں لطف آنے لگا۔ اسی جستجو کے دوران مجھے محسوس ہوا کہ عروض میں سب سے زیادہ الجھا ہوا اور اختلافات سے پُر باب زحاف کا ہے۔ سب سے زیادہ بدنظمی بھی اسی باب میں ملتی ہے۔ مختلف کتب میں مختلف زحافات کی تعریفوں میں بھی اختلاف ملتا ہے۔ پھر ان کے محلِ استعمال کو لے کر بھی اکثر علماء میں اتفاق نہیں۔ چنانچہ اسی سلسلے میں سب سے پہلے غور کرنا شروع کیا اور اپنی بساط بھر کوشش کی کہ تمام زحافات کی ایسی تعریفیں متعین کی

جائیں جو عروض کے بنیادی اصولوں کے مطابق بھی ہوں اور قابلِ تسلیم بھی۔ اوزانِ رباعی بھی عروض کا ایک ایسا مسئلہ ہیں جس پر علماء میں اتفاق نہیں۔ جو لوگ رباعی کے اوزان میں فاعلن کو اشتر اور مفعولن کو اخرم کہتے ہیں، وہ اس اصول کی خلاف ورزی تو کرتے ہی ہیں کہ شتر اور خرم (جو صدر و ابتدا سے مخصوص ہیں) کا استعمال حشو میں کرتے ہیں، لیکن اگر اسے تسلیم بھی کر لیا جائے کہ صدر و ابتدا کی یہ پابندی غیر ضروری ہے، تب بھی کیا اس کا کوئی جواب ان کے پاس ہے کہ مفاعلن کی جگہ پر فاعلن اور مفعولن کی جگہ مفعولُ کیوں استعمال کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اس سلسلے میں علمی سنجیدگی سے غور کریں اور اسے ''انا'' کا مسئلہ نہ بنائیں، تو انھیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ رُباعی کے تمام اوزان دراصل تخنیق ہی کے مرہونِ منت ہیں اور شتر اور خرم جیسے زحافوں کا رباعی میں کہیں دخل نہیں۔

اس کتاب میں بعض چیزوں کے متعلق آج فکر کے مطابق آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ایسے قارئین بھی جو عروض کے بارے میں کچھ زیادہ واقفیت نہیں رکھتے ہیں، لیکن اسے سیکھنا چاہتے ہیں، کچھ استفادہ کر سکیں۔

کتاب کی تیاری میں مجھے برادرِ مکرم ڈاکٹر صابر سنبھلی سے ہر قدم پر تعاون ملا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی اور تعاون کے بغیر میرے جیسا نکما شخص شاید ابھی اور کئی سال تک اس کام کو موخر کرتا رہتا۔ کتاب کے لیے تاریخی نام ''معراج العروض'' بھی انھیں کا عنایت کردہ ہے، جس کے لیے میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔

یہ کام ایک طالب علمانہ کوشش ہے۔ اس میں یقیناً خامیاں ہوں گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اگر کتاب کی کچھ باتیں انھیں اچھی لگیں تو انھیں دوسروں تک بھی پہنچائیں تاکہ وہ بھی اس سے استفادہ کر سکیں اور اس میں جو خامیاں نظر آئیں، ان سے اس حقیر فقیر کو ضرور آگاہ فرمائیں، تاکہ ان کی اصلاح کی جا سکے اور اگر کبھی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپنے کی نوبت آئے تو انھیں درست کیا جا سکے۔

دولت باغ، مراد آباد۔ عارف حسن خاں

عروض کا پہلا سبق

شاعری اور عروض کا تعلق صوتی بنیادوں پر ہے۔ یعنی جب ہم کسی شعر کو عروض کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں کہ وہ موزوں ہے یا نہیں، تو ہماری ساری توجہ اس کی قرأت پر ہوتی ہے، اس کی تحریر پر نہیں۔ اس لیے یہ بات ذہن نشیں کرنی سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وزن کا تعلق تلفظ سے ہے، تحریر یا رسمِ خط سے ہرگز نہیں۔

عام طور پر تو الفاظ کا تلفظ اور ان کا املا ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر تو کسی طرح کی کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ لیکن کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحریر (املا) اور تلفظ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتے بلکہ ان میں واضح طور پر فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ہم ''مثلاً'' کو مَثْ لَنْ، ''تحت الثریٰ'' کو تَحْ تُثْ ثَرا، ''بالکل'' کو بِل کُل، ''عبداللہ'' کو عَبْ دُلْ لَاہْ یا عَبْ دُلْ لَا، ''خواب'' کو خَاب، ''خوش'' کو خُش، ''ہمہ تن گوش'' کو ہَم تَنْ گوش پڑھتے ہیں یا اسی طرح ''گُل و بُلبل'' کو گُلْ بُلْ بُلْ یا گُلُوْ بُلْ بُلْ اور ''شاخِ نہالِ غَم'' کو شَاخِ نِ ہَالِ غَم یا شاخِ نِ ہَالِ غَم یا شَاخِ نِ ہَالِے غَم یا شَاخِ نہالئے غَم پڑھ سکتے ہیں۔ یہ چند مثالیں ہیں، ایسی اور بھی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ایسی تمام صورتوں میں جہاں تحریر اور تلفظ میں فرق ہوتا ہے، ہمیں تلفظ سے سروکار رکھنا ہے تحریر سے نہیں۔ جہاں کہیں تحریر اور تلفظ میں فرق ہوتا ہے، اس کی دو

صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اول یہ کہ کچھ حروف جو تحریر میں ہیں، تلفظ میں نہیں آتے ہیں، (ایسے حروف کو مکتوبی غیر ملفوظی کہتے ہیں)، دوم یہ کہ کچھ ایسی آوازیں تلفظ میں شامل کر لی جاتی ہیں، جو تحریر میں نہیں ہیں (یہ ملفوظی غیر مکتوبی کہلاتی ہیں)۔ عروض میں پہلی قسم یعنی مکتوبی غیر ملفوظی حروف کو محسوب نہیں کیا جاتا ہے دوسری قسم یعنی ملفوظی غیر مکتوبی کا شمار ہوتا ہے۔ اوپر کی مثالوں میں جو چند الفاظ پیش کیے گئے ہیں، ان میں دونوں طرح کے حروف موجود ہیں۔ مثلاً لفظ مثلاً میں جس کا تلفظ مَث لَن ہے، ''ن'' ملفوظی غیر مکتوبی ہے، اس کا شمار تقطیع میں کیا جائے گا۔ اس کے بالکل برعکس ''بالکل'' میں جس کا تلفظ بِل کُل ہے، ''ا'' مکتوبی غیر ملفوظی ہے، چنانچہ اسے دورانِ تقطیع محسوب نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح ایسے سبھی الفاظ میں، جن میں نون غنہ، ہائے مخلوط یا یائے مخلوط میں سے کوئی ہوتا ہے، یہ شمار میں نہیں آتا، کیوں کہ ان تمام حروف کی اپنی الگ آوازیں نہیں ہیں بلکہ یہ اپنے سے پہلے آنے والی آواز کو Modify کرتے ہیں۔ ان الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے۔ ''چاند'' اور ''ماند'' میں ''ن'' صرف ''ا'' کی آواز میں غنائیت پیدا کرتا ہے ورنہ یہ اپنی ادائیگی کے لحاظ سے چاد یا ماد کے برابر ہیں۔ اسی طرح ''ساتھ'' اور ''پھول'' میں ہائے مخلوط (ھ) کی آواز الگ نہیں ہے بلکہ وہ اپنے سے پہلی آواز کے ساتھ پوری طرح ضم ہو گئی ہے اور دراصل ''تھ'' اور ''پھ'' ایک ہی آواز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے یہ الفاظ وزن میں سات اور پول کے برابر ہی ہیں۔ پیاس اور کیا (سوالیہ) جیسے الفاظ میں یائے مخلوط کا کردار بھی نون غنہ جیسا ہی ہے۔ یہ اپنے سے پہلے کی آواز کو Modify کرتا ہے اور بس۔ چنانچہ یہ الفاظ پاس اور کا کے برابر ہی محسوب کیے جائیں گے لیکن جنگ، سنگ اور ٹھنڈا، ڈنڈا اور رنج، پنچھی جیسے الفاظ میں نون غنہ کا کردار قدرے مختلف ہے۔ یہاں اس کی آواز کسی دوسری آواز میں ضم نہیں ہوتی ہے، بلکہ اپنا وجود برقرار رکھتی ہے، یہ آواز پوری طرح نون/ن/کی آواز بھی نہیں ہے اور نون غنہ کی آواز سے بھی مختلف ہے۔ لیکن اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے (یہ صوتیات کا

مسئلہ ہے)۔آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ایسے الفاظ میں ''ن'' کو تقطیع میں شمار کیا جائے گا۔

یہی عروض کا پہلا اور سب سے اہم سبق ہے اور اسے ذہن میں رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہے کہ --- عروض میں حرفِ ملفوظی معتبر ہے، مکتوبی نہیں۔ سارے عروض کی بنیاد اسی پر ہے اور یہی عروض کا سب سے پہلا اور بنیادی اصول ہے۔

چوں کہ عروض کی بنیاد تلفظ پر ہے، اس لیے یہ غور کرنا ضروری ہے کہ ہماری زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کی صوتی ساخت کیا ہے اور یہ کتنے قسم کے سلیبلس (Syllables) میں بانٹے جا سکتے ہیں۔ آسانی کے لیے ہم اسے اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ سانس کے ایک جھٹکے میں ہم کسی لفظ کا کتنا حصہ ادا کر سکتے ہیں، وہی ایک syllable ہے۔ اب ذرا غور کیجیے، ہماری زبان کے الفاظ کس طرح کے Syllables میں بانٹے جا سکتے ہیں۔ آیئے چند الفاظ کا تجزیہ کر کے دیکھیں:

آ

گُل

خار

دشت

صبا

وطن

مکتب

تباہ

قریب

معلّم

افسانہ

شعرا

علما

متحرک

معلّمین

متفرّقات

متقدمین

ان میں سے پہلے چار الفاظ کو ہم سانس کے ایک جھٹکے میں ادا کر سکتے ہیں، گویا یہ Monosyllabic (ایک سلیبل والے) الفاظ ہیں۔ ان میں پہلے دو ''آ'' (اَ+ا) اور ''گُل'' (گُ+لْ) ایک متحرک اور ایک ساکن سے مل کر بنے ہیں، جب کہ بعد کے دو (یعنی تیسرا اور چوتھا) لفظ ''خار'' (خَ+اْ+ر) اور ''دشت'' (دَ+شْ+ت) ایک متحرک، ایک ساکن اور ایک موقوف سے مل کر بنے ہیں۔ گویا اردو میں Monosyllabic یا سلیبل والے الفاظ دو طرح کے ہیں۔ اول دو حرفی جن میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے اور دوم سہ حرفی جن میں صرف پہلا حرف متحرک ہے۔

اب باقی الفاظ کو دیکھئے۔ یہ ایک سے زیادہ Syllables پر مشتمل ہیں۔ آیئے انھیں Syllables میں توڑ کر لکھیں:

صبا = صَ + بَا

وطن = وَ + طَنْ

مکتب = مَکْ + تَبْ

نباہ = نِ + بَاہْ

قریب = قَ + رِیْبْ

معلّم = مُ + عَلْ + لِم

افسانہ = اَف + سَا + نَہٗ

شعرا = شُ + عَ + را

علما = عُ + لَ + مَا

متحرک = مُ + تَ + حَ + رِک

مُعلّمین = مُ + عَل + لِ + مِین

متفرقات = مُ + تَ + فَر + رِ + قَات

متقدمین = مُ + تَ + قَد + دِ + مِین

صبا اور وطن دو Syllables پر مشتمل ہیں اور ان دونوں میں پہلا Syllable ایک حرفِ متحرک ہے یعنی "صبا" میں صَ اور "وطن" میں وَ اور دوسرا Syllable دوحرفی ہے، جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ "مکتب" بھی دو Syllable پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں دونوں Syllable دوحرفی ہیں اور ان میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔

"نباہ" اور "قریب" بھی دو Syllable پر مشتمل الفاظ ہیں اور ان میں بھی پہلا Syllable یک حرفی (ایک حرف متحرک) ہے۔ لیکن ان الفاظ میں دوسرا Syllable سہ حرفی ہے اور ان تین حروف میں سے صرف پہلا حرف متحرک ہے۔

"معلم" اور "افسانہ" تین تین Syllable پر مشتمل الفاظ ہیں۔ انھیں توڑنے پر پتہ چلتا ہے کہ معلم میں پہلا Syllable ایک حرف متحرک "مُ" ہے اور اس کے بعد کے دو Syllable دوحرفی ہیں جن کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ "افسانہ" میں تینوں Syllable دوحرفی ہیں اور تینوں میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔

"شعرا" اور "علما" بھی تین تین Syllable پر مشتمل الفاظ ہیں۔ ان الفاظ میں پہلے دو Syllables یک حرفی ہیں (اور یہ ایک حرفِ متحرک ہے) اور تیسرا Syllable دوحرفی ہے، جو ایک متحرک اور ایک ساکن پر مشتمل ہے۔

''متحرک'' اور ''معلّمین'' چار چار Syllables پر مشتمل الفاظ ہیں۔ متحرک میں پہلے دو Syllables یک حرفی (ایک ایک حرفِ متحرک) اور اس کے بعد کے دو Syllables دو حرفی (ایک متحرک اور ایک ساکن) ہیں۔ ''معلّمین'' میں پہلا Syllable یک حرفی، دوسرا دو حرفی، تیسرا پھر یک حرفی اور چوتھا سہ حرفی ہے۔ ان میں سے دونوں یک حرفی Syllables ایک حرفِ متحرک پر مشتمل ہیں۔ دو حرفی سلیبل میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے اور سہ حرفی سلیبل میں بھی صرف پہلا حرف متحرک ہے۔

اب آخری دو الفاظ یعنی ''متفرقات'' اور ''متقدمین'' کو دیکھیے۔ یہ دونوں الفاظ پانچ پانچ سلیبلس پر مشتمل ہیں۔ دونوں کی ساخت بالکل ایک جیسی ہی ہے، یعنی دونوں کا پہلا اور دوسرا سلیبل یک حرفی (ایک حرف متحرک پر مشتمل)، تیسرا سلیبل دو حرفی (جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے)، چوتھا پھر یک حرفی (ایک حرفِ متحرک) اور پانچواں سلیبل سہ حرفی ہے (جس میں صرف پہلا حرف متحرک ہے)۔

ان تمام الفاظ کے تجزیے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ الفاظ تین طرح کے Syllables سے بنے ہیں۔

(۱) یک حرفی Syllable جو ایک حرفِ متحرک پر مشتمل ہے۔ اسے (.) کی علامت سے ظاہر کیا جائے گا۔

(۲) دو حرفی Syllable جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے، اسے (ـ) کی علامت سے ظاہر کیا جائے گا۔

(۳) سہ حرفی Syllable جس کا پہلا حرف متحرک دوسرا ساکن اور تیسرا موقوف ہے۔ اسے (ے) کی علامت سے ظاہر کیا جائے گا۔

تو آیئے، ذرا ان الفاظ کو ایک جدول کی شکل میں ان کے Syllables کی علامتوں میں رکھ کر دیکھیں اور ان سے کچھ نتائج اخذ کریں:

لفظ	سلیبل	علامت
آ	آ	—
گل	گل	—
خار	خار	⌣
دشت	دشت	⌣
صبا	صَ + با	—.
وطن	وَ + طن	—.
مکتب	مک + تب	— —
نباہ	نَ + باہ	⌣.
قریب	قَ + ریب	⌣.
معلّم	مُ + عل + لم	— —.
افسانہ	اف + سا + نہ	— — —
شعرا	شُ + عَ + را	—..
علما	عُ + لَ + ما	—..
متحرک	مُ + تَ + حر + رک	— —..
معلّمین	مُ + عل + لِ + مین	⌣.—.
متفرقات	مُ + تَ + فر + رِ + قات	⌣.—..
متقدمین	مُ + تَ + قد + دِ + مین	⌣.—..

اس جدول پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ:

(۱) آزاد لفظ کم از کم ایک سلیبل پر مشتمل ہے۔ یہ ایک سلیبل دو حرفی ہے یا سہ حرفی۔ کوئی آزاد لفظ تنہا یک حرفی سلیبل پر مشتمل نہیں۔

(۲) ایک سے زیادہ سلیبلس سے بننے والے الفاظ میں دو حرفی سلیبل لفظ کے

شروع، درمیان اور آخر تینوں جگہوں پر آیا ہے۔

(۳) یک حرفی سلیبل لفظ کے شروع اور درمیان میں ہی آیا ہے۔ آخر میں نہیں آتا ہے۔

(۴) سہ حرفی سلیبل کے بعد کسی لفظ میں کوئی اور سلیبل نہیں آیا ہے۔ یعنی یہ ہمیشہ لفظ کا آخری سلیبل ہے۔

ہمارے سارے عروضی نظام کی بنیاد انھیں سلیبلس کی مختلف ترتیبوں پر رکھی گئی ہے۔ لیکن اس کے بارے میں گفتگو کرنے سے پہلے ابھی ایک نکتہ اور---

جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا سہ حرفی سلیبل کے بعد کسی لفظ میں کوئی اور سلیبل نہیں آتا یعنی یہ ہمیشہ لفظ کا آخری سلیبل ہوتا ہے۔ یہ بات صرف لفظ کی حد تک نہیں ہے، بلکہ اس سے آگے بھی ہے، یعنی مسلسل گفتگو Continous speech کے دوران جب ایسے الفاظ ہم ادا کرتے ہیں، جن میں آخری سلیبل سہ حرفی ہے، تو اس کی صورت کچھ مختلف ہو جاتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے پہلے ان الفاظ کو باآواز پڑھیے، ایک ایک کر کے، یعنی اس طرح:

آج

رات

ساتھ

ساتھ

آس

پاس

شاہ

کار

جان

دار

داغ

دار

یہ سبھی Monosyllabic(ایک سلیبل پر مشتمل) الفاظ ہیں اور یہ ایک سلیبل سبھی میں سہ حرفی ہے (جس کا صرف پہلا حرف متحرک ہوتا ہے) اب انھیں دو دو کے جوڑوں میں ملا کر ایک بار پھر اسی طرح بآواز پڑھیے، یعنی اس طرح:

آج رات

ساتھ ساتھ

آس پاس

شاہ کار

جان دار

داغ دار

اس بار ان الفاظ کی قرأت کرتے ہوئے آپ نے ان میں سے پہلے لفظ کے آخری حرف کو متحرک پڑھا ہے۔ یعنی پہلے جب آپ ان الفاظ کو الگ الگ پڑھ رہے تھے تو ان میں سے ہر ایک کو آپ فاع کے وزن پر پڑھ رہے تھے لیکن جب آپ نے ان کو جوڑوں میں پڑھا، تو آپ انھیں فاع فاع کے وزن پر نہیں بلکہ فاعِلان کے وزن پر پڑھ رہے تھے، یعنی پہلے لفظ کے آخری حرف کو آپ نے متحرک پڑھا ہے۔

یہ ہماری زبان کا مزاج ہے یعنی ہماری گفتگو کے درمیان جہاں کہیں دو ساکن حروف مسلسل آتے ہیں۔ ان میں سے دوسرا ساکن خود بخود متحرک ہو جاتا ہے اور اس طرح ہم تمام سہ حرفی سلیبلس کو دورانِ گفتگو ایک دو حرفی اور ایک یک حرفی سلیبل میں توڑ لیتے ہیں۔

گویا ایک بات اور ہمارے سامنے آئی کہ مسلسل گفتگو یا تقریر Continous

Speech کے دوران صرف دو ہی طرح کے سلیبلس استعمال میں آتے ہیں۔ دو حرفی، جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہوتا ہے اور یک حرفی جو ایک حرفِ متحرک پر مشتمل ہوتا ہے۔ سہ حرفی سلیبل صرف فقرے/ جملے/ مصرعے کے آخر ہی میں آ سکتا ہے۔ اب یہ بات بھی آپ کی سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ سہ حرفی سلیبل ہمیشہ لفظ کا آخری سلیبل ہی کیوں ہوتا ہے یعنی اس کے بعد کوئی دوسرا سلیبل کیوں نہیں آتا۔

ہاں ایک بات اور آپ کے ذہن میں آ سکتی ہے کہ یک حرفی سلیبل لفظ کے آخر میں کیوں نہیں آتا۔ آپ سمجھ دار ہیں چنانچہ خود ہی سمجھ گئے ہوں گے کہ ہماری زبان میں کوئی لفظ متحرک الآخر ہے ہی نہیں یعنی ہر لفظ کسی ساکن حرف پر ختم ہوتا ہے۔

تو آیئے! اب اپنے اصل موضوع پر آئیں۔ لیکن آگے بڑھنے سے پہلے یہ گفتگو پوری طرح سے ذہن نشیں ہونی چاہیے۔

OOO

ارکانِ عروضی اور اجزائے شعر

الفاظ کی ساخت کو آپ نے سمجھ لیا۔ انھیں الفاظ کی مختلف ترتیبوں سے اشعار کا آہنگ متعین ہوتا ہے۔ آہنگ کی مختلف ترتیبیں جن کی میزان پر اشعار کا وزن جانچا جاتا ہے، ارکانِ عروضی یا ارکان یا افاعیل یا تفاعیل یا اصول کہلاتے ہیں۔ یہ ارکانِ عروضی جن اجزاء (یا اجزائے اولیٰ) سے ترکیب پاتے ہیں، وہ تین طرح کے، (اور بعض کے نزدیک دو طرح کے) ہیں۔ ان کے نام ہیں سبب، وتد اور فاصلہ۔ سبب سے مراد دو حرفی کلمہ اور وتد سے مراد سہ حرفی۔ فاصلے کے بارے میں اس کے بعد گفتگو کریں گے۔

سَبَب یعنی دو حرفی کلمے کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اگر اس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے، تو اسے سَبَبِ خفیف کہتے ہیں۔ گویا تمام دو حرفی ایک سلیبل والے الفاظ سَبَبِ خفیف کی مثال میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔ جیسے آ، جا، اَب، تب، ہم، تم، جھٹ، پٹ، خود، یوں وغیرہ۔

سبب کی دوسری قسم جسے سَبَبِ ثقیل کہتے ہیں، دو حروفِ متحرک پر مشتمل ہوتی ہے یعنی یہ دو یک حرفی سلیبلس کا مرکب ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یک حرفی سلیبل اردو کے کسی لفظ کے آخر میں آ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ کسی آزاد لفظ کو سببِ ثقیل کی مثال میں نہیں پیش کیا جا سکتا۔ (فارسی الفاظ ہَمَہ اور رَمَہ مستثنیات میں ہیں اگر ''ہ'' کا تلفظ نہ کیا جائے) لیکن ترکیبی صورت میں اس کی مثالیں عام ہیں۔ ذرا ان ترکیبوں کو پڑھیے:

گلِ تر۔ غمِ دِل۔ دلِ من۔

ان سبھی میں پہلا لفظ کسرۂ اضافت کے ساتھ مل کر پڑھا جاتا ہے اور ایسی صورت میں اس کا تلفظ اس طرح ہوتا ہے کہ یہ دو یک حرفی سلیبلس کا مجموعہ ہو جاتا ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت یہاں بھی ہے:

گُلؔ و بلبل میں گُلؔ

در و دیوار میں دَرُ

غم والم میں غَمُ

گویا یہاں بھی ان الفاظ کی حیثیت سَبَبِ ثقیل کی ہے۔

سبب ہی کی طرح وتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم میں جسے وتد مجموع یا وتد مقرون کہا جاتا ہے، پہلا اور دوسرا حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہوتا ہے۔ جیسے:

قمر۔ نظر۔ صبا۔ کہا۔ وطن۔ چمن۔ قلم۔ صنم وغیرہ۔

ان سبھی الفاظ میں پہلا اور دوسرا حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہے۔ یعنی یہ سبھی ایک یک حرفی اور ایک دو حرفی سلیبل سے مرکب ہیں۔

وتد کی دوسری قسم ایک حرفِ متحرک ایک ساکن اور پھر ایک متحرک سے مل کر بنتی ہے، اسے وتدِ مفروق کہتے ہیں۔ آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ یہ بھی ایک دو حرفی اور ایک یک حرفی سلیبل کا مجموعہ ہے، لیکن ان کی ترتیب وتدِ مجموع کے برعکس ہے، کیوں کہ اس میں یک حرفی سلیبل پہلے اور دو حرفی بعد میں تھا جب کہ وتدِ مفروق میں دو حرفی سلیبل پہلے اور یک حرفی سلیبل بعد میں ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اردو میں یک حرفی سلیبل کسی لفظ کے آخر میں نہیں آتا ہے۔ اس لیے سبب ثقیل کی طرح وتد مفروق بھی ہمیں آزاد لفظ کی حیثیت میں نہیں ملتا۔ اسے بھی ترکیبی صورت ہی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ دیکھیے:

فصلِ گل	میں	فصلِ	(کسرۂ اضافت کے ساتھ)
دردِ دل	میں	دردِ	(کسرۂ اضافت کے ساتھ)
دُختِ رز	میں	دُختِ	(کسرۂ اضافت کے ساتھ)

یہ سب وتد مفروق ہیں۔ اسی طرح ان مثالوں میں:

مال و زر	میں	(جسے ہم مالُ زر پڑھتے ہیں)	مالُ
آہ و بکا	میں	(جسے ہم آہُ بکا پڑھتے ہیں)	آہُ
گفت و شنید	میں	(جسے ہم گفتُ شنید پڑھتے ہیں)	گفتُ

وتدِ مفروق ہیں۔

آیئے اب فاصلے کے بارے میں بھی گفتگو ہو جائے۔ فاصلہ اس چہار حرفی یا پنج حرفی کلمے کو کہتے ہیں، جس کا آخری حرف ساکن ہو اور باقی تمام حروف متحرک۔ سَبَب اور وتد کی طرح اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ اگر تین متحرک حروف کے بعد ایک ساکن آئے تو اسے فاصلۂ صغریٰ کہتے ہیں اور اگر چار متحرک حروف کے بعد ایک ساکن آئے تو اسے فاصلۂ کبریٰ کہتے ہیں۔ فاصلۂ صغریٰ کی مثال میں شعرا اور علما جیسے الفاظ پیش کیے جا سکتے ہیں۔ اردو میں اس کی مثالیں بھی کم یاب ہیں اور اکثر ترکیبی صورت ہی میں ملتی ہیں۔ جیسے:

غمِ دل۔ دلِ من۔ گُلِ تر۔ شبِ غم۔

غور کیجیے تو فاصلۂ صغریٰ تین سلیبل سے مرکب ہے۔ پہلے دو سلیبل یک حرفی اور تیسرا دو حرفی۔ یا یوں کہیے کہ فاصلہ صغریٰ ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف کا مجموعہ ہے۔

فاصلۂ کبریٰ کی مثال اردو میں صرف ترکیبی صورت ہی میں ملتی ہے۔ جیسے:

غمِ وفا۔ بکفِ غم۔ درِ قفس وغیرہ۔

آپ نے محسوس کر لیا ہوگا کہ جس طرح فاصلہ صغریٰ ایک سبب ثقیل اور ایک سببِ خفیف سے مرکب ہے۔ اسی طرح فاصلۂ کبریٰ ایک سببِ ثقیل اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہے۔ فاصلۂ کبریٰ سے ہمارے عروضی ارکان کی تشکیل میں کوئی مدد نہیں لی جاتی، اس لیے اس کا وجود بے کار ہے۔

ہمارے تمام عروضی ارکان انھیں اجزاء کی مختلف ترتیبوں سے وجود میں آتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک ان ارکانِ عروضی کی تشکیل سببِ خفیف، سببِ ثقیل، وتدِ مجموع اور وتدِ مفروق سے ہوتی ہے اور بعضوں کے نزدیک سبب خفیف، وتد مجموع، وتد مفروق اور فاصلۂ صغریٰ سے۔ یعنی سبب خفیف، وتدِ مجموع اور وتد مفروق تو سبھی کے نزدیک ارکانِ عروضی کی تشکیل میں شامل ہیں۔ لیکن سببِ ثقیل اور فاصلۂ صغریٰ پر عروضیوں میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک سبب ثقیل غیر ضروری ہے تو بعض کے نزدیک فاصلۂ صغریٰ۔ آیئے دیکھیں کہ ان اجزائے اولیٰ سے کس طرح ارکانِ عروضی ترکیب پاتے ہیں۔

(۱) سباعی ارکان یعنی وہ ارکان جن میں سات حرف ہیں۔ یہ آٹھ ہیں:

(الف) تین ارکان ایسے ہیں، جو ایک وتدِ مجموع اور دو اسبابِ خفیف سے مرکب ہیں:

مفاعیلن = مفا + عی + لن
(وتدِ مجموع) (سببِ خفیف) (سببِ خفیف)

مستفعلن = مس + تف + علن
(سبب خفیف) (سبب خفیف) (وتد مجموع)

فاعلاتن = فا + علا + تن
(سبب خفیف) (وتد مجموع) (سبب خفیف)

(ب) تین ارکان ایک وتدِ مفروق اور دو اسبابِ خفیف سے مرکب ہیں:

فاع لاتن = فاعِ + لا + تن
(وتدِ مفروق) (سببِ خفیف) (سببِ خفیف)

مس تفع لن مس تفعِ لن
(سببِ خفیف) (وتدِ مفروق) (سببِ خفیف)

مفعولاتُ مف عو لاتُ
(سببِ خفیف) (سبب خفیف) (وتد مفروق)

(ج) دوارکان ایسے ہیں جو ایک وتد مجموع اور فاصلۂ صغریٰ (بعض کے نزدیک ایک سببِ ثقیل اور ایک سببِ خفیف) سے مل کر بنے ہیں:

مفاعلتن = مفا + علتن
(وتدِ مجموع) (فاصلۂ صغریٰ) یا
(سببِ ثقیل+سببِ خفیف)

متفاعلن = متفا + علن
(فاصلۂ صغریٰ) یا (وتدِ مجموع)
(سببِ ثقیل+سببِ خفیف)

(۲) خماسی ارکان یعنی وہ ارکان جن میں پانچ حرف ہیں۔ یہ صرف دو ہیں۔ ان کی ترکیب ایک وتدِ مجموع اور ایک سببِ خفیف سے مل کر ہوتی ہے:

فعولن = فعو (وتدِ مجموع) + لن (سببِ خفیف)
فاعلن = فا (سببِ خفیف) + علن (وتدِ مجموع)

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ ان دس ارکان میں فاعلاتن اور مستفعلن دو بار آئے ہیں، یعنی ایک بار فاعلاتن اور مستفعلن، یہ دونوں چوں کہ وتد مجموع کی ترکیب سے بنے ہیں، اس لیے مجموعی یا متصل کہلاتے ہیں اور دوسری بار فاع لاتن اور مس تفع لن یہ دونوں وتد مفروق سے مرکب ہیں، اس لیے مفروقی (یا منفصل) کہلاتے ہیں یعنی فاعلاتن (مجموعی) اور فاع لاتن (مفروقی) اور اسی طرح مستفعلن (مجموعی) اور مس تفع لن (مفروقی) مجموعی اور مفروقی ارکان میں امتیاز کی غرض سے مفروقی کے اجزاء کو الگ الگ اسی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس سے ان دونوں طرح کے ارکان میں باہم کوئی ابہام (Confusion) بھی پیدا نہیں ہوتا۔

ایک بات آپ نے نوٹ کی ہوگی۔ مفاعیلن، مستفعلن اور فاعلاتن کی ترکیب ایک ہی جیسے اجزاء سے ہوئی ہے، صرف ان کی ترتیب میں فرق ہے۔ اسی طرح فاع

لاتن، مفعولاتُ اور مس تفع لن کے اجزائے ترکیبی بھی ایک ہی ہیں۔ یہاں بھی فرق صرف ان اجزاء کی ترتیب کا ہے۔ بالکل اسی طرح مفاعلتن اور متفاعلن کے اجزائے ترکیبی ایک ہی ہیں اور فعولن اور فاعلن بھی ایک جیسے اجزاء سے مرکب ہیں۔اس بارے میں آئندہ صفحات میں کچھ اور۔

انھیں دس ارکان سے تمام بحریں وجود میں آتی ہیں۔ان ارکان کو آپ نے سمجھ لیا۔ اب ایک بات اور سمجھ لیجئے۔ عروضی شعر یا مصرعے کو مختلف اجزاء میں تقسیم کرتے ہیں اور عروض کی اصطلاح میں ان سب کے الگ الگ نام ہیں۔لیکن اجزائے شعر کو سمجھنے سے پہلے ایک بات اور آپ کے کام کی ہے۔ابھی جو ارکان عروضی آپ نے دیکھے، شعر میں ان کی تعداد کبھی آٹھ ہوتی ہے کبھی چھے۔کبھی کبھی یہ تعداد چار، بارہ اور سولہ بھی ہوتی ہے، لیکن عام طور پر ایک شعر میں آٹھ یا چھے عروضی ارکان ہی ہوتے ہیں۔اگر کسی شعر میں آٹھ ارکان ہیں (ایک مصرع میں چار) تو اس کی بحر مثمن کہلائے گی اور اگر ان کی تعداد ایک شعر میں چھے (ایک مصرع میں تین) ہے۔تو بحر کو مسدس کہیں گے۔ایسا شعر جس میں چار ارکانِ عروضی ہوں (ایک مصرعہ میں دو ارکان)، اس کی بحر مربع کہی جائے گی۔اسی طرح ایک شعر میں بارہ اور سولہ ارکان والی بحروں کو علی الترتیب مسدّس مضاعف یا بارہ رکنی اور مثمن مضاعف یا سولہ رکنی کہیں گے۔

ہاں تو بات اجزائے شعر کی ہو رہی تھی، اس کے لیے پہلے یہ شعر ملاحظہ فرمایئے:

نہیں اس کا ثانی کہیں بھی جہاں میں
ہمارا وطن ہے ہمیں سب سے پیارا

اگر اسے اس طرح ٹکڑوں میں تقسیم کر کے لکھیں:

نہیں اس/کا ثانی/ کہیں بھی/ جہاں میں
ہمارا/ وطن ہے/ہمیں سب/سے پیارا

تو اب یہ ٹکڑے ارکانِ عروضی کے مطابق لکھے گئے ہیں۔(اسی کو تقطیع کہتے ہیں)۔اگر

آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو پہچان سکتے ہیں کہ یہ کس رکن کا آہنگ ہے؟ ہاں ہاں!! کوشش کیجئے۔ ''نہیں''(وتد مجموع) ''اس'' (سببِ خفیف) ''کَ ثا''(وتد مجموع) ''نی''(سببِ خفیف) ''کہیں''(وتد مجموع)''بھی'' (سببِ خفیف) ''جہاں''(وتدِ مجموع)''میں''(سببِ خفیف)۔یعنی وتد مجموع اور سببِ خفیف کی تکرار بار بار کی گئی ہےاورآپ جانتے ہیں کہ ایک وتدِ مجموع اورایک سببِ خفیف سے مل کر جو رکن بنتا ہے وہ فعولن ہے،تو اس طرح گویا اس مصرعے میں چار باراوراس طرح پورے شعر میں آٹھ بار فعولن کی تکرار کی گئی ہے،تو یہ شعر گویا اپنے ارکان کی تعداد کے لحاظ سے مثمن ہے،لیکن اصل بات جو آپ کو سمجھنی ہے وہ تو اجزائے شعر سے متعلق ہے۔

آپ نے دیکھا کہ یہ شعر آٹھ اجزاء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے(یہ تعداد آٹھ کی جگہ چھ بھی ہوسکتی تھی یا اور کچھ بھی، یہ بات اہم نہیں ہے)۔ان میں سے پہلے مصرعے کے پہلے جز کو صدر اورآخری کو عروض کہتے ہیں۔اسی طرح دوسرے مصرعے کے پہلے جز کو ابتدا یا مطلع اورآخری جز کو ضرب یا عجز کہتے ہیں۔ان چار اجزاء کے علاوہ یعنی صدر وعروض اور ابتداء وضرب کے درمیان جو اجزا آتے ہیں، وہ سب حشو کہلاتے ہیں۔اس طرح:

صدر	حشو	حشو	عروض
ابتدا (مطلع)	حشو	حشو	ضرب (عجز)

یعنی اگر شعر مثمن بحر میں ہے تو ہر مصرعہ میں دو دو حشو ہوں گے اوراگر مسدس بحر میں ہے تو ایک ایک۔اگر مربع بحر میں شعر کہا گیا ہے تو اس میں حشو نہیں ہوگا،لیکن صدر وابتدا اور عروض وضرب کا ہر شعر میں ہونا لازم ہے۔چنانچہ ہر شعر میں کم از کم چار ارکان ضرور ہوں گے۔بارہ رکنی اور سولہ رکنی اشعار میں ظاہر ہے کہ حشوین کی تعداد چار اور چھے فی مصرعہ یعنی ایک شعر میں آٹھ اور بارہ ہوگی۔

OOO

دائرے اور بحریں

ایک یا ایک سے زیادہ ارکان کی تکرار سے جو اوزان پیدا ہوتے ہیں، انھیں بحر کہا جاتا ہے (لیکن اس کے لیے عروضیوں نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ اس میں اور اوزان بھی شامل ہو سکیں، لیکن اس سے ابھی آپ کنفیوز نہ ہوں)۔

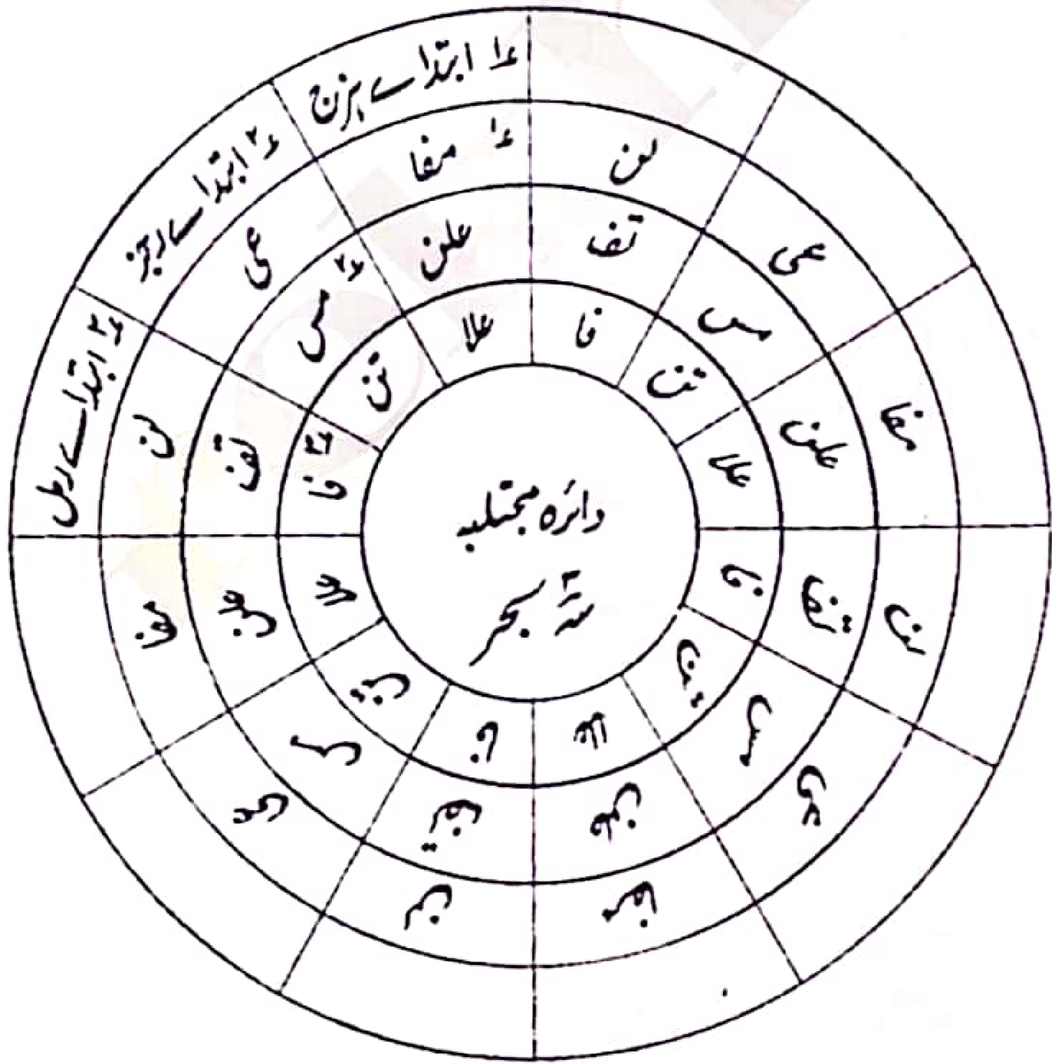
ایک ہی رکن کی تکرار سے جو بحریں بنتی ہیں، انھیں مفرد بحریں کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ ارکان کی تکرار سے جو بحریں بنتی ہیں، وہ مرکب بحریں کہلاتی ہیں۔

ایک جیسے اجزاء سے مل کر بنے ہوئے ارکان سے ترکیب پانے والی بحروں کو ایک دائرے میں رکھا جاتا ہے، دائرہ دراصل ایک نظام (System) ہے، جس کے تحت ارکان کو اجزاء میں توڑ کر ایک دائرے کی شکل میں لکھا جاتا ہے، پھر اس کے ایک جز سے شروع کرتے ہیں تو اس سے ایک بحر وجود پاتی ہے اور دوسرے جز سے شروع کریں تو دوسری بحر بن جاتی ہے۔ تمام بحریں انھیں دائروں[1] سے پیدا ہوتی ہیں۔

---

[1]: موجدِ عروض خلیل ابن احمد اور اس کے پیرووں نے کل پانچ دائرے وضع کیے تھے، جن سے انیس بحریں نکلتی ہیں۔ بعد میں اس میں کچھ اور اضافے کیے گئے۔ ایرانیوں نے ایک اور چھٹا دائرہ وضع کیا، جس سے نو بحریں نکلتی ہیں۔ یہ بحریں عام طور پر استعمال میں نہیں آتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اور بحریں بعد کے عروضیوں نے ایجاد کیں، لیکن ان کی تفصیل سے یہاں گریز کیا جاتا ہے۔

تو آیئے پہلے مفرد بحروں کے دائرے دیکھیں:
پہلا دائرہ ایک وتد مجموع اور دو اسبابِ خفیف کی تکرار سے بنتا ہے اور اس سے تین بحریں نکلتی ہیں۔۔۔ ہزج، رجز اور رمل۔ اس دائرے کا نام ہے دائرۂ مجتلبہ۔ ملاحظہ فرمائیے۔



یہ دائرہ سید غلام حسنین قدر بلگرامی کی ''قواعد العروض'' کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اسی دائرہ کو مولوی حکیم محمد نجم الغنی رام پوری کی کتاب ''بحر الفصاحت'' میں اس طرح بنایا گیا ہے:





۱۔ فعولن فعولن فعولن فعولن
فعولن فعولن فعولن فعولن (بحرِ متقارب)

۲۔ لن فعو لن فعو لن فعو لن فعو
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (بحرِ متدارک)

مفرد بحور (یعنی ایسی بحور جو ایک ہی رکن کی تکرار سے بنتی ہیں) کے بس یہی تین دائرے ہیں اور ہمارے کلاسیکی نظامِ عروض میں بس یہی سات بحریں (ہزج، رجز، رمل، وافر، کامل، متقارب اور متدارک) مفرد بحریں ہیں۔

اور اب مرکب بحروں کے دائرے۔ یوں تو الگ الگ عروضیوں نے ان بحور کو حاصل کرنے کے لیے الگ الگ دائرے بنائے ہیں، لیکن اردو، فارسی میں رائج سبھی مرکب بحریں دو دائروں سے برآمد کی جا سکتی ہیں۔ یہ دو دائرے ہیں دائرۂ مختلفہ اور دائرۂ مشتبہ۔ ان دائروں کے علاوہ ایک اور دائرہ فارسیوں کی ایجاد ہے، جس کا نام ہے دائرۂ منعکسہ۔ اس دائرے سے بھی نو بحریں برآمد کی گئی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بحر رائج نہیں ہے تو آیئے ان دائروں کو بھی دیکھیں۔

مرکب بحور کا پہلا دائرہ ہے دائرۂ مختلفہ۔ یہ فعولن مفاعیلن کی تکرار سے بنتا ہے، اور اس سے پانچ بحریں نکلتی ہیں، ان میں سے تین بحریں ہی اردو میں رائج ہیں اور دو بحریں اردو میں رائج نہیں ہیں نہ فارسی میں۔ تو ملاحظہ فرمایئے مختلفہ اور اس سے نکلنے والی بحریں:

۱۔ فعولن مفاعی لن فعولن مفاعی لن
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن (بحرِ طویل)

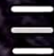
۲۔ لن مفاعی لن فعو لن مفاعی لن فعو
فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن (بحرِ مدید)

۳۔ مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعولن
مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن (بحرِ عریض)














ہم اسے آسانی کے لیے اسی طرح بنائیں گے:

۱۔ مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۲۔ عی لن مفا عی لن مفا عی لن مفا عی لن مفا
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

۳۔ لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ہم نے جو اجزائے ارکان مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن لکھے ہیں، اگر ان کے پہلے جز ''مفا'' سے پڑھنا شروع کریں، تو حاصل ہوگا مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۔ یہ بحرِ ہزج کے ارکان ہیں۔

اگر دوسرے جز ''عی'' سے شروع کر کے پڑھیں تو حاصل ہوگا عی لن مفا عی لن مفا عی لن مفا عی لن مفا یعنی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۔ یہ بحرِ رجز کے ارکان ہیں۔

اگر تیسرے جز ''لن'' سے شروع کر کے پڑھیں تو حاصل ہوگا لن مفا عی لن مفا عی لن مفا عی لن مفا عی یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۔ یہ بحرِ رمل کے ارکان ہیں۔

دیکھا آپ نے، کس طرح اجزاء کے الٹ پھیر سے تین بحریں بن گئیں۔ ارکان کو اس طرح اجزاء میں توڑ کر رکھنے اور پھر ان سے بحور حاصل کرنے کے اس عمل کو فکِ بحور کہتے ہیں۔ آیئے اب کچھ اور دائرے دیکھیں۔

دوسرا دائرہ، جس کا نام دائرۂ موتلفہ ہے، ایک وتدِ مجموع اور ایک فاصلہ صغریٰ (ایک سببِ ثقیل اور ایک سببِ خفیف) کی تکرار سے بنتا ہے۔ اس سے دو بحریں نکلتی ہیں، جن کے نام ہیں وافر اور کامل۔ ملاحظہ فرمایئے دائرہ موتلفہ:

۱۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (بحرِ وافر)

۲۔ علتن مفا علتن مفا علتن مفا علتن مفا
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن (بحرِ کامل)

تیسرا دائرہ ایک وتدِ مجموع اور ایک سبب خفیف کی تکرار سے وجود میں آتا ہے۔ اس دائرے کا نام متفقہ ہے اور اس سے بھی دو بحریں نکلتی ہیں، جن کے نام ہیں متقارب اور متدارک۔ ملاحظہ فرمایئے دائرۂ متفقہ:

۱۔ فعولن فعولن فعولن فعولن
فعولن فعولن فعولن فعولن (بحرِ متقارب)

۲۔ لن فعو لن فعو لن فعو لن فعو
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (بحرِ متدارک)

مفرد بحور (یعنی ایسی بحور جو ایک ہی رکن کی تکرار سے بنتی ہیں) کے بس یہی تین دائرے ہیں اور ہمارے کلاسیکی نظامِ عروض میں بس یہی سات بحریں (ہزج، رجز، رمل، وافر، کامل، متقارب اور متدارک) مفرد بحریں ہیں۔

اور اب مرکب بحروں کے دائرے۔ یوں تو الگ الگ عروضیوں نے ان بحور کو حاصل کرنے کے لیے الگ الگ دائرے بنائے ہیں، لیکن اردو، فارسی میں رائج سبھی مرکب بحریں دو دائروں سے برآمد کی جا سکتی ہیں۔ یہ دو دائرے ہیں دائرۂ مختلفہ اور دائرۂ مشتبہ۔ ان دائروں کے علاوہ ایک اور دائرہ فارسیوں کی ایجاد ہے، جس کا نام ہے دائرۂ منعکسہ۔ اس دائرے سے بھی نو بحریں برآمد کی گئی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بحر رائج نہیں ہے تو آیئے ان دائروں کو بھی دیکھیں۔

مرکب بحور کا پہلا دائرہ ہے دائرۂ مختلفہ۔ یہ فعولن مفاعیلن کی تکرار سے بنتا ہے، اور اس سے پانچ بحریں نکلتی ہیں، ان میں سے تین بحریں ہی اردو میں رائج ہیں اور دو بحریں اردو میں رائج نہیں ہیں نہ فارسی میں۔ تو ملاحظہ فرمایئے مختلفہ اور اس سے نکلنے والی بحریں:

۱۔ فعولن مفاعی لن فعولن مفاعی لن
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن (بحرِ طویل)

۲۔ لن مفاعی لن فعو لن مفاعی لن فعو
فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن (بحرِ مدید)

۳۔ مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعولن
مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن (بحرِ عریض)

۴۔ عی لن فعو لن مفا عی لن فعو لن مفا
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن (بحرِ بسیط)

۵۔ لن فعو لن مفاعی لن فعو لن مفاعی
فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن (بحرِ عمیق)

ان پانچ بحروں میں سے بحرِ طویل، مدید اور بسیط اردو میں رائج ہیں۔ بحرِ عریض اور عمیق کا چلن اردو فارسی میں نہیں۔

مرکب بحروں کا دوسرا دائرہ جس کا نام ہے دائرہ مشتبہ، مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ کے اجزاء کو گھمانے سے وجود پاتا ہے۔ ان ارکان کے گھماؤ (Rotation) سے ہمیں نو بحریں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ سبھی نو بحریں دائرہ سے مسدس حاصل ہوتی ہیں، اور ان میں ارکان کی تین مختلف ترتیبیں ہیں:

(۱) ا ا ب
(۲) ا ب ا
(۳) ا ب ب

لیکن جب ان کو مثمن کیا جاتا ہے تو ان میں ارکان کی ترتیب ہمیشہ ''اب اب'' ہی رکھی جاتی ہے۔ تو ملاحظہ فرمایئے دائرہ مشتبہ اور اس سے نکلنے والی بحور:

۱۔ مس تف علن مس تف علن مف عولاتُ
مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ (بحرِ سریع)

۲۔ تف علن مس تف علن مس عولاتُ مُس
فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن (بحرِ جدید)

۳۔ علن مس تف علن مف عو لاتُ مس تف
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن (بحرِ قریب)

۴۔ مس تف علن مف عولاتُ مس تف علن
مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن (بحرِ منسرح)

Scanned by CamScanner

۵۔ تف علن مف عولاتُ مس تف علن مس

فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن (بحرِ خفیف)

۶۔ علن مف عو لاتُ مس تف علن مس تف

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن (بحرِ مضارع)

۷۔ مف عولاتُ مس تف علن مس تف علن

مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن (بحرِ مقتضب)

۸۔ عولاتُ مس تف علن مس تف علن مف

مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن (بحرِ مجتث)

۹۔ لاتُ مس تف علن مس تف علن مف عو

فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن (بحرِ مشاکل)

اس طرح دائرۂ مشتبہ سے نو بحریں برآمد ہوتی ہیں---بحرِ سریع، بحرِ جدید، بحرِ قریب، بحرِ منسرح، بحرِ خفیف، بحرِ مضارع، بحرِ مقتضب، بحرِ مجتث اور بحرِ مشاکل۔

دائرۂ مشتبہ کی بحروں کو عروضیوں نے الگ الگ دائروں سے بھی نکالا ہے۔ غلام حسنین قدر بلگرامی نے ''قواعد العروض''میں دائرہ منتزعہ مسدسہ سے پانچ بحریں--- سریع، جدید، قریب، خفیف اور متشاکل (مشاکل) اور دائرۂ بقیہ مشتبہ مثمنہ سے باقی چار بحریں--- منسرح، مضارع، مقتضب اور مجتث نکالی ہیں۔ نجم الغنی خاں نجمی رام پوری نے انھیں دائروں کو متضائفہ اور متوافقہ کا نام دیا ہے۔

مرکب بحروں کا تیسرا دائرہ جو فارسیوں کی ایجاد ہے، دائرہ منعکسہ ہے، اس دائرے کی کوئی بحر اردو میں رائج و مقبول نہیں تاہم یہ جاننے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اس دائرے سے کون کون سی بحریں کس طرح برآمد ہوتی ہیں۔ دائرۂ منعکسہ مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن کے اجزاء کو گھمانے سے وجود میں آتا ہے یعنی اس دائرے سے برآمد ہونے والی بحروں میں دو ارکان مفروقی (وتد مفروق سے بننے والے) ہوتے ہیں۔

ملاحظہ کیجئے دائرۂ منعکسہ اور اس سے حاصل ہونے والی بحریں:

۱۔	مفاعی لن	فاع لاتن	فاع لاتن	
	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	(بحرِ صریم)
۲۔	عی لن فاع	لاتن فاع	لاتن مفا	
	مفعولاتُ	مس تفع لن	فاعلاتن	(بحرِ کبیر)
۳۔	لن فاع لا	تن فاع لا	تن مفاعی	
	مس تفع لن	مس تفع لن	فاعلاتن	(بحرِ بدیل)
۴۔	فاع لاتن	فاع لاتن	مفاعی لن	
	فاع لاتن	فاع لاتن	مفاعیلن	(بحرِ قلیب)
۵۔	لاتن فاع	لاتن مفا	عی لن فاع	
	مفعولاتُ	مستفعلن	مفعولاتُ	(بحرِ حمید)
۶۔	تن فاع لا	تن مفاعی	لن فاع لا	
	مس تفع لن	فاعلاتن	مس تفع لن	(بحرِ صغیر)
۷۔	فاع لاتن	مفاعی لن	فاع لاتن	
	فاع لاتن	مفاعیلن	فاع لاتن	(بحرِ اصیم)
۸۔	لاتن مفا	عی لن فاع	لاتن فاع	
	مستفعلن	مفعولاتُ	مفعولاتُ	(بحرِ سلیم)
۹۔	تن مفاعی	لن فاع لا	تن فاع لا	
	فاعلاتن	مس تفع لن	مس تفع لن	(بحرِ حمیم)

اس دائرے سے ہمیں نو بحریں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ ہیں بحرِ صریم، بحرِ کبیر، بحرِ بدیل، بحرِ قلیب، بحرِ حمید، بحرِ صغیر، بحرِ اصیم، بحرِ سلیم، بحرِ حمیم۔

ooo

زحاف

بحریں جس حالت میں دائروں سے برآمد ہوتی ہیں، ہمیشہ اسی حالت میں استعمال نہیں ہوتیں بلکہ اکثر ان کے ارکان میں کاٹ چھانٹ کر لی جاتی ہے۔ بعض بحریں تو ایسی ہیں کہ وہ بغیر اس کاٹ چھانٹ کے یعنی سالم ارکان کے ساتھ کبھی استعمال ہی نہیں کی جاتی ہیں، (مثلاً وہ بحریں جن کے آخر میں رکن مفعولاتُ آتا ہے، کیوں کہ اردو کا کوئی لفظ متحرک الآخر نہیں، اس لیے اردو کا کوئی مصرعہ متحرک الآخر ہو ہی نہیں سکتا)۔

ارکانِ بحر میں ہونے والے انہی تغیرات کو زحاف کہتے ہیں اور ان تغیرات سے حاصل شدہ شکل کو مزاحف۔ یہ تغیرات تین طرح کے ہیں یعنی یا تو کسی رکن کا کوئی جز کم کر دیا جاتا ہے یا پھر اس میں کوئی اضافہ کیا جاتا ہے اور یا پھر کسی حرف متحرک کو ساکن کیا جاتا ہے۔

ایک بات اور--- زحاف مفرد بھی ہوتے ہیں اور مرکب بھی، یعنی کبھی کسی رکن میں کوئی ایک تغیر ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ تغیرات بیک وقت ہوتے ہیں۔ پہلی صورت کو مفرد اور دوسری کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب زحاف کے سلسلے میں ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ یہ ارکان سالم کے مختلف اجزاء پر اپنا عمل ایک ساتھ کرتے ہیں۔ یعنی مرکب زحاف جن دو یا دو سے زیادہ مفرد زحافات سے مل کر بنا ہے، وہ یکے بعد دیگرے اپنا عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ سالم رکن پر ایک ساتھ ان کا عمل ہوتا ہے۔ اگر چہ

اس اصول کی طرف سے اکثر عروضیوں نے لاپرواہی برتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے مروجہ نظام عروض میں کہیں کہیں بدنظمی[1] پیدا ہوگئی ہے۔ اس بدنظمی کو دور کرنے کی ایک حقیر کوشش اپنی بساط بھر اس کتاب میں کی جا رہی ہے۔

ایک بہت اہم بات اور جس کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ تسکین اور تخنیق دو ایسے زحاف ہیں جو دیگر زحافوں سے اس لحاظ سے قدرے مختلف ہیں کہ یہ کبھی سالم ارکان پر عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کا عمل ہمیشہ مزاحف ارکان پر ہی ہوتا ہے۔ صرف یہی دو ایسے زحاف ہیں جو مزاحف رکن پر اپنا عمل کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی زحاف مزاحف رکن پر نہیں لگایا جا سکتا۔

تو آیئے پہلے مفرد زحافات کے عمل کو سمجھیں، لیکن اس سے پہلے محقق طوسی کا وضع کردہ یہ اصول ذہن نشیں کر لیں۔

''تغیرات یا مفرد ہوتے ہیں یا مرکب
مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اس رکن میں نہ ہو
اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو
اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہیں ہے، اس سبب سے کہ
یا سببِ خفیف میں ہوتا ہے
یا سببِ ثقیل میں
یا وتدِ مجموع میں
یا وتدِ مفروق میں۔'' [2]

---

[1] : اس بدنظمی کی طرف ڈاکٹر کمال احمد صدیقی نے اپنی کتاب '' آہنگ اور عروض میں توجہ دلائی ہے اور اسے دور کرنے کی ایک مستحسن کوشش کی ہے۔

[2] : زرِ کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار مترجمہ مظفر علی اسیرؔ، اتر پردیش اردو اکاڈمی، لکھنؤ ایڈیشن، ص ۸۰۔

اس اصول کی بنیاد پر ایسے تمام تغیرات جو ایک سے زیادہ نوع کے اجزائے ارکان پر اپنا عمل کرتے ہیں، مرکب زحافات کے تحت آئیں گے اور مفرد زحاف کے تحت صرف انھیں تغیرات کو رکھا جائے گا جو صرف کسی ایک نوع کے اجزائے ارکان (سبب خفیف یا سبب ثقیل یا وتد مجموع یا وتد مفروق) پر اپنا عمل کرتے ہیں۔

تو آیئے! سب سے پہلے ان زحافات کو دیکھتے ہیں، جو سبب خفیف پر اپنا عمل کرتے ہیں:

(۱) خبن

سببِ خفیف کے حرفِ ساکن کو جو رکن میں دوسرے مقام پر ہو گرانا خبن کہلاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سببِ خفیف کا حرفِ ساکن اسی رکن میں دوسرے مقام پر ہوگا، جس کے شروع میں سببِ خفیف ہوتا ہے۔ ہمارے پاس ایسے پانچ ارکان ہیں۔ ملاحظہ کیجیے ان پر خبن کا عمل:

فاعلاتن میں فا کا ''الف'' گرا باقی بچا فَعِلاتن
مستفعلن میں مس کا ''س'' گرا باقی بچا مُتَفْعِلُن، اسے مفاعلن سے بدل لیا۔
مفعولاتُ میں مف کا ''ف'' گرا باقی بچا معولاتُ، اسے مفاعیلُ سے بدل لیا۔
مس تفع لن میں مس کا ''س'' گرا باقی بچا مُتَفْعِ لن، اسے مفاعِ لن سے بدل لیا۔
فاعلن میں فا کا ''الف'' گرا باقی بچا فعِلن

مزاحف کو مخبون کہتے ہیں۔

(۲) طے

اگر سببِ خفیف کا حرفِ ساکن رکن میں چوتھے مقام پر ہو، تو اس کو گرانا طَے کہلاتا ہے اور ایسا اسی صورت میں ممکن ہے کہ رکن کے آغاز مین دو سببِ خفیف ہوں۔ ملاحظہ کیجیے اس کا عمل:

مستفعلن میں تف کا ''ف'' گرا باقی بچا مُستَعِلُن، اسے مُفتَعِلن سے بدل لیا۔

مفعولاتُ میں عو کا ''وٗ'' گرا باقی بچا مَفعُلات، اسے فاعلاتُ سے بدل لیا۔
مزاحف کو مطوی کہتے ہیں [۱]۔

(۳) قبض

اگر سببِ خفیف کا حرف ساکن رکن میں پانچویں مقام پر ہو، اور ایسا اسی صورت میں ممکن ہے کہ رکن کی ابتدا وتد سے ہو اور اس کے بعد یہ سببِ خفیف آئے، تو ایسی صورت میں اس حرف ساکن کو گرانا قبض کہلاتا ہے، ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعیلن میں عی کا ''ی'' گرا، باقی بچا مفاعِلن
فاع لاتن میں لا کا ''الف'' گرا، باقی بچا فاع لَتُن، اسے مُتَفعِلن سے بدل لیا۔
فعولن میں لن کا ''ن'' گرا، باقی بچا فعولُ
مزاحف کو مقبوض کہتے ہیں۔

(۴) کف

سببِ خفیف کا حرف ساکن جو رکن میں ساتویں مقام پر ہو، گرانا کف کہلاتا ہے۔ یہ ان ارکان سباعی میں ممکن ہے، جن کے آخر میں سببِ خفیف ہے۔ ایسے ارکان ہیں---- مفاعیلن، فاعلاتن، فاع لاتن اور مس تفع لن۔ آیئے ان پر کف کا عمل دیکھیں:

مفاعیلن میں لن کا ''ن'' گرا، باقی بچا مفاعیلُ
فاعلاتن میں تن کا ''ن'' گرا، باقی بچا فاعلاتُ
فاع لاتن میں تن کا ''ن'' گرا، باقی بچا فاع لاتُ
مس تفع لن میں لن کا ''ن'' گرا، باقی بچا مستفعلُ

---

[۱]: طے کا عمل متفاعلن پر بھی کرایا جا سکتا ہے اور اس سے متفعلن حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن چوں کہ اس میں پانچ متحرک مسلسل آتے ہیں۔ اس لیے ایسا نہیں کیا جاتا۔ زحاف خزل جو اضمار د طے کے اجتماع کا نام ہے، متفاعلن پر عمل کرتا ہے۔

مزاحف کو مکفوف کہتے ہیں۔

یہ چاروں زحاف عام ہیں یعنی مزاحف رکن شعر میں کہیں بھی لایا جا سکتا ہے۔ (یہ الگ بات ہے کہ مکفوف متحرک الآخر ہونے کی وجہ سے اردو میں عروض و ضرب میں نہیں آتا۔)

(۵) قصر

اگر رکن کے آخر میں سببِ خفیف ہو، تو اس کے حرفِ ساکن کو گرانا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا قصر کہلاتا ہے۔ جیسے:

مفاعیلن میں لن کا ''ن'' گرایا اور ''ل'' ساکن کیا، حاصل ہوا مفاعیل اسے فعولان سے بدل لیا۔

فاعلاتن میں تن کا ''ن'' گرایا اور ''ت'' ساکن کیا، حاصل ہوا فاعلات اسے فاعلان سے بدل لیا۔

فاع لاتن میں تن کا ''ن'' گرایا اور ''ت'' ساکن کیا، حاصل ہوا فاع لات اسے فاع لان سے بدل لیا

مس تفع لن میں لن کا ''ن'' گرایا اور ''ل'' ساکن کیا، حاصل ہوا مستفعِل اسے مفعولن سے بدل لیا۔

فعولن میں لن کا ''ن'' گرایا اور ''ل'' ساکن کیا، حاصل ہوا فعول

مزاحف کو مقصور کہتے ہیں اور یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے یعنی شعر میں عروض و ضرب کے علاوہ کسی اور مقام پر رکنِ مقصور نہیں لایا جا سکتا۔

(۶) حَذْف

اگر رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو، تو اس کو گرا دینا حذف کہلاتا ہے۔ جیسے:

مفاعیلن میں ''لن'' گرایا، باقی بچا مفاعی، اسے فعولن سے بدل لیا۔

فاعلاتن میں ''تن'' گرایا، باقی بچا فاعلا، اسے فاعلن سے بدل لیا۔
فاع لاتن میں ''تن'' گرایا، باقی بچا فاع لا، اسے فاع لن سے بدل لیا۔
مس تفع لن میں ''لن'' گرایا باقی بچا مس تفع
فعولن میں ''لن'' گرایا، باقی بچا فعو اسے فَعَل سے بدل لیا۔

مزاحف کو محذوف کہتے ہیں اور یہ بھی عروض و ضرب سے مخصوص ہے یعنی مصرعے کے آخر ہی میں آ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مستفع (جو متحرک الآخر ہے) استعمال میں نہیں آ سکتا، کیوں کہ اردو میں کوئی مصرعہ متحرک الآخر نہیں ہوتا۔

(۷) رَفْع

اگر رکن کے شروع میں دو اسبابِ خفیف ہوں تو دوسرے سبب خفیف کو گرا دینا رفع کہلاتا ہے۔ مثلاً:

مستفعلن میں ''تف'' گرایا، باقی بچا مُسْعِلُن اسے فاعلن سے بدل لیا۔
مفعولاتُ میں ''عو'' گرایا، باقی بچا مفلاتُ اسے مفعولُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو مرفوع کہتے ہیں۔ یہ زحاف بھی عام ہے یعنی رکن مرفوع مصرعے میں کسی مقام پر بھی لایا جا سکتا ہے۔

(۸) جَدْع

اگر رکن کے شروع میں دو اسبابِ خفیف ہوں، تو دونوں کو ایک ساتھ گرا دینا جدع ہے۔

اگر چہ روایتی/کلاسیکی عروض میں اسے مفرد زحاف مانتے ہوئے بھی اس کے ذریعے مفعولاتُ کے دونوں اسبابِ خفیف گرانے کے ساتھ ساتھ اس کے وتد مفروق کے متحرک آخر کو بھی ساکن کیا جاتا ہے۔ یہ بات عروض کے بنیادی اصولوں کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے، یا تو ہم جدع کو مرکب زحاف تسلیم کریں اور ایسا کرنے کا مطلب یہ

ہے کہ واضح کیا جائے کہ یہ کون سے دو یا زیادہ مفرد زحافوں سے مل کر بنا ہے اور یا پھر اگر ہم اسے مفرد زحاف کہتے ہیں، تو پھر اس کے ذریعے یہ دونوں کام نہیں لیے جا سکتے کہ یہ دونوں اسبابِ خفیف کو بھی گرا دے اور وتد مفروق کے متحرکِ آخر کو بھی ساکن کر دے۔

اس حقیر فقیر کے نزدیک جدع کو مفرد زحاف تسلیم کرتے ہوئے اس کے عمل کو صرف اسبابِ خفیف کے گرانے تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔ اس طرح اس کے دائرۂ کار میں مفعولاتُ کے ساتھ ساتھ مستفعِلن بھی آ جائے گا۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفعولاتُ میں ''مف'' اور ''عو'' دونوں اسبابِ خفیف گرے، باقی بچا لاتُ اسے فعلُ سے بدل لیا۔

مُستَفعِلُن میں ''مس'' اور ''تف'' دونوں اسبابِ خفیف گرے، باقی بچا علُن اسے فَعَلُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو مجدوع کہتے ہیں اور یہ زحاف بھی عروض وضرب سے مخصوص ہے۔ بعض لوگوں نے جدع کو جذع بھی لکھا ہے اور مزاحف کو مجدوع کے بجائے مجذوع کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ فعلُ جو متحرک الآخر ہے بغیر وقف کے استعمال میں نہیں آ سکتا کیوں کہ اردو میں کوئی مصرعہ متحرک الآخر نہیں ہوتا۔

(۹) جَبّ

اگر کسی رکن کے آخر میں دو اسباب خفیف ہوں، تو ان دونوں کو ایک ساتھ گرانا جَبّ کہلاتا ہے۔ مثلاً:

مفاعیلن میں ''عی'' اور ''لن'' دونوں گرے، باقی بچا مفا اسے فَعَلْ سے بدل لیا۔

فاعلاتن میں ''لا'' اور ''تن'' دونوں گرے، باقی بچا فاع اسے فعلْ سے بدل لیا۔

مزاحف کو مجبوب کہتے ہیں، یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۰) ہتم

اگر کسی رکن کے آخر میں دو اسبابِ خفیف ہوں، تو آخری سببِ خفیف اور اس سے پہلے کے سببِ خفیف کے حرف ساکن کو گرانا اور اس کے ماقبل متحرک کو ساکن کرنا ہتم کہلاتا ہے۔ مثلاً

مفاعیلن میں آخری سببِ خفیف ''لن'' اور اس سے پہلے کے سببِ خفیف ''عی'' کا ''ی'' گرا، اور ''ع'' ساکن کی گئی، حاصل ہوا مفاع، اسے فعول سے بدل لیا۔

فاع لاتن میں آخری سببِ خفیف ''تن'' اور اس سے پہلے کے سببِ خفیف ''لا'' کا ''الف'' گرا اور ''ل'' ساکن کیا گیا، حاصل ہوا فاعل، اسے فعلن سے بدل لیا۔

مزاحف کو اہتم کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

ہمارے روایتی عروض میں جب کو حذف کے بعد حذف اور ہتم کو حذف کے بعد قصر کہا گیا ہے، جو بنیادی طور پر غلط ہے، کیوں کہ حذف وقصر کا عمل رکن کے آخری سببِ خفیف پر ہی ہوتا ہے۔ اس لیے حذف (دوبارہ) یا قصر جس رکن پر کیا جائے گا، اس کا جزوِ آخر تو پہلے ہی حذف سے گر چکا ہے، پھر یہ حذف (دوبارہ) یا قصر اس رکن پر کس طرح گرایا جا سکتا ہے۔ ایک بات اور ان دونوں زحافوں کو مفاعیلن تک محدود رکھا گیا ہے۔ فاع لاتن پر ان کا عمل نہیں کیا گیا جو کہ ناگزیر ہے۔ (اس سلسلے میں زحاف سلخ کے تحت گفتگو کی جائے گی، جس کا ذکر مرکب زحافات کے تحت کیا جائے گا۔ اگر چہ روایتی عروض میں اسے غلطی سے مفرد زحافات کے تحت رکھا گیا ہے)۔

ابھی تک ہم نے جتنے زحافات دیکھے، ان میں تغیر بہ نقصان تھا، یعنی ہم نے رکن میں سے کچھ نہ کچھ کمی ہی کی تھی۔ اب ایک ایسا زحاف ملاحظہ کیجیے جس میں رکن سے کچھ کم کرنے کے بجائے اس میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

(۱۱) تسبیغ

جس رکن کے آخر میں سببِ خفیف ہو، اس کے سببِ خفیف کے متحرک و ساکن کے درمیان ایک حرف ساکن بڑھا دینا تسبیغ کہلاتا ہے۔ جیسے:

مفاعیلن میں ''لن'' میں ایک حرفِ ساکن بڑھایا، حاصل ہوا مفاعیلان

فاعلاتن میں ''تن'' میں ایک حرفِ ساکن بڑھایا، حاصل ہوا فاعلاتان اسے فاعلیّان سے بدل لیا

فاع لاتن میں ''تن'' میں ایک حرفِ ساکن بڑھایا، حاصل ہوا فاع لاتان اسے فاع لیّان سے بدل لیا۔

مس تفع لُن میں ''لن'' میں ایک حرفِ ساکن بڑھایا، حاصل ہو مستفع لان

فعولن میں ''لن'' میں ایک حرفِ ساکن بڑھایا، حاصل ہوا فعولان

مزاحف کو مسبّغ کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

اب ان زحافات کو دیکھیں، جو سببِ ثقیل پر اپنا عمل کرتے ہیں۔

(۱) اِضمار

سببِ ثقیل کے متحرکِ دوم کو، جو رکن میں دوسرے مقام پر ہو، ساکن کرنا اضمار کہلاتا ہے۔ ایسا رکن جس میں سببِ ثقیل کا متحرک دوم دوسرے مقام پر ہوا صرف متفاعلن ہے۔ چنانچہ اضمار متفاعلن سے ہی مخصوص ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مُتَفَاعِلن میں مُتَ کا ''ت'' ساکن کیا، حاصل ہوا مُتْفَاعلن (بسکونِ تا) اسے مستفعِلن سے بدل لیا۔

مزاحف کو مضمر کہتے ہیں۔

(۲) عَصب

سببِ ثقیل کا متحرک دوم اگر رکن میں پانچویں مقام پر ہو، تو اس کو ساکن کرنا عصب کہلاتا ہے۔ ایسا رکن جس میں سببِ ثقیل کا دوسرا متحرک پانچویں مقام پر ہو، صرف مفاعلتن ہے، چنانچہ عصب اسی سے مخصوص ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعِلَتُن میں عِلَ کا ''ل'' ساکن کیا، حاصل ہوا مفاعِلْتُن (بسکون ل) اسے مفاعیلُن سے بدل لیا۔

مزاحف کو معصوب کہتے ہیں۔

(۳) وَقص

ہمارے روایتی عروض میں وقص کو مرکب زحافات کے تحت رکھا گیا ہے، جسے اضمار اور خبن کے اجتماع سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی اضمار سے پہلے متفاعلن کی تائے متحرک کو ساکن کیا گیا، پھر اسی ساکن ''ت'' کو خبن کے ذریعے سے گرادیا گیا۔ لیکن یہ بات اصولاً بالکل غلط ہے۔ کیوں کہ جس ''ت'' کو خبن کے عمل سے گرایا جاتا ہے، وہ سببِ خفیف کی نہیں سببِ ثقیل کی ہے اور خبن کا عمل سببِ خفیف پر ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مزاحف رکن پر کسی دوسرے زحاف کا عمل (علاوہ تخنیق و تسکین) نہیں کرایا جا سکتا۔ وقص کو اضمار اور خبن کا اجتماع اسی صورت میں مانا جا سکتا ہے کہ ان دونوں زحافوں کا عمل ایک ساتھ رکن متفاعلن پر کرایا جائے اور یہ ممکن نہیں۔

چنانچہ وقص کو مفرد زحاف تسلیم کرتے ہوئے اس کی تعریف یوں کی جانی چاہیے کہ سببِ ثقیل کے متحرک دوم کو جو رکن میں دوسرے مقام پر ہو، گرانا وقص کہلاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

متفاعلن میں مُتَ کی تائے متحرک کو گرایا، باقی بچا مفاعلن

مزاحف کو موقوص کہتے ہیں۔

(۴) عَقَل

وقص کی طرح عقل بھی روایتی عروض کے لحاظ سے مرکب زحاف ہے، جسے عصب و قبض کا اجتماع قرار دیا جاتا ہے، یعنی پہلے عصب کے عمل سے مفاعلتن کا ''ل'' ساکن کیا جاتا ہے اور پھر اس ''ل'' کو قبض کے ذریعہ گرادیا جاتا ہے، یہ بھی بالکل وقص ہی کی طرح غلط ہے، چنانچہ عقل کو بھی مفرد زحاف ہی تسلیم کیا جانا چاہیے اور اس کی تعریف اس طرح کی جانی چاہیے کہ سبب ثقیل کے متحرک دوم کو جو رکن میں پانچویں مقام پر ہو، گرانا عقل کہلاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعِلَتُن میں عِلَ کا ''ل'' گرایا، باقی بچا مفاعِتُن اسے مفاعِلُن سے بدل لیا۔ مزاحف کو معقول کہتے ہیں۔

اب ہم وتد مجموع پر عمل کرنے والے زحافات کو دیکھیں گے۔

وتد مجموع اگر رکن کے شروع میں ہو، تو اس کے پہلے متحرک کو گرا دینا خرم کہلاتا ہے۔ یہ عمل تین ارکان میں ہوتا ہے، لیکن تینوں میں اس کے نام الگ الگ ہیں۔ اگر چہ اس عمل کو خرم کرنا ہی کہتے ہیں۔

(۱) خَرْم

اگر مفاعیلن کی ''م'' خرم کے عمل سے گرائی جائے تو اسے خرم ہی کہتے ہیں، اور مزاحف اخرم کہلاتا ہے۔

مفاعیلن سے ''م'' گرادیں، تو فاعیلن باقی بچتا ہے، اسے مفعولن سے بدل لیتے ہیں۔

(۲) ثَلْم

اگر فعولن میں (خرم کے عمل سے) ''ف'' گرادی جائے تو اسے ثلم کہتے ہیں اور مزاحف کو اثلم۔

فعولن سے ''ف'' گرادیں، تو عولن بچتا ہے، اسے فعْلن (بسکون عین) سے بدل لیتے ہیں۔

(۳) عَضَبْ

مفاعلتن کی ''م'' (خرم کے عمل سے) گرادی جائے تو اسے عَضَبْ کہتے ہیں اور مزاحف اَعضَب کہلاتا ہے۔

مفاعِلَتُن سے ''م'' گرادیں تو فاعِلَتُن بچتا ہے، اسے مفتَعِلُن سے بدل لیتے ہیں۔

یہ تینوں زحاف خرم، ثلم اور عَضَب صدر و ابتدا سے مخصوص ہیں۔

(۴) قَطْع

اگر وتد مجموع رکن کے آخر میں ہو، تو اس کے ساکن کو گرادینا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا قطع کہلاتا ہے، ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں علن کا ''ن'' گرا اور ''ل'' ساکن ہوا، حاصل ہوا مستفعل اسے مفعولن سے بدل لیا۔

متفاعلن میں علن کا ''ن'' گرا اور ''ل'' ساکن ہوا، حاصل ہوا متفاعل اسے فعِلاتن سے بدل لیا۔

فاعلن میں علن کا ''ن'' گرا اور ''ل'' ساکن ہوا، حاصل ہوا فاعل اسے فعْلن سے بدل لیا۔

مزاحف کو مقطوع کہتے ہیں۔ یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۵) حَذَف

اگر رکن کے آخر میں آنے والے وتد مجموع کو گرا دیا جائے تو اسے حذذ کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں آخری وتد مجموع ''علن'' گرا، باقی بچا مستف اسے فعْلن سے بدل لیا۔

متفاعلن میں آخری وتد مجموع ''علن'' گرا، باقی بچا مُتَفَا اسے فعِلُن سے بدل لیا۔

فاعلن میں آخری وتد مجموع ''علن'' گرا، باقی بچا فا اسے فَع سے بدل لیا۔

مزاحف کو احذ کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۶) عرج

رکن کے آخری وتد مجموع کے متحرک دوم کو ساکن کرنا عرج کہلاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں علن کا ''ل'' ساکن کیا گیا، حاصل ہوا مُستَفعِلْن (بسکونِ ''ل'') اسے مفعولان سے بدل لیا۔

روایتی عروض میں اس زحاف کا عمل صرف مستفعلن پر ہی کرایا جاتا ہے جب کہ اس کے ذریعے متفاعلن سے فعِلا تان یا فعلیّان اور فاعلن سے مفعول حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

مزاحف کو اعرج کہتے ہیں۔ یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۷) طُمس

اگر کسی رکن کے آخر میں وتد مجموع اور اس سے پہلے سببِ خفیف ہو تو اس وتد مجموع کے دونوں متحرک گرا دینا طمس کہلاتا ہے۔ رویتی عروض میں یہ زحاف بھی

مستفعلن سے مخصوص ہے، جس پر اس کے عمل سے (''ع''اور''ل'' گرنے کے بعد) مُستَفن باقی بچتا ہے، اسے مفعول سے بدل لیتے ہیں۔ اگر چہ فاعلن پر بھی اس کے عمل سے فاع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مزاحف کو مطموس کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۸) بَتر

روایتی عروض کی رو سے بتر مرکب زحاف ہے اور اجتماع حذف وقطع کا نام ہے لیکن اصولاً حذف اور قطع کا کسی ایک رکن میں اجتماع ممکن ہی نہیں کیوں کہ حذف کا عمل اس رکن پر ہوتا ہے جس کے آخر میں سبب خفیف ہو اور قطع کا عمل اس رکن پر جس کے آخر میں وتد مجموع ہو اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں صورتیں ایک رکن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں۔ اس کے عمل سے فاعلاتن سے فعلن اور فعولن سے فع حاصل کیے جاتے ہیں۔ ہم یہی فروع (یعنی فاعلاتن سے فعلن اور فعولن سے فع) اس طرح حاصل کر سکتے ہیں کہ بتر کے عمل سے ان ارکان کے وتد مجموع کو ساقط کر دیں۔ ایسی صورت میں یہ زحاف مفرد زحافات کے تحت آئے گا۔

صاحب بحر الفصاحت نجم الغنی کے مطابق: ''ابنِ قیس کے نزدیک بتر یہ ہے کہ فعولن کا وتد گرا دیں، پس لن باقی رہتا ہے، اس صورت میں مرکب نہ ہوگا'' ابن قیس سے اتفاق کرتے ہوئے اس عمل کو اور توسیع دی جا سکتی ہے اور اس سے فاعلاتن کا وتد مجموع بھی اسی طرح گرایا جا سکتا ہے، جیسے کہ ابن قیس نے فعولن کا گرایا ہے۔ ایسی صورت میں اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے:

اگر رکن کے آخر میں ایک سبب خفیف ہو اور اس سے پہلے وتد مجموع، تو اس وتد مجموع کو گرانے کا عمل بتر کہلاتا ہے۔

یہ حقیر فقیر بتر کو مفرد زحاف تسلیم کرتے ہوئے بتر کی اسی تعریف کو تسلیم کرتا

ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

فاعلاتن سے ''علا'' گرا، باقی بچا فاتن اسے فعلن سے بدل لیا۔

فعولن سے ''فعو'' گرا، باقی بچا لن اسے فع سے بدل لیا۔

مزاحف کو ابتر کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

کتب عروض میں بتر نام کا ایک اور زحاف ملتا ہے جو مفاعیلن سے مخصوص ہے اور اسے اجتماعِ جبّ وخرم کہا جاتا ہے۔ جبّ عروض وضرب سے مخصوص ہے اور خرم صدر وابتدا سے اور ان دونوں کا اجتماع ایک رکن میں ممکن نہیں۔ ایک نام کے دو زحاف (یا ایک زحاف کے دو عمل) یوں بھی ابہام (Confusion) کا باعث ہیں۔ پھر اس دوسرے بتر سے جو فرع مفاعیلن سے حاصل کی جاتی ہے یعنی ''فع'' یہ اوزانِ رباعی کے علاوہ کہیں استعمال نہیں ہوتی اور اوزان رباعی میں بھی یہ فرع مجبوب فَعَل پر تخنیق کے عمل سے حاصل کی جاتی ہے، جب اس سے پہلے رکن میں آخری حرف متحرک ہوتا ہے (یعنی اس سے پہلے کا رکن مکفوف ''مفاعیلُ'' ہوتا ہے) ایسی صورت میں اس حقیر فقیر کے نزدیک بتر کے نام سے موسوم اس زحاف کو جو مفاعیلن سے مخصوص ہے، غیر ضروری سمجھ کر منسوخ کیا جانا چاہیے اور بتر نام کا ایک ہی زحاف ہونا چاہیے، جو فاعلاتن اور فعولن پر عمل کرتا ہے۔

ابھی تک ہم نے وتد مجموع کے جتنے زحافات دیکھے، ان سب میں تغیر بہ نقصان تھا اور اب دو ایسے زحافات جن میں رکن میں کوئی کمی کرنے کے بجائے اس میں کچھ اضافہ کیا جاتا ہے، یہ ہیں اذالہ اور ترفیل۔

(۹) اذالہ

اگر رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو، تو اس کے ساکن سے قبل ایک اور حرفِ

ساکن کا اضافہ کرنا اذالہ کہلاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں علن کے ''ن'' سے پہلے ایک ساکن ''الف'' کا اضافہ کیا، حاصل ہوا مستفعلان۔

متفاعلن میں علن کے ''ن'' سے پہلے ایک ساکن ''الف'' کا اضافہ کیا، حاصل ہوا متفاعلان۔

فاعلن میں علن کے ''ن'' سے پہلے ایک ساکن ''الف'' کا اضافہ کیا، حاصل ہوا فاعلان۔

مزاحف کو مذال کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۰) ترفیل

اگر رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو تو اس پر ایک سبب خفیف کا اضافہ کرنا ترفیل کہلاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں علن کے بعد ایک سبب خفیف کا اضافہ کیا، حاصل ہوا مستفعلن تن اسے مستفعلاتن سے بدلا۔

متفاعلن میں علن کے بعد ایک سبب خفیف کا اضافہ کیا، حاصل ہوا متفاعلن تن اسے متفاعلاتن سے بدلا۔

فاعلن میں علن کے بعد ایک سبب خفیف کا اضافہ کیا، حاصل ہوا فاعلن تن اسے فاعلاتن سے بدلا۔

یہ زحاف عربی سے مخصوص ہے۔ فارسی میں اس کا استعمال بہت ہی کم ہوا ہے اور اردو میں بھی اس کا رواج نہیں۔ مزاحف کو مرفل کہتے ہیں۔

اور اب وہ زحاف جن کا عمل وتد مفروق پر ہوتا ہے:

ہمارے نظام عروض میں تین مفرد زحاف ایسے ہیں جو وتد مفروق پر عمل کرتے

ہیں، وقف، کشف/کسف اور صلم۔ ان کی تعریفیں متعین کرنے سے پہلے محقق طوسی کی رائے ان کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

''جو تغیر کہ وتد مفروق میں ہوتا ہے، اس کی تین قسمیں ہیں: پہلی وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجائے اور دو ساکن جمع ہوں، جیسے مفعولاتُ وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے، اور اس رکن کو موقوف کہتے ہیں.......

دوسری قسم یہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجائے، جیسے مفعولاتُ بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے اور رکن کو مکشوف کہتے ہیں.......

اور تیسری قسم یہ ہے کہ وتد گر جائے، اس رکن کو اصلم کہتے ہیں، جیسے مفعولاتُ بحذف وتد مفروق منقول بہ فعْلن بسکون عین ہوتا ہے...... [1]''

آیئے اب ان زحافات کو دیکھیں:

(۱) وقف

ہمارے روایتی عروض میں وقف کے ساتھ یہ شرط لگائی گئی ہے کہ اس کا عمل صرف رکن کے آخری وتد مفروق پر ہوتا ہے یعنی اسے مفعولاتُ تک ہی محدود رکھا گیا ہے، لیکن محقق کے قول کی روشنی میں یہ پابندی ضروری نہیں۔ اس پابندی کو ختم کرنے سے اس کا دائرہ کار بڑھ جائے گا اور اس کا عمل دیگر ارکان پر بھی کرایا جا سکے گا۔ ایسا نہ ہونے کی وجہ سے زحاف سلخ کے ذریعے فاع لاتن (منفصل) میں دونوں اسبابِ خفیف

---

[1]: زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار، مترجمہ مظفر علی اسیر اتر پردیش اردو اکادمی ایڈیشن، ص ۸۴۔

گرانے کے ساتھ ساتھ وتد مفروق کے ''عین'' کو بھی ساکن کیا جاتا ہے۔ اگر چہ سلخ مفرد زحاف ہے۔ ظاہر ہے کہ مفرد زحاف کا عمل اسبابِ خفیف اور وتد مفروق دونوں پر نہیں ہوسکتا۔ اگر وقف کا عمل رکن کے آخری وتد مفروق تک محدود نہ رکھ کر اسے کسی بھی وتد مفروق پر کیے جانے کی آزادی دے دی جائے تو ایسی صورت میں سلخ کو مرکب زحاف کہا جا سکے گا، جو جبّ اور وقف کا مرکب ہوگا۔ جبّ کے ذریعے فاع لاتن کے دونوں اسباب خفیف گر جائیں گے اور وقف کے ذریعے فاع کا متحرکِ آخر ''ع'' ساکن ہو جائے گا اور فاع بسکون عین حاصل ہوگا۔ قدر بلگرامی نے ''قواعد العروض'' میں سلخ کو ''جبّ اور وقف کا اجتماع'' (ص ۵۵) ہی بتایا ہے۔

یہ حقیر فقیر اس صورتِ حال کو ذہن میں رکھتے ہوئے وقف کی یہی تعریف مناسب سمجھتا ہے کہ ''وتد مفروق کے متحرکِ دوم کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے''۔ ملاحظہ کیجیے اس کا عمل:

مفعولاتُ میں وتد مفروق کے متحرکِ آخر کو ساکن کیا، حاصل ہوا مفعولاتْ بسکون تا، اسے مفعولان سے بدل لیا۔

فاع لاتن اور مس تفع لن پر تنہا اس زحاف کا عمل ممکن نہیں کیوں کہ ایسی صورت میں رکن کے درمیان دو حروف ساکن مسلسل حاصل ہوں گے اور ہماری زبان کی ساخت ایسی نہیں ہے کہ اس کی متحمل ہو سکے۔

مزاحف کو موقوف کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۲) کشف/کسف

روایتی عروض کے مطابق کشف مرکب زحاف ہے اور اجتماع ہے وقف اور کف کا۔ یعنی وقف کے عمل سے مفعولاتُ کی ''ت'' کو ساکن کرنا اور پھر اس ساکن ''ت'' کو کف کے عمل سے (؟) گرانا روایتی عروض کے مطابق کشف/کسف ہے۔

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ وقف کے عمل سے تو مفعولاتُ کی تاے متحرک ساکن کی جا سکتی ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں، لیکن اس ساکن ''ت'' کو کف سے کس طرح گرایا جا سکتا ہے، جب کہ یہ وتد مفروق کی ''ت'' ہے، حالاں کہ کف کا عمل یہ ہے کہ وہ رکن کے ساتویں حرف کو گراتا ہے، بشرطیکہ وہ سببِ خفیف کا حرف ساکن ہو۔ مفعولاتُ کی ''ت'' ساتویں مقام پر تو بے شک ہے لیکن سببِ خفیف کا حرف ساکن نہیں۔ دوسرے یہ بات یوں بھی اصولاً غلط ہے کہ مزاحف رکن پر پھر زحاف لگایا جائے۔ چنانچہ کشف کی یہ تعریف قابلِ قبول نہیں ہو سکتی۔

محقق طوسی کے قول کی روشنی میں کشف/کسف کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ''وتد مفروق کے متحرک دوم کو گرانا کشف/کسف کہلاتا ہے''۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفعولاتُ میں لاتُ کی تائے متحرک گری، باقی بچا مفعولا، اسے مفعولن سے بدل لیا۔

مزاحف کو مکشوف/مکسوف کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

اگر چہ عملی طور پر یہ زحاف صرف رکن مفعولاتُ پر ہی لگایا جاتا ہے، تاہم اصولاً اس بات کی گنجائش ہے کہ اس کا عمل فا ع لاتن اور مس تفع لن پر بھی کرایا جا سکے۔ ان دونوں ارکان پر بھی اس کے عمل سے مفعولن ہی برآمد ہوتا ہے۔

(۳) صلم

محقق کے قول کی روشنی میں اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ اگر کسی رکن میں وتد مفروق ہو، تو اس وتد مفروق کو گرا دینا صلم کہلاتا ہے، مثلاً:

مفعولاتُ میں لاتُ گرا، باقی بچا مفعو، اسے فعلن سے بدل لیا۔

عملی طور پر یہ زحاف صرف مفعولاتُ میں ہی آتا ہے، لیکن اس بات کی

گنجائش ہے کہ فاع لاتن اور مس تفع لن پر بھی اس کے عمل سے فعلن حاصل کیا جا سکے۔
مزاحف کو اصلم کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

ابھی تک ہم نے جتنے زحاف دیکھے یہ سب مفرد تھے کیونکہ ان کا عمل رکن میں کسی ایک نوع کے اجزاء پر ہی ہوتا ہے۔ اب ان زحافوں کو دیکھیں گے جو ایک سے زیادہ نوع کے اجزائے ارکان پر اپنا عمل کرتے ہیں، انھیں مرکب زحاف کہا جاتا ہے اور یہ دو یا دو سے زیادہ مفرد زحافات کے اجتماع سے بنتے ہیں لیکن مرکب زحافات سے پہلے دو ایسے زحافات کو دیکھیں جو اگرچہ مفرد ہیں لیکن مزاحف رکن پر لگائے جاتے ہیں اور رکن سالم پر کبھی نہیں لگتے ہیں۔ ان کے نام ہیں تسکین اور تخنیق۔

اپنے عمل کے لحاظ سے بھی یہ دونوں زحافات (تسکین اور تخنیق) ایک جیسے ہی ہیں، پھر بھی دونوں میں معمولی سا فرق ہے۔ ہماری زبان کی ساخت ایسی ہے کہ اس میں عموماً تین متحرک ایک ساتھ نہیں آتے ہیں اور اگر آتے بھی ہیں تو اکثر سہل پسندی کی بنا پر ان میں سے دوسرے متحرک کو ساکن کر لیا جاتا ہے۔ عربی کے الفاظ حَرَکت، بَرَکت اور رَمَضَان وغیرہ مثال میں پیش کیے جا سکتے ہیں جنھیں اردو میں حَرْکت، بَرْکت اور رَمْضان بولا جاتا ہے اور یہ درست ہے۔ یہی عمل ارکان کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے اور جہاں تین متحرک لگاتار آئے ہیں، ان میں درمیانی متحرک کو ساکن کرنے کی گنجائش نکال لی گئی ہے۔ تسکین اوسط کا یہ عمل جہاں سالم ارکان میں کیا گیا وہاں الگ الگ ناموں سے رائج ہے (مثلاً متفاعلن کی ''ت'' کو ساکن کرنا اضمار اور مفاعلتن کی ''ت'' کو ساکن کرنا عَصَب کہلاتا ہے، اگرچہ یہ تسکین اوسط ہی ہے) لیکن جہاں کسی زحاف کے عمل سے ایسی صورت پیدا ہو گئی یعنی مزاحف شکل میں تین مسلسل متحرک آ گئے، وہاں تسکین اور تخنیق کے ذریعے درمیانی متحرک کو ساکن کیا جاتا ہے، لیکن تسکین اور تخنیق کے دائرۂ کار الگ الگ ہیں۔

(۱) تسکین

اگر کسی مزاحف رکن میں تین متحرک مسلسل آ جائیں، تو ان میں سے درمیانی متحرک کو ساکن کرنا تسکین کہلاتا ہے، بشرطیکہ اس عمل (یعنی تسکینِ حرفِ متحرک) سے بحر نہ بدل جائے۔ مزاحف کو مسکن کہتے ہیں۔ جیسے بحر رمل میں فاعلاتن پر خبن کے عمل سے فعِلاتن حاصل ہوتا ہے جس میں ''ف''، ''ع'' اور ''ل'' تین متحرک مسلسل ہیں، تسکین کے ذریعے ان میں سے دوسرا متحرک ''ع'' ساکن کیا جا سکتا ہے اور اس سے حاصل ہوگا، فعْلاتن بسکونِ عین جسے مفعولن سے بدلا جا سکتا ہے یعنی یہاں فعِلاتن مخبون پر تسکین کے عمل سے مفعولن حاصل کیا گیا۔ یہ مخبون مسکن ہے۔

لیکن بحر رمل کا وزن ''فعِلاتُ فاعلاتن فعِلاتُ فاعلاتن'' جس میں فعِلاتُ مشکول ہے، اس پر تسکین کا عمل مناسب نہیں (اگرچہ اس میں بھی ''ف''، ''ع'' اور ''ل'' تینوں حروف متحرک ہیں)، کیوں کہ اگر یہاں تسکین کا عمل کرایا جائے گا تو حاصل ہوگا فعْلاتُ بسکونِ عین یعنی مفعولُ اور ''مفعولُ فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن'' بحرِ رمل کا وزن نہیں رہے گا بلکہ مضارع کا وزن ہو جائے گا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ تسکین کا عمل صرف ایسے ہی ارکان پر کرایا جائے، جس کے نتیجے میں بحر نہ بدل جائے۔

(۲) تخنیق

اگر کسی مزاحف رکن کے آخر میں کوئی متحرک حرف ہو، جو بعد میں آنے والے رکن کے وتد مجموع کے دو ابتدائی حروف کے ساتھ مل کر تین متحرک حروف کا تسلسل پیدا کرتا ہو، تو ایسی صورت میں اس وتد مجموع کے پہلے حرف کو ساکن کرنا تخنیق کہلاتا ہے اور مزاحف کو مخنق کہتے ہیں۔ جیسے ''مفعولُ مفاعیلن'' میں مفعولُ (اخرب) کا آخری متحرک ''ل'' اور مفاعیلن کے وتد مجموع کے ابتدائی دونوں متحرک ''م'' اور ''ف'' مل کر تین مسلسل متحرک حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے درمیانی متحرک یعنی وتد مجموع کا پہلا

حرف متحرک ''م'' ساکن کیا، تو حاصل ہوا:

مفعولُ + مفاعیلن (تسکین م) ← مفعولُ +م + فاعیلن

ظاہر ہے کہ یہ ساکن رکن کے شروع میں نہیں رہ سکتا کیوں کہ ہماری زبان کی ساخت ایسی نہیں ہے کہ اس کا کوئی لفظ حرفِ ساکن سے شروع ہو۔ چنانچہ اس ساکن ''م'' کو اس سے پہلے کے حرف متحرک کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے اور حاصل ہوتا ہے:

مفعولُ +م + فاعیلن ----- مفعولم + فاعیلن

اسے مفعولن مفعولن سے بدل لیا جاتا ہے۔ یہی عمل تخنیق ہے اور یہ ارکان یعنی مفعولن مفعولن ہرگز اخرم نہیں ہیں جیسا کہ غلطی سے اکثر سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ علی الترتیب اخرب اور سالم مخنق ہیں۔

تخنیق کو تحسبیق اور تحسنیق بھی کہا گیا ہے اور مزاحف کو مخنق کے علاوہ مخبق اور مخنق کا نام بھی دیا گیا ہے۔

اور اب مرکب زحاف یعنی ایسے زحاف جو ایک سے زیادہ مفرد زحافات کے اجتماع سے وجود پاتے ہیں ۔ خاص بات اور اہم بات یہ ہے کہ ان زحافات کا عمل رکنِ سالم پر ایک ساتھ کرایا جائے گا، ایسا نہیں ہوگا کہ پہلے ایک مفرد زحاف رکنِ سالم پر عمل کرے اور اس سے حاصل مزاحف پر دوسرا مفرد زحاف لگایا جائے۔ یہ بات اصولاً غلط ہے۔ تو آیئے دیکھیں مرکب زحافات اور ان کا عمل۔

(۱) خبل

اجتماعِ خبن و طے کو خبل کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں خبن سے مس کا ''س'' اور طے سے تف کا ''ف'' دونوں گرے باقی بچا مُتَعِلُن اسے فَعِلَتُن سے بدل لیا۔

مفعولاتُ میں خبن سے مف کا ''ف'' اور طے سے عو کا ''و'' دونوں گرے۔ باقی بچا مَعُلاتُ، اسے فَعِلاتُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو مخبول کہتے ہیں۔

(۲) شکل

اجتماع خبن و کف کو شکل کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے اس کا عمل:

فاعلاتن میں خبن سے فا کا ''الف'' اور کف سے تن کا ''ن'' دونوں گرے۔ باقی بچا فَعِلاتُ۔

مس تفع لن میں خبن سے مس کا ''س'' اور کف سے لن کا ''ن'' دونوں گرے۔ باقی بچا مُتَفعِلُ، اسے مفاعِلُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو مشکول کہتے ہیں۔

خبل اور شکل دونوں عام زحاف ہیں اور مزاحف مخبول اور مشکول شعر میں کسی بھی مقام پر آ سکتے ہیں۔

(۳) خربُ

اجتماع خرم و کف کو خرب کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے اس کا عمل:

مفاعیلن میں خرم سے ''م'' اور کف سے لن کا ''ن'' گرے، باقی بچا فاعیلُ اسے مفعولُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو اخرب کہتے ہیں اور یہ صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۴) ثرم

اجتماع ثلم و قبض کو ثرم کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے اس کا عمل:

فعولن میں ثلم سے فعو کا ''ف'' اور قبض سے لن کا ''ن'' گرے، باقی بچا عولُ اسے فعلُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو اثرم کہتے ہیں اور یہ صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۵) شتر

اجتماعِ خرم وقبض کو شتر کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعیلن میں خرم سے ''م'' اور قبض سے عی کا ''ی'' گرے، باقی بچا فاعلن۔

مزاحف کو اشتر کہتے ہیں اور یہ صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

(۶) خَزْل

اجتماعِ اضمار وطے کو خزل کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

متفاعلن میں مُتَ کی ''ت'' اضمار سے ساکن کی گئی اور فا کا ''الف'' طے سے گرایا۔ حاصل ہوا مُتْفَعِلُن اسے مفتَعِلن سے بدل لیا۔

مزاحف کو مخزول کہتے ہیں۔ یہ عام زحاف ہے۔

(۷) قصم

اجتماعِ عصب وعضب ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعلتن میں عصب سے عِلَ کا ''ل'' ساکن ہوا اور عضب سے مفا کا ''م'' گرا، باقی بچا فاعِلْتُن (بسکونِ ''ل'') اسے مفعولن سے بدل لیا۔

مزاحف کو اقصم کہتے ہیں۔ یہ صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

(۸) جَمَم

اجتماعِ عضب وعقل کو جمم کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعلتن میں عضب سے مفا کا ''م'' اور عقل سے عِلَ کا ''ل'' گرا، باقی بچا فاعَتُن اسے فاعلن سے بدل لیا۔

مزاحف کو اجم کہتے ہیں اور یہ صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

(۹) نَقْص

اجتماع عصب و کف کو نقص کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعلتن میں عصب سے عِلَ کا ''ل'' ساکن ہوا اور کف سے تن کا ''ن'' گرا، باقی بچا مفاعِلْتُ اسے مفاعیلُ سے بدل لیا۔

(۱۰) عقص

یہ اجتماعِ عضب و نقص کا نام ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعلتن میں عضب سے مفا کا ''م'' گرا اور نقص سے عِلَ کا ''ل'' ساکن ہوا اور تن کا ''ن'' گرا۔ حاصل ہوا فاعِلْتُ اسے مفعولُ سے بدل لیا۔

مزاحف کو اعقص کہتے ہیں اور یہ صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۱۱) قطف

اجتماعِ عصب و حذف کو قطف کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعلتن میں عصب سے عِلَ کا ''ل'' ساکن کیا اور حذف سے ''تن'' گرایا، باقی بچا مفاعل، اسے فعولن سے بدل لیا۔

مزاحف کو مقطوف کہتے ہیں اور یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۲) خلع

(اسے تخلیع بھی کہتے ہیں) اجتماع خبن و قطع کو خلع کہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مستفعلن میں خبن سے مس کا ''س'' گرا اور قطع سے علن کا ''ن'' گرا اور ما قبل ''ل'' ساکن ہوا، حاصل ہوا مُتَفْعِلْ اسے فعولن سے بدل لیا۔

فاعلن میں خبن سے فا کا ''الف'' گرا اور قطع سے علن کا ''ن'' گرا اور ماقبل ''ل'' ساکن ہوا حاصل ہوا فَعِلْ اسے فَعَل سے بدل لیا۔

مزاحف کو مخلوع (یا مخلّع) کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۳) نحر

روایتی عروض میں اسے کسی نے صلم و حذف کا اجتماع کہا ہے تو کسی نے جدع کے بعد اسقاط الف کا نام نحر دیا ہے، تو کسی نے کہا ہے کہ مفعولاتُ میں دونوں سبب بھی گرا دیں اور کسف بھی کریں تو اسے نحر کہیں گے۔

قدر بلگرامی کے مطابق: ''سیفی اس کو جدع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہیں۔'' [۱]

جدع کی روایتی تعریف کے مطابق تو اسے ماننے میں تامل ہو سکتا ہے، لیکن ہم جدع کی جو تعریف متعین کر چکے ہیں، اس کی روشنی میں نحر کو اجتماع جدع و کشف کہنا ہی درست ہوگا۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفعولاتُ میں جدع سے دونوں اسبابِ خفیف ''مف'' اور ''عو'' گرے اور کشف سے لاتُ کی تائے متحرک گری۔ باقی بچا ''لا'' اسے فَع سے بدل لیا۔

مزاحف کو منحور کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۴) سَلْخ

سلخ کو روایتی عروض میں مفرد زحاف کہا گیا ہے، جو فاع لاتن (منفصل) کے دونوں اسبابِ خفیف گرانے کے ساتھ ساتھ وتد مفروق کی متحرک دوم کو بھی ساکن کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مفرد زحاف سے یہ دونوں کام نہیں لیے جا سکتے۔ چنانچہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے اجتماعِ جبّ و وقف تسلیم کیا جائے۔

۱: قدر بلگرامی، قواعد العروض، ص ۵۳۔

قدؔر بلگرامی نے بھی اس سلسلے میں اپنی کتاب ''قواعد العروض'' میں لکھا ہے کہ:

''دراصل دیکھو تو یہ جبّ اور وقف کا اجتماع ہے۔'' [۱]

ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

فاع لاتن میں جبّ سے ''لا'' اور ''تن'' دونوں اسبابِ خفیف گرے اور وقف سے وتد مفروق کا متحرک دوم ''ع'' ساکن ہوا، حاصل ہوا فاع (بسکونِ عین)۔

مزاحف کو مسلوخ کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۵) درس

روایتی عروض میں درس کا عمل یہ بتایا جاتا ہے کہ پہلے فاعلاتن پر خبن اور حذف کا عمل کیا جائے اور پھر جب ان دنوں زحافات کے عمل سے فَعِلا (فاصلۂ صغریٰ) حاصل ہو تو اس کا درمیانی متحرک ''ع'' گرا دیا جائے اور آخری متحرک ''ل'' ساکن کر دیا جائے۔ اس طرح فَلا بسکونِ ''ل'' حاصل ہوگا اسے فاع (بسکونِ عین) سے بدل لیا۔ اس حقیر فقیر کے نزدیک یہ عمل کسی طرح سے درست نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ درس کو اجتماع قصر و بتر مانتے ہوئے اس کے ذریعے فاعلاتن سے اس طرح یہ فرع (فاع) حاصل کی جا سکتی ہے:

فاعلاتن میں قصر سے تن کا ''ن'' گرا اور ماقبل ''ت'' ساکن ہوا اور بتر سے وتد مجموع ''علا'' گر گیا۔ باقی بچا فاعت اسے فاع (بسکونِ عین) سے بدل لیا۔

اس طرح درس کو اجتماع قصر و بتر کہنا زیادہ مناسب ہے۔ مزاحف کو مدروس کہتے ہیں اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۶) جحف

روایتی عروض میں اسے اجتماع حذف و حذذ کہا گیا ہے جبکہ حذف و حذذ کسی ایک رکن پر اپنا کام کر ہی نہیں سکتے ہیں کیوں کہ حذف اس رکن پر لگتا ہے، جس کے آخر

---

[۱] : قدؔر بلگرامی، قواعد العروض، ص ۵۵۔

میں سببِ خفیف ہو، جب کہ حذذ مخصوص ہے اس رکن سے جس کے آخر میں وتد مجموع ہو۔ ظاہر ہے یا رکن کے آخر میں سببِ خفیف ہوگا یا وتد مجموع۔ پہلی صورت میں حذذ کا عمل اس پر نہیں ہو سکتا اور دوسری صورت میں حذف کا۔ بعض عروضیوں نے اس کا عمل اس طرح بھی بتایا ہے کہ پہلے خبن سے فاعلاتن کو فعِلاتن میں بدلنا اور پھر فاصلۂ صغریٰ (فعِلا) کو گرا دینا جحف ہے یعنی اس طرح جو "تن" بچتا ہے، اسے "فع" سے بدل لیا جاتا ہے اور اسے مجحوف کہا جاتا ہے۔ یہ عمل بھی انتہائی غیر سائنسی ہے اور اس کی کوئی منطق نہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جحف کو اجتماعِ بتر و حذف قرار دیا جائے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

فاعلاتن میں بتر سے "علا" (وتد مجموع) اور حذف سے سببِ خفیف "تن" گرا باقی بچا "فا" اسے فع سے بدل لیا۔

مزاحف کو مجحوف کہتے ہیں اور یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۷) رَبْع

اجتماعِ خبن و بتر کا نام ہے لیکن روایتی عروض میں ربع کو کسی نے اجتماعِ طمس و حذف کہا ہے، تو کسی نے اجتماعِ خبن و درس و حذف، تو کسی نے اجتماعِ خبن و حذف و قطع۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی صورت ایسی نہیں ہے جو عملی طور پر اصولوں کی روشنی میں کسی رکن پر ممکن ہو۔ اس کے عمل سے فاعلاتن کو فَعَلْ میں بدلا جاتا ہے۔ اس فرع کو حاصل کرنے کے لیے سب سے زیادہ مناسب اور سیدھا طریقہ یہ ہے کہ فاعلاتن پر خبن اور بتر کا عمل کرایا جائے۔ چنانچہ ربع کو اجتماعِ بتر و خبن کہنا ہی مناسب ہوگا۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

فاعلاتن میں خبن سے فا کا "الف" گرا اور بتر سے وتدِ مجموع "عِلا" گرا۔ باقی بچا فَتُن، اسے فَعَلْ (بسکونِ "ل") سے بدل لیا۔

مزاحف کو مربوع کہتے ہیں اور یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۸) زلل

اجتماعِ ہتم و تخنیق کو زلل کہا گیا ہے۔ بعضوں نے اسے غلطی سے اجتماعِ ہتم و خرم بھی کہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفاعیلن سے ہتم کے عمل سے مفاع (فعولن) حاصل ہوتا ہے۔ اگر کسی وزن میں اس سے پہلے کے رکن میں آخری حرف متحرک ہو تو اس کے دونوں ابتدائی متحرک ''ف'' اور ''ع'' مل کر تین مسلسل متحرک حروف کا تسلسل قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ ان میں درمیانی متحرک یعنی فعولن کا ابتدائی حرف ''ف'' تخنیق کے عمل سے ساکن کر دیا جائے تو حاصل ہوتا ہے عولن کیوں کہ یہ ساکن ''ف'' پچھلے رکن سے مل جاتا ہے۔ اس کو فاع (بسکونِ عین) سے بدل لیا۔ یہی عمل زلل کہلاتا ہے اور مزاحف کو ازل کہتے ہیں۔ یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

لیکن غور کیا جائے تو اس زحاف کا عدم و وجود برابر ہے کیوں کہ ہتم پر تخنیق کے عمل سے یہ فرع حاصل ہوتی ہے (اسے ہتم و تخنیق کا اجتماع کہا گیا ہے) اور تخنیق کا عمل ہمیشہ مزاحف رکن پر ہی ہوتا ہے۔ پھر زلل کو ایک الگ زحاف کہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ ہم فاع کو اہتم مخنق بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس حقیر فقیر کے نزدیک یہ زحاف قطعی غیر ضروری اور قابلِ تنسیخ ہے۔

(۱۹) تشعیث

زحاف تشعیث کے ذریعے فاعلاتن کو مفعولن سے بدل لیا جاتا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے سلسلے میں چار مذہب ہیں:

(۱) خلیل کا مذہب ہے کہ وتد مجموع کا دوسرا حرف یعنی ''ل'' گر گیا، اس صورت میں فاعاتن باقی رہا۔ اسے مفعولن سے بدل لیا۔

(۲) اخفش کا مذہب یہ ہے کہ وتد مجموع علا کا ''ع'' خرم کے عمل سے گرا، باقی

بچا فالاتن، اسے مفعولن سے بدل لیا، لیکن اس میں قباحت یہ ہے کہ خرم کا عمل اس وتدِ مجموع پر ہی کرایا جا سکتا ہے جو رکن کے شروع میں ہو اور فاعلاتن میں وتد مجموع شروع میں نہیں، درمیان میں ہے۔

(۳) قطرب کا مذہب یہ ہے کہ اس میں قطع ہے یعنی وتد مجموع ''علا'' کے ''الف'' کو گرا کر ماقبل ''ل'' کو ساکن کر دیا گیا، اس طرح فاعلتن باقی بچا اسے مفعولن سے بدل لیا، لیکن یہاں قباحت یہ ہے کہ قطع کا عمل اس وتد مجموع پر ہوتا ہے جو رکن کے آخر میں ہو۔

(۴) زجاج کا مذہب یہ ہے کہ تشعیث دراصل مخبون مسکن کا نام ہے یعنی پہلے رکن فاعلاتن میں خبن کیا، حاصل ہوا فعلاتن، اب اس پر تسکین کے عمل سے متحرک اوسط ''ع'' کو ساکن کیا جس سے فعلاتن بسکون ''ع'' حاصل ہوا، اسے مفعولن سے بدل لیا۔ محقق طوسی بھی اسی کے حق میں ہیں۔

تشعیث کو عروض وضرب سے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ مزاحف مشعث کہلاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تشعیث ایک غیر ضروری زحاف ہے۔ کیوں کہ فاعلاتن سے مفعولن خبن وتسکین سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ فرع یعنی مخبون مسکن شعر میں کسی بھی مقام پر لائی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں تشعیث کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔

زحافات کا محلِ استعمال

علمائے عروض نے مختلف زحافات کے استعمال کے مقام متعین کیے ہیں۔ ان مقامات کے علاوہ ان زحافوں کا استعمال غلط یا خلافِ اصول ہے۔ اگر چہ بعض عروضی اسے فضول کی پابندی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن یہ عروض کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کرنا ہے اور اس کی وجہ سے اکثر مقامات پر بڑے اشکال بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر چہ مختلف زحافوں کی تعریف کرتے ہوئے یہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ کون کون زحاف عام ہیں، یعنی مصرعے میں ہر مقام پر استعمال کیے جا سکتے ہیں، اور کون

کون سے خاص ہیں یعنی کسی مخصوص جگہ پر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم قارئین کی سہولت کی غرض سے ایک بار پھر تمام زحافات کے محلِ استعمال کو ایک جگہ دیا جا رہا ہے:

(الف) وہ زحاف جو عام ہیں یعنی کسی بھی مقام پر ان کا استعمال جائز ہے:
اضمار، خبل، خبن، خزل، رفع، شکل، طے، عَصب، عقل، قبض، کف، نقص، وقص---(اگر چہ متحرک الآخر ہونے کی وجہ سے کف اور شکل کے عمل سے حاصل مزاحف ارکان یعنی مکفوف اور مشکول اردو میں عروض وضرب میں استعمال نہیں کیے جاتے ہیں۔)

(ب) وہ زحاف جو صدر وابتداء سے مخصوص ہیں اور اس کے علاوہ کسی اور مقام پر ان کا استعمال درست نہیں:
ثرم، ثلم، جمم، خرب، خرم، شتر، عضب، عقص، قصم۔

(ج) وہ زحاف جو عروض وضرب سے مخصوص ہیں اور اس کے علاوہ کسی اور مقام پر ان کا استعمال درست نہیں:
اذالہ، بتر، ترفیل، تسبیغ، تشعیت، جبّ، جحف، جدع، حذذ، حذف، خلع، درس، ربع، زلل، سلخ، صلم، طمس، عرج، قصر، قطع، قطف، کسف یا کشف، نحر، وقف، ہتم۔

(د) وہ زحاف جو صرف مزاحف رکن پر ہی لگائے جاتے ہیں:
تسکین اور تخنیق یا تحسیق یا تحسنیق۔

کون کون سے ارکان ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں

(ا) عروض وضرب میں آنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا آخری Syllable دو حرفی اور دوسرے کا آخری Syllable سہ حرفی ہو، تو ان کا اجتماع ایک شعر میں جائز ہے۔ اس طرح مندرجہ ذیل زحافات کے عمل سے حاصل شدہ فروع ایک دوسرے کے متبادل کے بطور استعمال کی جا سکتی ہیں:

(الف) محذوف بمقابل مقصور

(ب) مجبوب بمقابل اہتم

(ج) مجدوح موقوف بمقابل منحور

(د) موقوف بمقابل مکسوف یا مکشوف

(ہ) مدروس بمقابل مجحوف

(و) سالم بمقابل مسبغ

(ز) سالم بمقابل مذال

(ح) احذ بمقابل مطموس

(۲) صدر و ابتداء میں مخبون رکن کے مقابل سالم رکن بھی لایا جا سکتا ہے۔

(۳) اسی طرح صدر و ابتدا میں سالم کے مقابل اخرم اور مکفوف کے مقابل اخرب رکن لایا جا سکتا ہے۔

(۴) مخبون کے مقابل مطوی اور مکفوف کے مقابل مقبوض رکن لایا جا سکتا ہے۔

(۵) جہاں کہیں کسی رکن میں تین متحرک مسلسل آتے ہیں، ان میں سے درمیانی متحرک کو ساکن کرنے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ اس سے بحر تبدیل نہ ہو جائے۔ ایسی صورت میں مندرجہ ذیل زحافات کے عمل سے حاصل شدہ فروع ایک دوسرے کے متبادل کے بطور استعمال کی جا سکتی ہیں:

(الف) سالم کے مقابل مضمر

(ب) سالم کے مقابل معصوب

(ج) کسی بھی مزاحف رکن کے مقابل اس کا مسکن۔

(۶) ایسی تمام بحور میں جن میں کوئی ایسا رکن ہو، جو وتد مجموع سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے اگر کوئی متحرک الآخر رکن ہو، تو اس پر تخنیق کی اجازت ہے اور یہ مخنق اس رکن کے متبادل کے بطور استعمال ہو سکتا ہے۔

جدول زحافات

۱۔ مفرد زحاف

(الف) سبب خفیف پر عمل کرنے والے زحاف:

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱	خبن	رکن میں دوسرے مقام سے سببِ خفیف کے ساکن کا گرانا	فاعلاتن، مستفعلن، مفعولات، مس تفع لن، فاعلن	فَعِلاتن، مفاعلن، مفاعیلُ، مفاع لن، فَعِلن	مخبون	عام
۲	طےّ	رکن میں چوتھے مقام سے سببِ خفیف کے ساکن کا گرانا	مستفعلن، مفعولاتُ	مفتَعِلن، فاعلاتُ	مطوّی	عام
۳	قبض	رکن میں پانچویں مقام سے سببِ خفیف کے ساکن کا گرانا	مفاعیلن، فاع لاتن، فعولن	مفاعلن، مفتَعِلن، فعولُ	مقبوض	عام

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۴	کف	رکن میں ساتویں مقام سے سببِ خفیف کے ساکن کا گرانا	مفاعیلن ، فاعلاتن، فاع لاتن، مس تفع لن،	مفاعیلُ، فاعلاتُ، فاع لاتُ، مس تفعلُ	مکفوف	عام [۱]
۵	قصر	رکن کے آخری سببِ خفیف کے ساکن کا گرانا اور ما قبل متحرک کو ساکن کرنا	مفاعیلن ، فاعلاتن، فاع لاتن، مس تفع لن، فعولن	فعولان، فاعلان، فاع لان، مفعولن، فعول	مقصور	عروض وضرب
۶	حذف	رکن کے آخری سببِ خفیف کو گرانا	مفاعیلن ، فاعلاتن، فاع لاتن، فعولن	فعولن، فاعلن ، فاع لن، فَعَل	محذوف	عروض وضرب
۷	رفع	رکن کے شروع میں دو اسبابِ خفیف میں سے دوسرے سبب کا گرانا	مستفعلن ،مفعولاتُ	فاعلن ،مفعولُ	مرفوع	عام
۸	جدع	رکن کے شروع میں آنے والے دونوں اسبابِ خفیف کا گرانا	مستفعلن ،مفعولاتُ	فَعَلن ،فعلُ	مجدوع	عروض وضرب

[۱]: عام ہونے کے باوجود اردو کی حد تک عروض وضرب میں نہیں آ سکتا کیوں کہ متحرک الآخر ہے۔

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۹	جبّ	رکن کے آخر میں دو اسبابِ خفیف کا ایک ساتھ گرانا	مفاعیلن ، فاع لاتن	فَعَلْ ، فعلْ	مجبوب	عروض وضرب
۱۰	ہتم	رکن کے آخری سبب خفیف کو گرانا اور اس سے پہلے کے سبب خفیف کے ساکن کو گرانا اور ما قبل متحرک کو ساکن کرنا	مفاعیلن ، فاع لاتن	فعولْ ، فعْلن	اہتم	عروض وضرب
۱۱	تسبیغ	رکن کے آخری سببِ خفیف میں متحرک و ساکن کے درمیان ایک حرف ساکن بڑھانا	مفاعیلن ، فاعلاتن ، فاع لاتن ، مس تفع لن ، فعولن	مفاعیلان ، فاعلیّان ، فاع لیّان ، مستفع لان ، فعولان	مسبّغ	عروض وضرب

(ب) سببِ ثقیل پر عمل کرنے والے زحاف:

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱	اضمار	سببِ ثقیل کے متحرک دوم کو رکن میں دوسرے مقام سے ساکن کرنا	متفاعلن	مستفعلن	مضمر	عام
۲	عَضب	سببِ ثقیل کے متحرک دوم کو رکن میں پانچویں مقام سے ساکن کرنا	مفاعلتن	مفاعیلن	معصوب	عام
۳	وَقص	سببِ ثقیل کے متحرک دوم کو رکن میں دوسرے مقام سے گرانا	متفاعلن	مفاعلن	موقوص	عام
۴	عقل	سببِ ثقیل کے متحرک دوم کو رکن میں پانچویں مقام سے گرانا	مفاعلتن	مفاعلن	معقول	عام

(ج) وتد مجموع پر عمل کرنے والے زحاف:

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱	خرم	رکن کے شروع میں آنے والے وتدِ مجموع کے متحرک اول کو گرانا	مفاعیلن	مفعولن	اخرم	صدر و ابتدا
۲	ثلم	فعولن میں خرم کا عمل کرنا	فعولن	فعلن	اثلم	صدر و ابتدا

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۳	عَضَبْ	مفاعلتن میں خرم کا عمل کرنا	مفاعلتن	مفتعلن	اَعْضَبْ	صدر و ابتدا
۴	قطع	رکن کے آخری وتد مجموع کے ساکن کو گرانا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا	مستفعلن، متفاعلن، فاعلن	مفعولن، فَعِلاتن، فعْلن	مقطوع	عروض و ضرب
۵	عرج	رکن کے آخری وتد مجموع کے متحرک دوم کو ساکن کرنا	مستفعلن، متفاعلن، فاعلن	مفعولان، فَعِلیّان، مفعول	اعرج	عروض و ضرب
۶	حذذ	رکن کے آخر سے وتد مجموع کو گرا دینا	مستفعلن، متفاعلن، فاعلن	فعْلن، فَعِلن، فع	احذ	عروض و ضرب
۷	طمس	رکن کے آخری وتد مجموع کے دونوں متحرک گرا دینا	مستفعلن، فاعلن	مفعولُ، فاع	مطموس	عروض و ضرب
۸	بتر	رکن کے آخری سببِ خفیف سے پہلے آنے والے وتد مجموع کو گرا دینا	فاعلاتن، فعولن	فعْلن، فع	ابتر	عروض و ضرب

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۹	اذالہ	رکن کے آخری وتد مجموع کے حرف ساکن سے قبل ایک اور ساکن بڑھانا	مستفعلن، متفاعلن، فاعلن	مستفعلان، متفاعلان، فاعلان	مذال	عروض وضرب
۱۰	ترفیل	رکن کے آخری وتد مجموع کے بعد ایک سببِ خفیف اور بڑھانا	مستفعلن، متفاعلن، فاعلن	مستفعلاتن، متفاعلاتن، فاعلاتن	مرفل	عروض وضرب

(د) وتد مفروق پر عمل کرنے والے زحاف:

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱	وقف	وتد مفروق کے متحرک دوم کو ساکن کرنا	مفعولاتُ	مفعولان	موقوف	عروض وضرب
۲	کسف	وتد مفروق کے متحرک دوم کو گرانا	مفعولاتُ، فاع لاتن، مس تفع لن	مفعولن، مفعولن، مفعولن	مکسوف	عروض وضرب
۳	صلم	کسی رکن سے وتد مفروق کا گرانا	مفعولاتُ، فاع لاتن، مس تفع لن	فغلن، فغلن، فغلن	اصلم	عروض وضرب

۲۔ مرکب زحاف:

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱	خبل	خبن + طے	مستفعلن، مفعولاتُ	فَعِلَتُن، فَعِلاتُ	مخبول	عام
۲	شکل	خبن + کفّ	فاعلاتن، مس تفع لن	فَعِلاتُ، مفاعلُ	مشکول	عام[ا]
۳	خرب	خرم + کفّ	مفاعیلن	مفعولُ	اخرب	صدروابتدا
۴	ثرم	ثلم + قبض	فعولن	فعلُ	اثرم	صدروابتدا
۵	شتر	خرم + قبض	مفاعیلن	فاعلن	اشتر	صدروابتدا
۶	خزل	اضمار + طے	متفاعلن	مفتَعِلن	مخزول	عام
۷	قصم	عصب + عضب	مفاعلتن	مفعولن	اقصم	صدروابتدا
۸	جمم	عضب + عقل	مفاعلتن	فاعلن	اجم	صدروابتدا
۹	نقص	عصب + کفّ	مفاعلتن	مفاعیلُ	منقوص	عام

ا: عام ہونے کے باوجود اردو کی حد تک عروض وضرب میں نہیں آسکتا کیوں کہ متحرک الآخر ہے۔

نمبر شمار	نام زحاف	عمل	ارکان جن پر عمل کرتا ہے	مزاحف فروع	مزاحف کا نام	محلِ استعمال
۱۰	عقص	عصب + نقص	مفاعلتن	مفعولُ	اعقص	صدر و ابتدا
۱۱	قطف	عصب + حذف	مفاعلتن	فعولن	مقطوف	عروض وضرب
۱۲	خلع	خبن + قطع	مستفعلن ، فاعلن	فعولن، فَعَلن	مخلوع	عروض وضرب
۱۳	نحر	جدع + کسف	مفعولاتُ	فع	منحور	عروض وضرب
۱۴	سلخ	جبّ + وقف	فاع لاتن	فاع	مسلوخ	عروض وضرب
۱۵	درس	قصر + بتر	فاعلاتن	فاع	مدروس	عروض وضرب
۱۶	جحف	بتر + حذف	فاعلاتن	فع	مجحوف	عروض وضرب
۱۷	ربع	خبن + بتر	فاعلاتن	فَعَل	مربوع	عروض وضرب
۱۸	زلل *	ہتم + تخنیق	مفاعیلن	فاع	ازل	عروض وضرب
۱۹	تشعیث *	خبن + تسکین	فاعلاتن	مفعولن	مشعث	عروض وضرب

* غیر ضروری اور قابلِ تنسیخ زحاف ہیں۔

نوٹ: تخنیق اور تسکین کو اس جدول میں شامل نہیں کیا گیا جو ہمیشہ مزاحف رکن پر ہی عمل کرتے ہیں۔

اصول اور ان کی فروع

ارکان عروضی کے تحت آپ دیکھ چکے ہیں کہ اشعار کا وزن کرنے کے لیے دس الفاظ کو پیمانے کے بطور مقرر کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ ارکانِ عروضی، افاعیل، تفاعیل، اصول وغیرہ کئی ناموں سے جانے جاتے ہیں۔ لیکن یہ ارکان ہمیشہ اپنی اصل حالت ہی میں نہیں رہتے ہیں بلکہ مختلف زحافات کے عمل سے کئی کئی متغیر شکلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ متغیر شکلیں جو زحافات کے عمل سے برآمد ہوتی ہیں، اس اصول کی فروع کہلاتی ہیں۔ زحاف مفرد بھی ہیں اور مرکب بھی۔ مفرد زحافات سے حاصل ہونے والی فروع آپ نے زحافات کے ساتھ دیکھیں۔ مرکب زحافات دو طرح کے ہیں۔ کچھ موسوم اور کچھ غیر موسوم۔ موسوم یعنی ایسے مرکب زحاف، جو کسی خاص نام سے جانے جاتے ہیں۔ مثلاً آپ نے ایک زحاف شتر پڑھا۔ یہ خرم اور قبض سے مل کر بنا ہے، یعنی جب ہم کسی رکن کو اشتر کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اس رکن پر خرم اور قبض دونوں کا عمل ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ اسے اخرم مقبوض بھی کہا جا سکتا تھا لیکن چونکہ خرم اور قبض کے اجتماع کا نام شتر ہے، اس لیے اسے ہم اشتر کہتے ہیں۔ ایسے سبھی مرکب زحاف موسوم کہلاتے ہیں جن کا کوئی خاص نام ہے۔ ان زحافات کی فروع بھی آپ ان کی مثالوں میں دیکھ چکے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ مفرد زحافات کا عمل کسی رکن پر کرایا جاتا ہے، اگر چہ ان کے اجتماع کا کوئی مقررہ اصطلاحی نام نہیں ایسے زحافات مرکبہ کو مرکب

غیر موسوم کہا جاتا ہے، کیوں کہ ان کا کوئی خاص نام نہیں۔ مثلاً مفاعیلن سے مقبوض مسبّغ مفاعلان کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے قبض اور تسبیغ دونوں زحافوں کا عمل رکن مفاعیلن پر کرایا گیا اور قبض اور تسبیغ کے اجتماع کا کوئی مقررہ اصطلاحی نام نہیں ہے۔ ایسے ہی مرکب زحافوں کو غیر موسوم کہا جاتا ہے۔ ان کی فروع تو آپ کو خود ہی بنانی ہیں۔ آئندہ سطور میں مختلف ارکان کی فروع سہولت کی خاطر دی جا رہی ہیں تاکہ ایک نظر میں کسی بحر میں استعمال ہونے والی تمام فروع سامنے آ جائیں۔ ان میں اضافے کی گنجائش ہے اور یہ کام زحافات کے عمل کو ذہن میں رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

مفاعیلن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفاعلن	مقبوض	۱۰	مفعولُ	اخرب/مکفوف مخنق
۲	مفاعیلُ	مکفوف	۱۱	فاعلن	اشتر/مقبوض مخنق
۳	فعولان (مفاعیل)	مقصور	۱۲	مفاعلان	مقبوض مسبّغ
۴	فعولن	محذوف	۱۳	فاعلان	اشتر مسبّغ/مقبوض مسبّغ مخنق
۵	فَعَل	مجبوب	۱۴	فاع	اہتم مخنق
۶	فعول	اہتم	۱۵	فع	مجبوب مخنق
۷	مفاعیلان	مسبّغ	۱۶	فعْلان	مقصور مخنق
۸	مفعولن	اخرم/مخنق	۱۷	فعلن	محذوف مخنق
۹	مفعولان	مسبّغ مخنق			

مُستفعِلن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفاعلن	مخبون
۲	مفتعلن	مطوی
۳	فاعلن	مرفوع
۴	مفعولن	مقطوع
۵	فَعِلن	مرفوع مخبون
۶	فعْلن	مرفوع مخبون مسکّن
۷	فعْلن	احذ
۸	مستفعلان	مذال
۹	مستفعلاتن	مرفّل
۱۰	مفعولان	اعرج
۱۱	مفعول	مطموس
۱۲	فَعِلَتُن	مخبول
۱۳	فعولن	مخلوع
۱۴	مفاعلان	مخبون مذال
۱۵	مفتَعِلان	مطوی مذال
۱۶	فاعلان	مرفوع مذال
۱۷	فُعِلَتان	مخبول مذال
۱۸	مفاعلاتن	مخبون مرفّل
۱۹	مفتَعِلاتن	مطوی مرفّل
۲۰	فَعَل	مجدوع
۲۱	فعول	مجدوع مذال
۲۲	فَع	مجدوع مقطوع

فاعلاتن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	فَعِلاتن	مخبون	۹	فَعَلن	مربوع
۲	فاعلاتُ	مکفوف	۱۰	مفعولن	مخبون مسکّن/مشعث
۳	فاعلان	مقصور	۱۱	فَعِلان	مخبون مقصور
۴	فاعلن	محذوف	۱۲	فَعِلن	مخبون محذوف
۵	فاعلیان	مسبّغ	۱۳	فعْلن	ابتر/مخبون محذوف مسکّن
۶	فَعِلاتُ	مشکول	۱۴	فعْلان (مفعول)	مخبون مقصور مسکّن
۷	فاع	مدروس	۱۵	فَعِلیان	مخبون مسبّغ
۸	فع	مجحوف			

مفاعلتن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفاعیلن	معصوب	۵	فاعلن	اجم
۲	مفتعِلن	اعضب	۶	مفاعیلُ	منقوص
۳	مفاعلن	معقول	۷	مفعولُ	اعقص
۴	مفعولن	اقصم	۸	فعولن	مقطوف

متفاعلن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مستفعلن	مضمر	۹	فعْلن	مضمر احذ
۲	مفاعلن	موقوص	۱۰	مستفعلان	مضمر مذال
۳	فَعِلاتن	مقطوع	۱۱	مستفعلاتن	مضمر مرفل
۴	فَعِلن	احذ	۱۲	مفاعلان	موقوص مذال
۵	متفاعلان	مذال	۱۳	مفاعلاتن	موقوص مرفل
۶	متفاعلاتن	مرفل	۱۴	مفتَعِلان	مخزول مذال
۷	مفتَعِلن	مخزول	۱۵	مفتَعِلاتن	مخزول مرفل
۸	مفعولن	مضمر مقطوع	۱۶	فَعِلیان	اعرج

فعولن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	فعولُ	مقبوض	۵	فعْلن	اثلم/مخنق
۲	فعولْ	مقصور	۶	فعلُ	اثرم/مقبوض مخنق
۳	فَعَلْ	محذوف	۷	فع	ابتر/محذوف مخنق
۴	فعولان	مسبغ	۸	فاع	مقصور مخنق

فاعلن کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	فَعِلن	مخبون	۷	فَعِلان	مخبون مذال
۲	فعْلن	مقطوع/مخبون مسکّن	۸	فَعِلاتن	مخبون مرفّل
۳	فع	احذ	۹	مفعول	مخبون مذال مسکّن
۴	فاعلان	مذال	۱۰	مفعولن	مخبون مرفّل مسکّن
۵	فاعلاتن	مرفّل	۱۱	مفعول	اعرج
۶	فَعَل	مخلوع	۱۲	فاع	مطموس

فاع لاتن (منفصل) کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفتَعِلن	مقبوض	۶	فاع	مسلوخ
۲	فاع لاتُ	مکفوف	۷	فعْلن	ابتم
۳	فاع لان	مقصور	۸	مفعولن	مکشوف یا مکسوف
۴	فاع لن	محذوف	۹	فعْلن	اصلم
۵	فاع لیان	مسبّغ			

مس تفع لن (منفصل) کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفاع لن	مخبون	۵	مفاعلْ	مشاول
۲	مستفعلْ	مکفوف	۶	فعولن	مخبون مقصور
۳	مفعولن	مقصور	۷	مفعولْ	محذوف موقوف
۴	مس تفع لان	مسبّغ	۸	فعْلن	اصلم

مفعولاتُ کی فروع

نمبر شمار	فرع	نام	نمبر شمار	فرع	نام
۱	مفاعیلُ	مخبون	۹	فَعِلاتُ	مخبول
۲	فاعلاتُ	مطوّی	۱۰	فعولان	مخبون موقوف
۳	مفعولُ	مرفوع	۱۱	فاعلان	مطوّی موقوف
۴	فعولُ	مخبون مرفوع	۱۲	فَعِلان	مخبول موقوف
۵	فع	منحور	۱۳	فعولن	مخبون مکشوف
۶	مفعولان	موقوف	۱۴	فاعلن	مطوی مکشوف
۷	مفعولن	مکشوف یا مکسوف	۱۵	فَعِلن	مخبول مکشوف
۸	فعْلن	اصلم	۱۶	فاع	مجدوع موقوف

ان فروع کے علاوہ مزید فروع بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

بحور واَوزان

بحرِ ہزج

ہزج اردو کی مقبول بحروں میں ہے۔اس کے سالم اور مزاحف آہنگ اردو میں رائج ومقبول ہیں۔ اوزانِ رباعی کا استخراج بھی اسی بحر سے کیا گیا ہے،لیکن ان کے بارے میں الگ اپنے مقام پر گفتگو کی جائے گی۔

ہزج کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے،مزاحف ارکان میں اخرم مکفوف اور مقبوض زیادہ اوزان میں استعمال ہوتے ہیں۔اکثر اوزان میں عروض وضرب محذوف یامقصوراستعمال ہوتے ہیں۔

ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (دوبار)

کبھی جب درد کے سُر میں کوئی نغمہ سناتا ہے

نہ جانے کیوں مجھے گزرا زمانہ یاد آتا ہے

کبھی جَب در (مفاعیلن) دَ کے سر میں (مفاعیلن) کُئی نغمہ (مفاعیلن) سناتا ہے (مفاعیلن)

نَ جانے کیوں (مفاعیلن) مجھے گزرا (مفاعیلن) زمانہ یا(مفاعیلن) دَ آتا ہے (مفاعیلن)

ہزج مثمن محذوف/مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن/فعولان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

مجھے اپنے خیالوں میں بسا لیتے تو کیا تھا
جوانی میری مٹنے سے بچا لیتے تو کیا تھا

مجھے اپنے (مفاعیلن) خیالوں میں (مفاعیلن) بسا لیتے (مفاعیلن) تُ کیا تھا (فعولن)
جوانی مے (مفاعیلن) رِ مٹنے سے (مفاعیلن) بچا لیتے (مفاعیلن) تُ کیا تھا (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

مرے ہمدم ترا دامن جو پکڑے گا کوئی خار
تجھے اس لمحہ رہ رہ کر ستائے گی مری یاد

مرے ہمدم (مفاعیلن) ترا دامن (مفاعیلن) جُ پکڑے گا (مفاعیلن) کُئی خار (فعولان)
تجھے اس لم (مفاعیلن) حَ رہ رہ کر (مفاعیلن) ستائے گی (مفاعیلن) مری یاد (فعولان)

محذوف اور مقصور اوزان کا شعر میں اجتماع جائز ہے، یعنی شعر کا ایک مصرعہ محذوف اور دوسرا مقصور وزن میں باندھا جا سکتا ہے۔ شعر کا وزن مصرعہ ثانی کے مطابق کہا جائے گا۔ یعنی اگر عروض مقصور اور ضرب محذوف ہو تو شعر کا وزن محذوف ہوگا اور اگر عروض محذوف اور ضرب مقصور ہو تو شعر کا وزن مقصور کہا جائے گا۔ وزن کا تعین ہمیشہ ضرب سے کیا جاتا ہے، عروض سے نہیں۔

ہزج مثمن مقبوض

مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن (دوبار)

وفا کے گیت گانے والے کیا ہوئے کہاں گئے؟
وہ عمر بھر نبھانے والے کیا ہوئے کہاں گئے؟

وفاکِ گی (مفاعلن) تَ گانِ وا (مفاعلن) لِ کیا ہُئے (مفاعلن) کہاں گئے (مفاعلن)
وُعمر بھر (مفاعلن) نبھانِ وا (مفاعلن) لِ کیا ہُئے (مفاعلن) کہاں گئے (مفاعلن)

ہزج مثمن مکفوف سالم الآخر

مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن (دو بار)

نہیں کوئی جفا کار زمانے میں ترے جیسا
نہیں کوئی وفا دار زمانے میں مرے جیسا

نہیں کوءِ (مفاعیلُ) جفا کار (مفاعیلُ) زمانے مِ (مفاعیلُ) ترے جیسا (مفاعیلن)
نہیں کوءِ (مفاعیلُ) وفادار (مفاعیلُ) زمانے مِ (مفاعیلُ) مرے جیسا (مفاعیلن)

ہزج مثمن مکفوف محذوف/مقصور

مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

کبھی روئے کبھی آہ بھری دل کبھی ٹوٹا
صنم تیری محبت نے دکھایا ہمیں کیا کیا

کبھی روءِ (مفاعیلُ) کبھی آہ (مفاعیلُ) بھری دل کَ (مفاعیلُ) بھِ ٹوٹا (فعولن)
صنم تیرِ (مفاعیلُ) محبت نِ (مفاعیلُ) دکھایاہَ (مفاعیلُ) مِ کیا کیا (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

گھٹا جھوم کے آئی جو ہر اک سمت سے یوں آج
کہیں اس پری پیکر نے بکھیرے تو نہیں بال

گھٹا جھوم (مفاعیلُ) کِ آئی جُ (مفاعیلُ) ہرِک سمت (مفاعیلُ) سِ یوں آج (فعولن)

کہیں اس پَ (مفاعیلُ) رِپیکرِنِ (مفاعیلُ) بکھیرے ٹ (مفعیلُ) نہیں بال (فعولن)

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف لانا جائز ہے۔

ہزج مثمن اخرب مکفوف سالم الآخر

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن (دو بار)

دنیا میں کوئی دوسرا ایسا نہیں اے ہمدم

جیسا یہ حسیں میرا وطن میرا یہ بھارت ہے

دُنیا مِ (مفعولُ) کُئی دوس (مفاعیلُ) رَ ایسا نَ (مفاعیلُ) ہِ اے ہمدم (مفاعیلن)

جیسایِ (مفعولُ) حسیں میرَ (مفاعیلُ) وطن میرَ (مفاعیلُ) یِ بھارت ہے (مفاعیلن)

اس وزن پر تخنیق کے عمل سے مندرجہ ذیل وزن برآمد ہوتا ہے:

ہزج مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم الآخر

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن (دو بار)

کچھ ہم ہی نہیں تنہا، کشتۂ غم فرقت کے

دُنیا میں محبت کا ، انجام جُدائی ہے

کچھ ہم ہِ (مفعولُ) نہیں تنہا (مفاعیلن) کشتہ غَ (مفعولُ) م فرقت کے (مفاعیلن)

دُنیا م (مفعولُ) محبت کا (مفاعیلن) انجام (مفعولُ) جُدائی ہے (مفاعیلن)

اس وزن کو غلطی سے اکثر ہزج مثمن اخرب یا ہزج مثمن اخرب سالم کہا جاتا ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کے حشو میں آنے والے ارکان مفاعیلن اور مفعولُ بالترتیب سالم اور اخرب ہیں۔ جب کہ رکن اخرب حَشو میں لایا ہی نہیں جا سکتا ہے، کیوں کہ یہ صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔ دراصل یہ دونوں ارکان مکفوف ہیں جن میں سے دوسرے رکن پر تخنیق کے عمل سے یہ صورت پیدا ہوگئی ہے۔

ملاحظہ کیجئے یہ عمل:

مفاعیلن	مفاعیلُ	مفعول ' مفاعیلُ
سالم	مکفوف	اخرب مکفوف

عمل تخنیق

("م" متحرک کا سکون)

مفاعیلُ + م + فاعیلُ

مفاعیلم + فاعیلُ

مفاعیلن	مفعولُ	مفعولُ مفاعیلن
سالم	مکفوف مخنق	اخرب مکفوف

اس وزن میں اور ایسے تمام اوزان میں جن میں دو طرح کے ارکان دو بار آتے ہیں، مصرعہ دو برابر کے حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور ان دونوں حصوں کے درمیان وقفہ آتا ہے، اگر اس جگہ پر کوئی ایسا لفظ آ جائے جو دو حصوں میں تقسیم ہو کر آدھا اس وقفے کے ایک طرف اور آدھا دوسری طرف ہو جائے، تو کانوں کو ناگوار محسوس ہوتا ہے۔ اسی عیب کو شکستِ ناروا کہا جاتا ہے۔ اس کی دریافت حسرت موہانی نے کی تھی، اگر چہ اس کا احساس شاعروں کو پہلے بھی تھا۔ ایسی بحور جن میں یہ وقفہ پایا جاتا ہے شکستہ بحریں کہلاتی ہیں۔

ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف/مقصور

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

عاشق ہوں ترا میں تو مجھے چاہے نہ چاہے

میں نے تجھے چاہا ہے بنھاؤں گا ہمیشہ

عاشق ہُ (مفعولُ) ترا میں تُ (مفاعیلُ) مجھے چاہِ (مفاعیلُ) نَ چاہے (فعولن)

میں نے تُ (مفعولُ) جھِ چاہاہِ (مفاعیلُ) نبھاؤں گَ (مفاعیلُ) ہمیشہ (فعولن)

مقصور کی مثال ۔

دنیا میں برا بھی ہے بھلا بھی یہی انسان
انسان فرشتہ بھی ہے شیطان بھی انسان

دنیا مِ (مفعول) برا بھی ہِ (مفاعیل) بھلا بھی یِ (مفاعیل) ہِ انسان (فعولان)

انسان (مفعول) فرشتہ بھِ (مفاعیل) ہَ شیطان (مفاعیل) بھ انسان (فعولان)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف رکن لانے کی اجازت ہے۔

ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن (دوبار)

زندگی کے صحرا میں ہر طرف ہے بے مہری
جس طرف نظر ڈالوں دشتِ کربلا دیکھوں

زندگی (فاعلن) کِ صحرا میں (مفاعیلن) ہر طرف (فاعلن) ہَ بے مہری (مفاعیلن)

جس طرف (فاعلن) نظر ڈالوں (مفاعیلن) دشتِ کر (فاعلن) بلا دیکھوں (مفاعیلن)

اس وزن کو بھی عموماً غلطی سے ہزج مثمن اشتر کہا جاتا ہے۔ یعنی یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کے حشو میں آنے والے ارکان مفاعیلن اور فاعلن بالترتیب سالم اور اشتر ہیں، جب کہ زحاف شتر صدر و ابتدا سے مخصوص ہے اور رکن اشتر ہرگز حشو میں نہیں آ سکتا۔ دراصل یہاں مفاعیلن اور فاعلن مکفوف اور مقبوض ارکان (مفاعیلُ مفاعلن) پر تخنیق کے عمل سے حاصل کیے گئے ہیں۔

یہ عمل اس طرح ہے:

فاعلن مفاعیلُ مفاعلن مفاعیلن
اشتر مکفوف مقبوض سالم

عملِ تخنیق

مفاعیلُ + م + فاعلن ("م" متحرک کا سکون)
مفاعیلم + فاعلن

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم

یہ بحر بھی شکستہ ہے یعنی اس میں بھی مصرعہ کے درمیان وقفہ آتا ہے۔

ہزج مسدس سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (دو بار)

مآلِ عشق خجلت کے سوا کیا ہے
کہو سب سے نہ کوئی دل لگائے یاں

مآلےعش (مفاعیلن) قِ خجلت کے (مفاعیلن) سوا کیا ہے (مفاعیلن)
کہو سب سے (مفاعیلن) نَ کوئی دل (مفاعیلن) لگائے یاں (مفاعیلن)

ہزج مسدس محذوف/مقصور

مفاعیلن مفاعیلن فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

سکوں اکثر رہا کرتا ہے دل کو
تمھاری یاد اب آئے نہ آئے

سکوں اکثر (مفاعیلن) رہا کرتا (مفاعیلن) ہَ دل کو (فعولن)
تمھاری یا (مفاعیلن) دَ اب آئے (مفاعیلن) نَ آئے (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

تمھاری چاہ نے دی ہے یہ سوغات
تڑپتے ہیں تمھارے غم میں دن رات

تمھاری چا (مفاعیلن) ہ نے دی ہے (مفاعیلن) یِ سوغات (فعولان)
تڑپتے ہیں (مفاعیلن) تمھارے غم (مفاعیلن) مِ دن رات (فعولان)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور یا مقصور کی جگہ محذوف لانا جائز ہے۔

ہزج مسدس مقبوض

مفاعلن مفاعلن مفاعلن (دوبار)

قصور تو میں ان سے اپنا پوچھتا!
وہ میرا گھر جلانے والے کیا ہوئے

قصورتو (مفاعلن) مَ ان سے اپ (مفاعلن) نَ پوچھتا (مفاعلن)
وُ میرَ گھر (مفاعلن) جلانِ وا (م فاعلن) لِ کیا ہئے (مفاعلن)

ہزج مسدس مکفوف محذوف/مقصور

مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن/فعولان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

مری جان ذرا دیکھ کے چل تو!
ترے پاؤں کے نیچے ہے مرا دل

مری جان (مفاعیلُ) ذرا دیکھ (مفاعیلُ) کِ چل تو (فعولن)
ترے پاؤں (مفاعیلُ) کِ نیچے ہَ (مفاعیلُ) مرا دل (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

زمانے میں نہیں ایسا کوئی اور
کہ جیسا ہے حسیں میرا وہ محبوب

زمانے مِ (مفاعیلُ) نہیں ایس (مفاعیلُ) کُئی اور (فعولان)
کِ جیساہَ (مفاعیلُ) حسیں میرَ (مفاعیلُ) وُمحبوب (فعولان)

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف لانا جائز ہے۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض سالم الآخر

مفعولُ مفاعلن مفاعیلن (دوبار)

جب جب بھی وفا کا ذکر ہوتا ہے
آتی ہیں جفائیں یاد تیری تب

جب جب بھِ (مفعولُ) وفا کَ ذِک (مفاعلن) رَ ہوتا ہے (مفاعیلن)
آتی ہَ (مفعولُ) جفاءِ یا (مفاعلن) دَ تیری تب (مفاعیلن)

ہزج مسدس اخرب مقبوض

مفعولُ مفاعلن مفاعلن (دوبار)

اٹھو کہ نیا جہاں بسائیں اب!
آؤ کہ بھلائیں سب کدورتیں

اُٹھو کِ (مفعولُ) نیا جہاں (مفاعلن) بساءِ اب (مفاعلن)
آؤ کِ (مفعولُ) بھلاءِ سب (مفاعلن) کدورتیں (مفاعلن)

ہزج مسدس اخرب مکفوف سالم الآخر

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن (دوبار)

دُنیا ہی بدل دی تھی مری ہمدم
جب تو نے مجھے پیار سے دیکھا تھا

دنیا ہِ (مفعولُ) بدل دی تھِ (مفاعیلُ) مری ہمدم (مفاعیلن)
جب تو نِ (مفعولُ) مجھے پیار (مفاعیلُ) سِ دیکھا تھا (مفاعیلن)

ہزج مسدس اخرب مکفوف محذوف/مقصور

مفعولُ مفاعیلُ فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

جب یاد تری دل کو ستائے
اے ماہ جبیں نیند نہ آئے

جب یاد (مفعولُ) تری دل کُ (مفاعیلُ) ستائے (فعولن)
اے ماہ (مفعولُ) جبیں نیند (مفاعیلُ) ن آئے (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

جانے سے ترے دل ہوا ویران
جیسے ہو کوئی اُجڑا ہوا شہر

جانے سِ (مفعولُ) ترے دل ہُ (مفاعیلُ) اُویران (فعولان)
جیسے ہُ (مفعولُ) کُئی اُجڑ (مفاعیلُ) ہوا شہر (فعولان)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف لانا جائز ہے۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف/مقصور

مفعولُ مفاعِلن فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

یہ عشق عجیب اک بلا ہے
بخشا نہ بڑے بڑوں کو اس نے

یہ عشق (مفعولُ) عجیب اک (مفاعلن) بلا ہے (فعولن)
بخشان (مفعولُ) بڑے بڑوں (مفاعلن) کُ اس نے (فعولن)

مقصور کی مثال ۔

تھا ناز بہت کہ دل نہ دیں گے
دیکھا جو اسے تو اُڑ گئے ہوش

تھا ناز (مفعولُ) بہت کِ دل (مفاعلن) نَ دیں گے (فعولن)
دیکھا جُ (مفعولُ) اسے تُ اڑ (مفاعلن) گئے ہوش (فعولان)

عروض محذوف اور ضرب مقصور ہے۔

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف لانا درست ہے۔

اسی وزن پر تخنیق کے عمل سے یہ وزن برآمد کیا جا سکتا ہے:

ہزج مسدس اخرب مقبوض مخنق محذوف/مقصور

مفعولن فاعلن فعولن /فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ۔

آنکھیں بھیگیں تڑپ اُٹھا دل
جب جب تیرا خیال آیا!

آنکھیں بھی (مفعولن) گیں تڑپ (فاعلن) اٹھا دل (فعولن)
جب جب تے (مفعولن) راخیا (فاعلن) ل آیا (فعولن)

مقصور کی مثال ۔

کر لے جتنی جفائیں چاہے !
چاہت سے ہم نہ آئیں گے باز

کر لے جت (مفعولن) نی جفا (فاعلن) ءِ چاہے (فعولن)
چاہت سے (مفعولن) ہم نَ آ (فاعلن) ءِ گے باز (فعولان)

عروض محذوف اور ضرب مقصور ہے۔

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف لانے کی اجازت ہے۔

اس وزن کو بھی اکثر غلطی سے ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف/مقصور کہا جاتا ہے، یعنی مفعولن فاعلن کو بالترتیب اخرم اور اشتر ارکان تصور کیا جاتا ہے، جبکہ شتر صدر و ابتدا سے مخصوص زحاف ہے اور اشتر رکن حشو میں ہرگز نہیں آ سکتا۔ یہ وزن مفعولُ مفاعلن (اخرب اور مقبوض ارکان) پر تخنیق کے عمل سے برآمد ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کا عمل:

مفعولُ	مفاعلن	فعولن/فعولان
اخرب	مقبوض	محذوف/مقصور

عملِ تخنیق

(''م'' متحرک کی تسکین) مفعولُ + م + فاعلن

مفعولم + فاعلن

مفعولن	فاعلن	فعولن/فعولان
اخرب	مقبوض مخنق	محذوف/مقصور

ہزج مسدس اخرب مکفوف مجبوب/اہتم

مفعولُ مفاعیلُ فَعَل / فعولُ (دوبار)

اس وزن سے کئی متبادل اوزان تخنیق کے عمل سے برآمد کئے جا سکتے ہیں:

(۱)　مفعولُ　مفاعیلُ　فَعَل

اخرب　مکفوف　مجبوب

(۲)　مفعولن　مفعولُ　فَعَل

اخرب　مکفوف مخنق　مجبوب

(۳)　مفعولُ　مفاعیلن　فع

اخرب　مکفوف　مجبوب مخنق

(۴)　مفعولن　مفعولن　فع

اخرب　مکفوف مخنق　مجبوب مخنق

(۵)　مفعولُ　مفاعیلُ　فعول

اخرب　مکفوف　اہتم

(۶)　مفعولن　مفعولُ　فعول

اخرب　مکفوف مخنق　اہتم

(۷)　مفعولُ　مفاعیلن　فاع

اخرب　مکفوف　مجبوب مخنق

(۸)　مفعولن　مفعولن　فاع

اخرب　مکفوف مخنق　مجبوب مخنق

ان تمام اوزان کا اجتماع آپس میں جائز ہے۔ البتہ ضرب میں فَعَل کے ساتھ فع آ سکتا ہے، فعول یا فاع نہیں۔ اسی طرح فعول کے ساتھ فاع آ سکتا ہے فَعَل یا فَع نہیں۔

مجبوب کی مثال ؎

پیاری ہے زباں سب سے مری !

چرچا ہے زمانے میں یہی

پیاری ہِ (مفعولُ) زباں سب سِ (مفاعیلُ) مری (فَعَل)

چرچا ہ (مفعولُ) زمانے مِ (مفاعیلُ) یہی (فَعَل)

اہتم کی مثال ؎

بے مثل ہمارا ہے یہ دیس
جنت سے بھی پیارا ہے یہ دیس

بے مثل (مفعولُ) ہماراہَ (مفاعیلُ) یِ دیس (فعول)
جنت سِ (مفعولُ) بھِ پیاراہَ (مفاعیلُ) یِ دیس (فعول)

ہزج مربّع سالم

مفاعیلن مفاعیلن (دوبار)

چھری سی دل پہ چل جائے
تمھاری یاد جب آئے

چھری سی دل (مفاعیلن) پَ چل جائے (مفاعیلن)
تمھا ری یا (مفاعیلن) دَ جب آئے (مفاعیلن)

ہزج مربّع محذوف/مقصور

مفاعیلن فعولن/فعولان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

نہ جیتے ہیں نہ مرتے !
تری فرقت میں ہمدم !

نَ جیتے ہیں (مفاعیلن) نَ مرتے (فعولن)
ترِ ی فرقت (مفاعلن) مِ ہمدم (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

تڑپتے ہیں ہر اک آن
تری فرقت میں ہم آہ

تڑپتے ہیں (مفاعیلن) بَرِک آن (فعولان)
تری فرقت (مفاعیلن) مِ ہم آہ (فعولان)

ہزج مربّع مقبوض

مفاعلن مفاعلن (دوبار)

چلو چلو بڑھے چلو
بہادرو ! بڑھے چلو

چلوچلو (مفاعلن) بڑھےچلو (مفاعلن)
بہادرو (مفاعلن) بڑھےچلو (مفاعلن)

ہزج مربّع اخرب

مفعولُ مفاعیلن (دوبار)

ہیں لاکھ حسیں جگ میں
تم سا نہ کوئی لیکن !

ہیں لاکھ (مفعولُ) حسیں جگ میں (مفاعیلن)
تم سا نَ (مفعولُ) کُئی لیکن (مفاعیلن)

ہزج مربّع اخرب محذوف/مقصور

مفعولُ فعولن /فعولان (دوبار)

محذوف کی مثال ۔

خوش رنگ کوئی گُل !
تم جیسا کہاں ہے ؟

خوش رنگ (مفعول) کُنی گل (فعولن)
تم جیس (مفعول) کہاں ہے (فعولن)

مقصور کی مثال ۔

سب تاب پڑے ماند !
دیکھے جو تجھے چاند !

سب تاب (مفعول) پڑے ماند (فعولان) / دیکھے جُ (مفعول) تجھے چاند (فعولان)

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف لانا درست ہے۔

ہزج مربّع مقبوض مجبوب/اہتم

مفاعلن فَعَل / فعول

مجبوب کی مثال ۔

تمھاری یاد نے
کھلائے گل نئے

تمھا رِیا (مفاعلن) دَ نے (فَعَل)
کھِلا ءِ گل (مفاعلن) نئے (فَعَل)

اہتم کی مثال ۔

جو مسکرائیں آپ
تو جل اٹھیں چراغ

جُ مسکرا (مفاعلن) ءِ آپ (فعول) / تُ جل اٹھیں (مفاعلن) چراغ (فعول)

ضرب میں مجبوب کی جگہ اہتم اور اہتم کی جگہ مجبوب لانا جائز ہے۔

ooo

بحرِ رَجز

رجز کا بنیادی رکن مستفعلن ہے۔اس کے سالم اور مزاحف آہنگ دونوں اردو میں رائج ہیں۔مزاحف آہنگوں میں مطوی اور مخبون ارکان سے بننے والے اوزان زیادہ خوش آہنگ ہیں۔رجز کا استعمال اردو شعراء نے زیادہ نہیں کیا ہے۔

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن (دوبار)

سنسار میں سب سے حسیں ہندوستاں جنت نشاں
جس کا کوئی ثانی نہیں ہندوستاں جنت نشاں

سنسار میں(مستفعلن)سب سے حسیں(مستفعلن)ہندوستاں(مستفعلن)جنت نشاں (مستفعلن) /جس کا کئی (مستفعلن) ثانی نہیں(مستفعلن) ہندوستاں (مستفعلن)جنت نشاں(مستفعلن)

عروض میں سالم کے بجائے مذال(مستفعلان)لانے کی بھی اجازت ہے۔

رجز مثمن مذال

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان (دوبار)

میں ہو گیا شیدا ترا جب سے پڑی تجھ پہ نگاہ
راتوں کی نیندیں اُڑ گئیں دن کو نہیں اب چین آہ

میں ہو گیا(مستفعلن) شیدا ترا(مستفعلن) جب سے پڑی(مستفعلن) تجھ پہ نگاہ(مستفعلان)/راتوں کِ نی(مستفعلن) دیں اڑ گئیں(مستفعلن) دن کو نہیں (مستفعلن)اب چین آہ(مستفعلان)

عروض میں مذال کے بجائے سالم مستفعلن بھی لایا جا سکتا ہے۔

رجز مثمن مطوی/مطوی مذال

مفتَعِلن مفتَعِلن مفتَعِلن مفتَعِلن /مفتعلان (دو بار)

مطوی کی مثال ۔

اپنی نگاہوں سے مجھے یار گرانا نہ کبھی
خواب مری چاہ کا مٹی میں ملانا نہ کبھی

اپنی نگا(مفتَعِلن) ہوں سِ مجھے (مفتَعِلن) یار گرا(مفتَعِلن) نا نَ کبھی(مفتَعِلن)
خواب مِری(مفتعلن)چاہ کَ مٹ(مفتعلن)ٹی م ِملا(مفتَعِلن)نا نَ کبھی(مفتَعِلن)

مطوی مذال کی مثال ۔

گرچہ ہر اک غنچہ کی، ہر گل کی ہے اک اپنی بہار
تجھ سا حسیں کوئی زمانے میں نہیں ہے مِرے یار

گرچِ ہر ِک(مفتَعِلن)غنچ کِ ہر(مفتَعِلن)گل کِ ہَ اِک(مفتَعِلن)اپنِ بہار(مفتَعِلان)
تجھ سَ حسیں (مفتَعِلن)کو ءِ زما(مفتَعِلن)نے م ِنہیں(مفتَعِلن)ہے مِرِ یار(مفتعلان)

رجز مثمن مطوی مخبون/مخبون مذال

مفتَعِلن مفاعلن مفتَعِلن مفاعلن/مفاعلان (دو بار)

مخبون کی مثال ۔

کس کو دکھائیں زخمِ دل ، کوئی بھی ہم نوا نہیں
کس کو سنائیں حال دل ، کوئی نہیں ہے راز داں

کس کُ دکھا (مفتَعِلن) ءِ زخمِ دل (مفاعلن) کو ءِ بھ ہم (مفتَعِلن) نوا نہیں (مفاعلن)
کس کُ سنا (مفتَعِلن) ءِ حالِ دل (مفاعلن) کو ءِ نہیں (مفتعلن) ہَ راز داں (مفاعلن)

مخبون مذال کی مثال ؎

اس کا بدل کوئی نہیں اس کی نہیں کوئی نظیر
ایسا حسیں کوئی نہیں ایسا ہے میرا ماہتاب

اس کَ بدل (مفتَعِلن) کُئی نہیں (مفاعِلن) اس کِ نہیں (مفتَعِلن) کُئی نظیر (مفاعلان)
ایس حسیں (مفتَعِلن) کئی نہیں (مفاعلن) ایس ہَ مے (مفتَعِلن) رَ ماہتاب (مفاعلان)

عروض میں مخبون کی جگہ مخبون مذال اور مخبون مذال کی جگہ مخبون لانے کی اجازت ہے۔

یہ بحر بھی شکستہ بحر ہے اور اس کے درمیان وقفہ لازم ہے۔

رجز مثمن مخبون مطوی

مفاعلن مفتَعِلن مفاعلن مفتَعِلن (دوبار)

سنو سنو ہم وطنو ، ذرا سنو میری زباں
بتاؤ سچ تم کو قسم ، کبھی سُنی ایسی زباں

سُنو سُنو (مفاعلن) ہم وطنو (مفتَعِلن) ذرا سنو (مفاعلن) میر زباں (مفتَعِلن)
بتاؤ سچ (مفاعلن) تم کُ قسم (مفتَعِلن) کبھی سُنی (مفاعلن) ایس زباں (مفتعلن)

عروض وضرب میں مطوی کی جگہ مطوی مذال بھی لا سکتے ہیں۔ مثال میں پیش کیے گئے شعر میں دونوں مصرعوں میں آخری لفظ ''زباں'' کی جگہ اگر ''زبان'' (اعلانِ نون کے ساتھ) کر دیا جائے تو یہ مطوی مذال کی مثال میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

رجز مثمن مرفوع مخبون

فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن (دو بار)

حق سے ہوں میں بے خبر مجھ کو راستہ دکھا

مجھ کو ہر گناہ سے اے مرے خدا بچا

حق سِ ہوں (فاعلن) مَ بے خبر (مفاعلن) مجھ کُ را (فاعلن) ستہ دکھا (مفاعلن)

مجھ کُ ہر (فاعلن) گناہ سے (مفاعلن) اے مِرے (فاعلن) خدا بچا (مفاعلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

رجز مسدس سالم

مستفعِلن مستفعِلن مستفعِلن (دو بار)

کچھ بات ہے ایسی ہمارے یار میں

اس کا بدل کوئی نہیں سنسار میں

کچھ بات ہے (مستفعلن) ایسی ہما (مستفعلن) رے یار میں (مستفعلن)

اس کا بدل (مستفعلن) کوئی نہیں (مستفعلن) سنسار میں (مستفعلن)

عروض میں سالم کی جگہ مذال (مستفعِلان) لانے کی بھی اجازت ہے۔

رجز مسدس مطوی

مفتَعِلن مفتَعِلن مفتَعِلن (دو بار)

میری محبت کا حسیں خواب ہو تم

اپنی نگاہوں میں بسایا ہے تمھیں

میرِ محَب (مفتَعِلن) بت کَ حسیں (مفتَعِلن) خواب ہُ تم (مفتَعِلن)

اپنِ نگا (مفتَعِلن) ہوں مِ بسا (مفتَعِلن) یاہَ تمھیں (مفتَعِلن)

رجز مسدّس مخبون مرفوع مخلوع

مفاعلن فاعلن فعولن (دوبار)

جلا رہے ہیں جو گھر کو میرے

وہ میرے بھائی ہیں جانتا ہوں

جلا رہے (مفاعلن) ہیں جُ گھر (فاعلن) کُ میرے (فعولن)

وُ میرِ بھا (مفاعلن) ئی ہِ جا (فاعلن) نتا ہوں (فعولن)

کتبِ عروض میں عام طور پر اس وزن کو متقارب کے تحت رکھا گیا ہے اور اس کے ارکان --- فعولُ فعْلن فعولُ فعلن (مقبوض اثلم مقبوض اثلم) بتائے گئے ہیں جب کہ رکن اثلم حشو یا عروض وضرب میں آ ہی نہیں سکتا کیوں کہ زحاف ثلم صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔ اس سلسلے میں مزید گفتگو اسی کتاب میں بحر متقضب کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

رجز مربّع سالم

مستفعلن مستفعلن (دوبار)

کشتی پھنسی طوفان میں

مجھ کو بچا میرے خُدا

کشتی پھنسی (مستفعِلن) طوفان میں (مستفعِلن)

مجھ کو بچا (مستَفعِلن) میرے خدا (مستَفعِلن)

OOO

بحرِ رَمل

رَمل کا بنیادی رکن فاعلاتن ہے۔ یہ اردو کی مقبول ترین بحروں میں ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ اس کا سالم آہنگ بالکل مقبول اور رائج نہیں۔ اس میں بہت ہی کم اشعار کہے گئے ہیں۔ جب کہ اس کے مزاحف آہنگ اردو میں کافی مقبول ہیں۔ مزاحف آہنگوں میں مخبون کا رواج زیادہ ہے۔ اس بحر کے عروض وضرب عام طور پر محذوف یا مقصور استعمال ہوتے ہیں۔

رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن (دو بار)

حالِ دل کس کو سنائیں ، دردِ دل کس سے کہیں اب
اس زمانے میں کوئی بھی ، راز داں اپنا نہیں ہے

حالِ دل کس (فاعلاتن) کو سنائیں (فاعلاتن) دردِ دل کس (فاعلاتن) سے کہیں اب (فاعلاتن)
اس زمانے (فاعلاتن) میں کُئی بھی (فاعلاتن) راز داں اپ (فاعلاتن) نا نہیں ہے (فاعلاتن)

عروض میں سالم کے بجائے مسبّغ (فاعلیّان) لانا بھی جائز ہے۔

رمل مثمن مسبّغ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیّان (دوبار)

زندگی کی ہر ڈگر پر میں نبھاؤں گا ترا ساتھ

عمر بھر کے واسطے میں نے تو تھاما ہے ترا ہاتھ

زندگی کی (فاعلاتن) ہر ڈگر پر (فاعلاتن) میں نبھاؤں (فاعلاتن) گا ترا ساتھ (فاعلیّان)

عمر بھر کے (فاعلاتن) واسطے میں (فاعلاتن) نے تُ تھاما (فاعلاتن) ہے ترا ہاتھ (فاعلیّان)

عروض میں مسبّغ (فاعلیّان) کے بجائے سالم (فاعلاتن) بھی لا سکتے ہیں۔

رمل مثمن محذوف/مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

اک تمھارا ہاتھ کیا آیا تھا میرے ہاتھ میں

دل میں کیا کیا حوصلے اُبھرے تھے یہ کیا ہوگیا

اک تمھارا (فاعلاتن) ہاتھ کیا آ (فاعلاتن) یاتھ میرے (فاعلاتن) ہاتھ میں (فاعلن)

دل مِ کیا کیا (فاعلاتن) حوصلے اُبھ (فاعلاتن) رے تھ یہ کیا (فاعلاتن) ہوگیا (فاعلن)

مقصور کی مثال ؎

ہو گئے مجھ کو زیادہ جان سے اپنی عزیز

آ گئے ہیں جب سے ان شیریں لبوں پر میرے شعر

ہو گئے مجھ (فاعلاتن) کو زیادہ (فاعلاتن) جان سے اپ (فاعلاتن) نی عزیز (فاعلان)

آ گئے ہیں (فاعلاتن) جب سِ ان شی (فاعلاتن) ریں لبوں پر (فاعلاتن) میرِ شعر (فاعلان)

رمل مثمن مخبون

فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن (دوبار)

مری آواز پہ کیا باندھ لگائے گا زمانہ

میں ہوں عارف کوئی طغیانی پہ آیا ہوا دریا

مِرِ آوا (فَعِلاتن) زَپِ کیا با (فَعِلاتن) دھ لگائے (فَعِلاتن) گَ زمانہ (فَعِلاتن)

مَ ہُ عارف (فَعِلاتن) کُ ءِ طغیا (فَعِلاتن) نِ پَ آیا (فَعِلاتن) ہُوَ دریا (فَعِلاتن)

رمل مثمن مخبون مشعث

فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن مفعولن (دوبار)

گلی کوچوں سے کوئی جوڑ نہیں اِن محلوں کا

مرے ہمدم میں ترا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں

گلِ کوچوں (فَعِلاتن) سِ کُئی جو (فَعِلاتن) ڑَ نہیں ان (فَعِلاتن) محلوں کا (مفعولن)

مِرِ ہمدم (فَعِلاتن) مَ ترا سا (فَعِلاتن) تھ نہیں دے (فَعِلاتن) سکتا ہوں (مفعولن)

اسے رمل مثمن مخبون مسکّن الآخر بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ یہی کہنا زیادہ بہتر ہے۔

رمل مثمن مخبون محذوف/محذوف مسکّن/مقصور/مقصور مسکّن

فاعلاتن/فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلن/فعْلن/فَعِلان/فعْلان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

اپنی نظروں سے مجھے یار گرانا نہ کبھی

مرے جذبات کو مٹی میں ملانا نہ کبھی

اپنِ نظروں (فاعلاتن) سِ مجھے یا (فَعِلاتن) رَ گرانا (فَعِلاتن) نَ کبھی (فَعِلن)

مِرِ جذبا (فَعِلاتن) ت کُ مٹی (فَعِلاتن) مِ ملانا (فَعِلاتن) نَ کبھی (فَعِلن)

محذوف مسکّن کی مثال ؂

اپنے ہی گھر میں ہوئی جاتی ہے غیر اب اردو
میں جو اردو میں لکھوں کون پڑھے گا مجھ کو

اپنِ ہی گھر (فاعلاتن) مِ ہُئی جا (فَعِلاتن) تِ ہَ غیرب (فَعِلاتن) اردو (فعْلن)
مِ جُ اردو (فاعلاتن) مَ لکھوں کو (فَعِلاتن) نَ پڑھے گا (فَعِلاتن) مجھ کو (فعْلن)

مقصور کی مثال ؂

خوب رو کوئی زمانے میں نہیں اس جیسا
ایسا بے مثل ہے یکتا ہے جہاں میں مرا یار

خو برو کو (فاعلاتن) ءِ زمانے (فَعِلاتن) مِ نہیں اُس (فَعِلاتن) جیسا (فعْلن)
ایسَ بے مث (فاعلاتن) لَ ہَ یکتا (فَعِلاتن) ہَ جہاں میں (فَعِلاتن) مِرَ یار (فَعِلان)

مقصور مسکّن کی مثال ؂

تو ہے رحمت کا سمندر میں گنہ گار سہی!
اپنی رحمت کی ردا مجھ کو اُڑھا دے اللہ

تُ ہَ رحمت (فعِلاتن) کَ سمندر (فعِلاتن) مَ گنہ گا (فَعِلاتن) رَ سہی (فعِلن)
اپنِ رحمت (فاعلاتن) کِ ردا مجھ (فعِلاتن) کُ اڑھا دے (فعِلاتن) ال لاہ (فعلان)

صدر و ابتدا میں فاعلاتن اور فَعِلاتن دونوں کا لانا درست ہے اور یہ چاروں اوزان ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں یعنی ایک ضرب کے ساتھ دوسرا عروض لانا جائز ہے۔

رمل مثمن مشکول

فَعِلاتُ فاعلاتن فعِلاتُ فاعلاتن (دوبار)

جو دلوں کو فتح کر لے، ہے جہاں میں دھوم جس کی
کرے گھر سبھی کے دل میں، وہ مری زبان اردو

جُ دلوں کُ (فعِلاتُ) فتح کرلے (فاعلاتن) ہَ جہاں مِ (فعِلاتُ) دھوم جس کی (فاعلاتن)
کَرِ گھر سَ (فعلاتُ) بھی کِ دل میں (فاعلاتن) وُ مری زَ (فعِلاتُ) بان اردو (فاعلاتن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے اور اس میں مصرعہ دو برابر حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

رمل مثمن مخبون سالم مخبون سالم ترتیب وار

فعِلاتن فاعلاتن فعِلاتن فاعلاتن (دو بار)

مری کشتی پھنس گئی ہے، جو مصائب کے بھنور میں
مرے مولیٰ تو بچا لے، تجھے صدقہ مصطفیٰ کا

مِرِ کشتی (فعلاتن) پھنس گئی ہے (فاعلاتن) جُ مصائب (فعِلاتن) کے بھنور میں (فاعلاتن)
مِرِ مولیٰ (فعِلاتن) تو بچالے (فاعلاتن) تجھِ صدقہ (فعِلاتن) مصطفیٰ کا (فاعلاتن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

رمل مثمن مخبون مجحوف

فاعِلاتن/فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فع (دو بار)

جان دے دیتے ہیں بس ایک اشارے پر
تو نے جانا ہی نہیں چاہنے والوں کو!

جان دے دے (فاعلاتن) تِ ہَ بس اے (فعِلان) کَ اشارے (فعِلاتن) پر (فع)
تو نِ جانا (فاعلاتن) ہِ نہیں چا (فعِلاتن) ہَنِ والوں (فعلاتن) کو (فع)

صدر و ابتدا مخبون بھی لا سکتے ہیں اور سالم بھی۔

رمل مثمن مکفوف مخبون مسکّن مکفوف مخبون مسکّن

فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن (دوبار)

زندگی کے صحرا میں ہر طرف ہے بے مہری

جس طرف نظر ڈالوں دشتِ کربلا دیکھوں

زندگی کِ (فاعلاتُ) صحرا میں (مفعولن) ہر طرف ہَ (فاعلاتُ) بے مہرِی (مفعولن)

جس طرف نَ (فاعلاتُ) ظر ڈالوں (مفعولن) دشتِ کربَ (فاعلاتُ) لادے کھوں (مفعولن)

رمل مسدّس سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن (دوبار)

بجلیوں کی جن درختوں پر نظر ہے

ان کے سائے میں مرا مٹی کا گھر ہے

بجلیوں کی (فاعلاتن) جن درختوں (فاعلاتن) پر نظر ہے (فاعلاتن)

ان کِ سائے (فاعلاتن) میں مرامٹ (فاعلاتن) ٹی کَ گھر ہے (فاعلاتن)

رمل مسدّس محذوف/مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/فاعلان (دوبار)

محذوف کی مثال ۔

سانس مزدوروں نے راحت کا لیا

ڈھل گیا دن سائے لمبے ہو گئے

سانس مزدو (فاعلاتن) روں نِ راحت (فاعلاتن) کا لیا (فاعلن)

ڈھل گیا دن (فاعلاتن) ساءِ لمبے (فاعلاتن) ہو گئے (فاعلن)

مقصور کی مثال ۔

یاد میں جس کی بھلایا سب جہاں
اب ہمیں آتی نہیں اس کی بھی یاد

یاد میں جس (فاعلاتن) کی بھلایا (فاعلاتن) سب جہاں (فاعلن)
اب ہمیں آ (فاعلاتن) تی نہیں اس (فاعلاتن) کی بھِ یاد (فاعلان)

عروض محذوف اور ضرب مقصور ہے۔

رمل مسدّس مخبون

فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن (دو بار)

تری آنکھیں کبھی شعلہ کبھی شبنم
تری زلفیں کبھی خوشبو کبھی بادل

ترِ آنکھیں (فعِلاتن) کبھِ شعلہ (فعِلاتن) کبھِ شبنم (فعِلاتن)
ترِ زلفیں (فعِلاتن) کبھِ خوشبو (فعِلاتن) کبھِ بادل (فعِلاتن)

رمل مسدس مخبون محذوف/محذوف مسکّن/مقصور/مقصور مسکّن

فاعلاتن/فَعِلاتن فعِلاتن فعِلن/فعْلن/فعِلان/فعْلان (دو بار)

محذوف کی مثال ؂

اپنی یادوں میں بسایا ہے تجھے!
اپنے خوابوں میں سجایا ہے تجھے!

اپنِ یادوں (فاعِلاتن) مِ بسایا (فعِلاتن) ہَ تجھے (فَعِلن)
اپنِ خوابوں (فاعِلاتن) مِ سجایا (فَعِلاتن) ہَ تجھے (فَعِلن)

صدر وابتدا سالم ہیں اور اس کی اجازت ہے۔

محذوف مسکّن کی مثال ؂

اپنی یادوں میں بسالے مجھ کو
اپنے خوابوں میں سجا لے مجھ کو

اپنِ یادوں (فاعلاتن) مِ بسالے (فعِلا تن) مجھ کو (فعْلن)
اپنِ خوابوں (فاعلاتن) مِ سجالے (فعِلا تن) مجھ کو (فعْلن)

مقصور کی مثال ۔

آ گیا یاد خدا ہی مجھ کو
جو پڑی اُس بُتِ کافر پہ نگاہ

آ گیا یا (فاعلاتن) دَ خُدا ہی (فعِلا تن) مجھ کو (فعْلن)
جُ پڑی اس (فعِلا تن) بُتِ کافر (فَعِلا تن) پَ نگاہ (فعِلان)

عروض محذوف مسکّن اور ضرب مقصور ہے۔

مقصور مسکّن کی مثال ۔

اب نہیں چاہ مجھے جینے کی
اب نہ جینے کی سزا دے اللہ

اب نہیں چا (فاعلاتن) ہَ مجھے جی (فَعِلا تن) نے کی (فعْلن)
اب نَ جینے (فاعلاتن) کِ سزا دے (فعِلا تن) اَل لاہ (فعْلان)

عروض محذوف مسکّن اور ضرب مقصور مسکّن ہے۔

رمل مربّع سالم

فاعلاتن فاعلاتن (دو بار)

دل میں تیری آرزو نے
کیسے کیسے گُل کھلائے

دل مِ تیری (فاعلاتن) آرزو نے (فاعِلا تن)
کیسِ کیسے (فاعلاتن) گُل کِھلا ئے (فاعلاتن)

رمل مربّع محذوف/مقصور

فاعلاتن فاعِلن/ فاعلان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

آرزو میں آپ کی
دل میں کیا کیا گُل کھلے

آرزو میں (فاعلاتن) آپ کی (فاعِلن)
دل مِ کیا کیا (فاعلاتن) گُل کھلے (فاعِلن)

مقصور کی مثال ؎

جب سے روٹھا ہے وہ یار
دل ہے میرا بے قرار

جب سِ روٹھا (فاعلاتن) ہے وُ یار (فاعلان)
دل ہَ میرا (فاعلاتن) بےقرار (فاعلان)

رمل مربّع مخبون

فعِلاتن فعِلاتن (دو بار)

مجھے یادوں میں بسالے
مرے ہمدم مرے ہمدم

مجھِ یادوں (فعِلاتن) مِ بسالے (فَعِلاتن)
مرِ ہمدم (فَعِلاتن) مرِ ہمدم (فَعِلاتن)

رمل مربّع مشکول

فعِلاتُ فاعِلاتُن (دو بار)

یہی زندگی جہنّم !
یہی زندگی ہے جنّت

یہ زندَ (فعِلا تُ) گی جہنّم (فاعلاتن)
یہ زندَ (فعِلا تُ) گی ہَ جنّت (فاعلاتن)

رمل مخبون سولہ رُکنی

فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن فَعِلا تن (دو بار)

مرے ہمدم تری زلفوں کی گھنی چھاؤں میسر نہ تھی جب تک تو مرے جینے کا مقصد نہ تھا کچھ بھی
تجھے دیکھا تو مرے دل نے کہا مجھ سے یہی ہے ترے جینے کا سہارا ترا مقصد تری منزل

مرِ ہمدم (فَعِلا تن) ترِ زلفوں (فَعِلا تن) کِ گھنی چھا (فَعِلا تن) ءُ میسّر (فَعِلا تن) نَ تھِ جب تک (فَعِلا تن) تُ مرے جی (فَعِلا تن) نِ کَ مقصد (فَعِلا تن) نَ تھ کچھ بھی (فَعِلا تن)

تجھِ دیکھا (فَعِلا تن) تُ مرے دل (فَعِلا تن) نِ کہا مجھ (فَعِلا تن) سِ یہی ہے (فَعِلا تن) ترِ جینے (فَعِلا تن) کَ سَہارا (فَعِلا تن) ترَ مقصد (فَعِلا تن) ترِ منزل (فَعِلا تن)

غلطی سے ناواقف لوگ اسے بحرِ طویل کہتے ہیں۔

ooo

بحرِ کامل

کامل کا بنیادی رکن متفاعلن ہے۔ اس کا سالم وزن بڑا دلکش اور مترنم ہے۔ بحرِ کامل کا استعمال عام طور پر سالم ہی کیا جاتا ہے۔ مزاحف آہنگوں میں اکثر مضمر مستفعلن کا استعمال ہوتا ہے، جو سالم کے ساتھ بھی لایا جا سکتا ہے۔

کامل مثمن سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن (دو بار)

نہ سنو بُرا جو کہے کوئی، نہ کرو بُرا جو کرے کوئی

اسے روک دو جو غلط چلے، اسے بخش دو جو خطا کرے

نَ سنو برا (متفاعلن) جُ کہے کُئی (متفاعلن) نَ کرو برا (متفاعلن) جُ کرے کُئی (متفاعلن)

اُسِ روک دو (متفاعلن) جُ غلط چلے (متفاعلن) اُسِ بخش دو (متفاعلن) جُ خطا کرے (متفاعلن)

عروض میں سالم کے بجائے مذال (متفاعلان) بھی لایا جا سکتا ہے۔

کامل مثمن مضمر

متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن (دوبار)

کبھی چاندنی میں سیر کو، کسی گلستاں کی جاؤ گر
کوئی خار دامن تھام لے، مجھے یاد کرنا اس گھڑی

کبھِ چاندنی (متفاعلن) میں سیر کو (مستفعلن) کسِ گلستاں (متفاعلن) کی جاءُ گر (مستفعلن) / کُ ءِ خار دا (متفاعلن) من تھام لے (مستفعلن) مجھِ یاد کر (متفاعلن) نا اس گھری (مستفعلن)

کامل مسدّس سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن (دوبار)

یہ رہِ حیات کے فاصلے نہ کٹیں گے یوں
مرے ساتھ چل مرے ہم نشیں مرے ساتھ چل

یِ رَہِ حیا (متفاعلن) تَ کِ فاصلے (متفاعلن) نَ کٹیں گِ یوں (متفاعلن)
مِرِ ساتھ چل (متفاعلن) مِرِ ہم نشیں (متفاعلن) مِرِ ساتھ چل (متفاعِلن)

کامل مسدّس مضمر

متفاعلن مستفعلن مستفعلن (دوبار)

تری چاہ میں مَر مَر کے بھی جیتا ہے جو
کبھی اک نظر اس پر محبت کی بھی کر

ترِ چاہ میں (متفاعلن) مر مر کِ بھی (مستفعلن) جیتاہَ جو (مستفعلن)
کبھِ اک نظر (متفاعلن) اس پر محبّ (مستفعلن) بت کی بھِ کر (مستفعلن)

عروض میں مضمر کی جگہ مضمر مذال (مستفعلان) لانا بھی درست ہے۔

کامل مسدّس مضمر موقوص

مستفعلن مفاعلن متفاعلن (دوبار)

گزری تمھاری چاہ میں مری زندگی
تم نے کبھی نگاہ کی نہ مری طرف

گزری تمھا (مستفعلن) رِچاہ میں (مفاعلن) مِرِ زندگی (متفاعلن)
تم نے کبھی (مستفعلن) نگاہ کی (مفاعلن) نَ مری طرف (متفاعلن)

OOO

بحرِ وافر

اردو کی حد تک یہ نامانوس بحر ہے اور اس کا استعمال بہت ہی کم کیا گیا ہے۔ وافر کا بنیادی رکن مفاعلتن ہے۔

وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (دو بار)

زمانے میں کوئی ایسا نہیں کہ جیسا وہ خوبرو ہے مرا
نہ ایسی ادا جہاں میں کہیں نہ ایسی حیا جہاں میں کہیں

زمانِ مِ کو (مفاعلتن) ءِ ایسَ نہیں (مفاعلتن) کِ جیسَ وُ خُو (مفاعلتن) برو ہَ مرا (مفاعلتن)/ نَ ایسِ ادا (مفاعلتن) جہاں مِ کہیں (مفاعلتن) نَ ایسِ حیا (مفاعلتن) جہاں مِ کہیں (مفاعلتن)

وافر مسدّس سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (دو بار)

خطا نہ کرے جہاں میں ہے کون ایسا بشر
کرے وہ معاف دل سے پکار لیجے اگر

بحرِ وافر

اردو کی حد تک یہ نامانوس بحر ہے اور اس کا استعمال بہت ہی کم کیا گیا ہے۔ وافر کا بنیادی رکن مفاعلتن ہے۔

وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (دو بار)

زمانے میں کوئی ایسا نہیں کہ جیسا وہ خوبرو ہے مرا
نہ ایسی ادا جہاں میں کہیں نہ ایسی حیا جہاں میں کہیں

زمانِ م کو (مفاعلتن) ءِ ایس نہیں (مفاعلتن) کِ جیس وُ خُو (مفاعلتن) برو ہَ مرا (مفاعلتن)/ نَ ایسِ ادا (مفاعلتن) جہاں مِ کہیں (مفاعلتن) نَ ایسِ حیا (مفاعلتن) جہاں مِ کہیں (مفاعلتن)

وافر مسدّس سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (دو بار)

خطا نہ کرے جہاں میں ہے کون ایسا بشر
کرے وہ معاف دل سے پکار لیجے اگر

خطا نَ کرے (مفاعلتن) جہاں م ہِ کو (مفاعلتن) نَ ایس بشر (مفاعلتن)
کرے وُ معا (مفاعلتن) فَ دل سِ پکا (مفاعلتن) رَ لیجِ اگر (مفاعلتن)

وافر مسدّس مقطوف

مفاعلتن مفاعلتن فعولن (دو بار)

جلاؤ مسرّتوں کے چراغ آؤ
لگاؤ گلے سبھی کو، گِلے مٹاؤ

جلاءُ مسَر (مفاعلتن) رَتوں کَ چِرا (مفاعلتن) غَ آؤ (فعولن)
لگاءُ گلے (مفاعلتن) سبھی کُ گِلے (مفاعلتن) مٹاؤ (فعولن)

وافر مربّع سالم

مفاعلتن مفاعلتن (دو بار)

نہ چاہا کبھی کسی کو صنم
تمھارے سوا تمھاری قسم

نَ چاہَ کبھی (مفاعلتن) کسی کُ صَنَم (مفاعلتن)
تمھا رِ سِوا (مفاعلتن) تمھا رِ قَسَم (مفاعلتن)

ooo

بحرِ متقارب

متقارب کا بنیادی رکن فعولن ہے۔ یہ اردو کی مقبول بحروں میں ہے۔ سالم آہنگ کے ساتھ ساتھ اس کے مزاحف آہنگوں میں اثلم اور مقبوض اوزان کا استعمال بکثرت کیا جاتا ہے۔ عروض وضرب اکثر محذوف ومقصور استعمال ہوتے ہیں۔

میر نے اس بحر کے ایک خاص وزن کو مثمن مضاعف (سولہ رکنی) کثرت سے استعمال کیا ہے۔ اس وزن کے بنیادی ارکان تو اثرم، مقبوض اور محذوف یا مقصور ہی ہیں، لیکن ان پر تخنیق کے عمل سے اس کی دو سو چھپّن (۲۵۶) شکلیں حاصل ہوتی ہیں، جو ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔

اس وزن سے ملتے جُلتے کئی ہندی آہنگ بھی ہمارے یہاں رائج ہیں، جن کی وجہ سے اکثر شعرا نے اس کے استعمال میں ٹھوکر کھائی ہے۔

متقارب مثمن سالم

فعولن فعولن فعولن فعولن (دو بار)

یہی وہ جگہ ہے جہاں ہم ملے تھے
یہیں آج مٹتی ہے میری جوانی

یہی وہ (فعولن) جگہ ہے (فعولن) جہاں ہم (فعولن) ملے تھے (فعولن)
یہیں آ (فعولن) ج مٹتی (فعولن) ہ میری (فعولن) جوانی (فعولن)
عروض میں سالم کی جگہ مسبّغ فعولان لانا بھی درست ہے۔
اسے مضاعف بھی استعمال کرتے ہیں۔

متقارب مثمن سالم مضاعف

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن (دوبار)

بہت راہ دیکھی ہے ہم نے تمھاری، بہت ہم نے فرقت میں آنسو پیے ہیں
تم آؤ کے اک روز پھر آس بن کر، اسی آس پر ہم تو برسوں جیے ہیں

بہت را (فعولن) ہ دیکھی (فعولن) ہ ہم نے (فعولن) تمھاری (فعولن) بہت ہم (فعولن)
نِ فرقت (فعولن) مِ آنسو (فعولن) پیے ہیں (فعولن)
تُما ؤ (فعولن) گِ اک رو (فعولن) زَ پھر آ (فعولن) سَ بن کر (فعولن) اسی آ (فعولن)
سَ پر ہم (فعولن) تُ برسوں (فعولن) جیے ہیں (فعولن)

متقارب مثمن محذوف/مقصور

فعولن فعولن فعولن فَعَل/فعول (دوبار)

محذوف کی مثال ۔

نہیں اس کا ثانی جہاں میں کوئی
ہمیں سب سے پیارا ہے اپنا وطن

نہیں اس (فعولن) کَ ثانی (فعولن) جہاں میں (فعولن) کُئی (فَعَل)
ہمیں سب (فعولن) سِ پیارا (فعولن) ہَ اپنا (فعولن) وطن (فَعَل)

مقصور کی مثال ۔

حسینوں سے خالی نہیں یہ جہان
مگر کوئی تجھ سا نہیں میری جان

حسینوں (فعولن) سِ خالی (فعولن) نہیں یہ (فعولن) جہان (فعول)

مگر کو (فعولن) ءِ تجھ سا (فعولن) نہیں مے (فعولن) رِجان (فعول)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف لانا درست ہے۔

متقارب مثمن اثلم مقبوض مخنق سالم الآخر

فعْلن فعولن فعْلن فعولن (دوبار)

رہتا ہے دل کو اکثر سکوں اب

اب یاد تیری آئے نہ آئے

رہتا (فعْلن) ہَ دل کو (فعولن) اکثر (فعْلن) سکوں اب (فعولن)

اب یا (فعْلن) دَ تیری (فعولن) آئے (فعْلن) نَ آئے (فعولن)

اس وزن کو اکثر غلطی سے اثلم یا اثلم سالم کہا جاتا ہے۔ یعنی حشو اول کو سالم اور دوم کو اثلم رکن تصور کیا جاتا ہے، جب کہ زحاف ثلم صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔ دراصل یہاں یہ ارکان بالترتیب مقبوض اور سالم ہیں، جن پر تخنیق کے عمل سے یہ صورت پیدا ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

فعْلن فعولُ فعولن فعولن

اثلم مقبوض سالم سالم

عملِ تخنیق

"ف" متحرک کی تسکین

فعولُ + فْ + عولن

فعولُف + عولن

فعْلن فعولن فعْلن فعولن

اثلم مقبوض مخنق سالم

یہ بحر بھی شکستہ ہے اور اس میں وقفہ لازم ہے۔

متقارب مسدّس سالم

فعولن فعولن فعولن (دوبار)

بہاتی رہیں اشک آنکھیں

گزرتی رہی شامِ فرقت

بہاتی (فعولن) رہیں اش (فعولن) ک آنکھیں (فعولن)

گزرتی (فعولن) رہی شا (فعولن) مِ فرقت (فعولن)

متقارب مسدّس محذوف/مقصور

فعولن فعولن فَعَل/فعول (دوبار)

وطن کے لیے جائے جان

یہی ہے مری آرزو

وطن کے (فعولن) لیے جا (فعولن) ءِ جان (فعول)

یہی ہے (فعولن) مری آ (فعولن) رزُو (فَعَل)

عروض مقصور اور ضرب محذوف ہے اور دونوں کا ایک شعر میں جمع کرنا جائز ہے۔

متقارب مربّع سالم

فعولن فعولن (دوبار)

چھلک آئیں آنکھیں

وہ جب یاد آئے

چھلک آ (فعولن) ءِ آنکھیں (فعولن)

وُ جب یا (فعولن) دَ آئے (فعولن)

متقارب مثمن اثرم مقبوض سالم الآخر/ مسبّغ

فعل فعول فعول فعولن/فعولان (دو بار)

اس وزن پر تخنیق کے عمل سے مندرجہ ذیل متبادل اوزان برآمد کیے جا سکتے ہیں:

اصل وزن:	(۱)	فعل	فعول	فعول	فعولن
		اثرم	مقبوض	مقبوض	سالم
متبادل اوزان:	(۲)	فعْلن	فعل	فعول	فعولن
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	سالم
	(۳)	فعل	فعولن	فعل	فعولن
		اثرم	مقبوض	مقبوض مخنق	سالم
	(۴)	فعل	فعول	فعولن	فعْلن
		اثرم	مقبوض	مقبوض	مخنق
	(۵)	فعْلن	فعْلن	فعل	فعولن
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	سالم
	(۶)	فعل	فعولن	فعْلن	فعْلن
		اثرم	مقبوض	مقبوض مخنق	مخنق
	(۷)	فعْلن	فعل	فعولن	فعْلن
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	مخنق
	(۸)	فعْلن	فعْلن	فعْلن	فعْلن
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	مخنق
اصل وزن:	(۹)	فعل	فعول	فعول	فعولان
		اثرم	مقبوض	مقبوض	مسبّغ
متبادل وزن:	(۱۰)	فعْلن	فعل	فعول	فعولان
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	مسبّغ

(۱۱) فعلُ فعولن فعلُ فعولان
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مسبّغ

(۱۲) فعلُ فعولُ فعولن فعْلان
اثرم مقبوض مقبوض مسبّغ مخنق

(۱۳) فعْلن فعْلن فعلُ فعولان
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مسبّغ

(۱۴) فعلُ فعولن فعْلن فعْلان
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مسبّغ مخنق

(۱۵) فعْلن فعلُ فعولن فعْلان
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مسبّغ مخنق

(۱۶) فعْلن فعْلن فعْلن فعْلان
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مسبّغ مخنق

متقارب مثمن اثرم مقبوض محذوف/مقصور

فعلُ فعولُ فعولُ فَعَل/فعول (دو بار)

اس وزن پر بھی تخنیق کے عمل سے مندرجہ ذیل متبادل اوزان برآمد کئے جا سکتے ہیں:

اصل وزن: (۱) فعلُ فعولُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض محذوف

متبادل اوزان: (۲) فعْلن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض محذوف

(۳) فعلُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق محذوف

	(۴)	فعل	فعول	فعولن	فع
		اثرم	مقبوض	مقبوض	محذوف مخنق
	(۵)	فعْلن	فعْلن	فعل	فَعَل
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	محذوف
	(۶)	فعل	فعولن	فعْلن	فع
		اثرم	مقبوض	مقبوض مخنق	محذوف مخنق
	(۷)	فعْلن	فعل	فعولن	فع
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	محذوف مخنق
	(۸)	فعْلن	فعْلن	فعْلن	فع
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	محذوف مخنق
اصل وزن:	(۹)	فعل	فعول	فعول	فعول
		اثرم	مقبوض	مقبوض	مقصور
متبادل وزن:	(۱۰)	فعْلن	فعل	فعول	فعول
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	مقصور
	(۱۱)	فعل	فعولن	فعل	فعول
		اثرم	مقبوض	مقبوض مخنق	مقصور
	(۱۲)	فعل	فعول	فعولن	فاع
		اثرم	مقبوض	مقبوض	مقصور مخنق
	(۱۳)	فعْلن	فعْلن	فعل	فعول
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	مقصور
	(۱۴)	فعل	فعولن	فعْلن	فاع
		اثرم	مقبوض	مقبوض مخنق	مقصور مخنق
	(۱۵)	فعْلن	فعل	فعولن	فاع
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض	مقصور مخنق
	(۱۶)	فعْلن	فعْلن	فعْلن	فاع
		اثرم	مقبوض مخنق	مقبوض مخنق	مقصور مخنق

متقارب مثمن اثرم مقبوض محذوف/مقصور مضاعف

(یا متقارب اثرم مقبوض محذوف/مقصور سولہ رکنی)

فعل فعول فعول فعول فعول فعول فعول فَعَل/فعول (دو بار)

اس وزن پر تخنیق کے عمل سے دو سو چھپن (۲۵۶) متبادل اوزان حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی:

بنیادی وزن

فعل فعول فعول فعول فعول فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

اس پر تخنیق کے عمل سے حاصل متبادل اوزان:

(الف) ایک رکن پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۲۔ فعلن فعل فعول فعول فعول فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۳۔ فعل فعولن فعل فعول فعول فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۴۔ فعل فعول فعولن فعل فعول فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۵۔ فعل فعول فعول فعولن فعل فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۶۔ فعل فعول فعول فعول فعولن فعل فعول فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۷۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۸۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

(ب) دوارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۹۔ فعلن فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۱۰۔ فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۱۱۔ فعلن فعلُ فعولُ فعولن فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۱۲۔ فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۱۳۔ فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۱۴۔ فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۱۵۔ فعلُ فعولن فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۱۶۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۱۷۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۱۸۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۱۹۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۲۰۔ فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۲۱۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۲۲۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۲۳۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۲۴۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۲۵۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۲۶۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۲۷۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۲۸۔ فعلن فعول فعول فعول فعولن فعلن فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۲۹۔ فعلن فعول فعول فعول فعول فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

(ج) تین ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۳۰۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعل فعول فعول فعول فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض ذق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف

۳۱۔ فعْلن فعْلن فعل فعولن فعل فعول فعول فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۳۲۔ فعْلن فعْلن فعل فعول فعولن فعل فعول فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۳۳۔ فعْلن فعْلن فعل فعول فعول فعولن فعل فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۳۴۔ فعْلن فعْلن فعل فعول فعول فعول فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۳۵۔ فعْلن فعل فعولن فعْلن فعل فعول فعول فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۳۶۔ فعْلن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعول فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۳۷۔ فعْلن فعل فعولن فعل فعول فعولن فعل فعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۳۸۔ فعْلن فعِل فعولن فعِل فعول فعول فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۳۹۔ فعْلن فعِل فعول فعولن فعْلن فعِل فعول فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۴۰۔ فعْلن فعِل فعول فعولن فعِل فعولن فعِل فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۴۱۔ فعْلن فعِل فعول فعولن فعِل فعول فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۴۲۔ فعْلن فعِل فعول فعول فعولن فعْلن فعِل فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۴۳۔ فعْلن فعِل فعول فعول فعولن فعِل فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۴۴۔ فعْلن فعِل فعول فعول فعول فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۴۵۔ فعِل فعولن فعْلن فعْلن فعِل فعول فعول فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۴۶۔ فعِل فعولن فعْلن فعِل فعولن فعِل فعول فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۴۷۔ فعِل فعولن فعْلن فعِل فعول فعولن فعِل فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۴۸۔ فعِل فعولن فعْلن فعِل فعول فعول فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۴۹۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فغلن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۵۰۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۵۱۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۵۲۔ فعلُ فعولن فعلُ . فعولُ فعولن فغلن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۵۳۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۵۴۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فغلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۵۵۔ فعلُ فعولُ فعولن فغلن فغلن فعلُ فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۵۶۔ فعلُ فعولُ فعولن فغلن فعلُ فعولن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۵۷۔ فعلُ فعولُ فعولن فغلن فعلُ فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۵۸۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فغلن فعلُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۵۹۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۶۰۔ فعل فعول فعولن فعل فعول فعولن فعلن فع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۶۱۔ فعل فعول فعول فعولن فعلن فعلن فعل فَعَل

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۶۲۔ فعل فعول فعول فعولن فعلن فعل فعولن فع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۶۳ فعل فعول فعول فعولن فعل فعولن فعلن فع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۶۴۔ فعل فعول فعول فعول فعولن فعلن فعلن فع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

(د) چار ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۶۵۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعول فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف

۶۶۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعولن فعل فعول فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۶۷۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعولن فعل فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۶۸۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعول فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۶۹۔ فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فعل فعول فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۷۰۔ فعلن فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۷۱۔ فعلن فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۷۲۔ فعلن فعلن فعلُ فعولُ فعولن فعلن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۷۳۔ فعلن فعلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۷۴۔ فعلن فعلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۷۵۔ فعلن فعلُ فعولن فعلن فعلن فعلُ فعولُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۷۶۔ فعلن فعلُ فعولن فعلن فعلُ فعولن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۷۷۔ فعلن فعلُ فعولن فعلن فعلُ فعولُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض. محذوف مخنق

۷۸۔ فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلن فعلُ فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۷۹۔ فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۸۰۔ فعلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۸۱۔ فعْلن فعِلن فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۸۲۔ فعْلن فعِلن فعولُ فعولن فعْلن فعِلن فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۸۳۔ فعْلن فعِلن فعولُ فعولن فعِلن فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۸۴۔ فعْلن فعِلن فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۸۵۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعولُ فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۸۶۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۸۷۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعِلن فعولُ فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۸۸۔ فعِلن فعولن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۸۹۔ فعِلن فعولن فعْلن فعِلن فعولن فعِلن فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۹۰۔ فعِلن فعولن فعْلن فعِلن فعولُ فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۹۱۔ فعِلن فعولن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۹۲۔ فعل فعولن فعل فعولن فعْلن فعل فعولن فع
اخرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۹۳۔ فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعْلن فع
اخرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۹۴۔ فعل فعولن فعل فعول فعولن فعْلن فعْلن فع
اخرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۹۵۔ فعل فعول فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعل فَعَل
اخرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۹۶۔ فعل فعول فعولن فعْلن فعْلن فعل فعولن فع
اخرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۹۷۔ فعل فعول فعولن فعْلن فعل فعولن فعْلن فع
اخرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۹۸ فعل فعول فعولن فعل فعولن فعْلن فعْلن فع
اخرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۹۹۔ فعل فعول فعول فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اخرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

(ہ) پانچ ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۰۰۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعل فعول فَعَل
اخرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف

۱۰۱۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعل فعولن فعل فَعَل
اخرم مقبوض مخنق .مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف

۱۰۲۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِل فعولُ فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض محذوف مخنق

۱۰۳۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعِل فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۱۰۴۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِل فعولن فعِل فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۱۰۵۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِل فعولُ فعولن فعْلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۰۶۔ فعْلن فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعْلن فعِل فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۱۰۷۔ فعْلن فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعِل فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۱۰۸۔ فعْلن فعْلن فعِل فعولن فعِل فعولن فعْلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۰۹۔ فعْلن فعْلن فعِل فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۰۔ فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعِل فَعَل

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۱۱۱۔ فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعْلن فعِل فعولن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۱۱۲۔ فعْلن فعِل فعولن فعْلن فعِل فعولن فعْلن فع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۳۔ فعْلن فعِلن فعولن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۴۔ فعْلن فعِلن فعول فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۵۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۱۱۶۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۱۱۷۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۸۔ فعِلن فعولن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۱۹۔ فعِلن فعولن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۲۰۔ فعِلن فعول فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

(و) چھے ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۲۱۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فَعَل
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف

۱۲۲۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض محذوف مخنق

۱۲۳۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۲۴۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۲۵۔ فعْلن فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۲۶۔ فعْلن فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

۱۲۷۔ فعِلن فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

(ز) سات ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۲۸۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق محذوف مخنق

اسی طرح دوسرے بنیادی وزن یعنی اثرم مقبوض مقصور سے ۱۲۸ متبادل اوزان حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ بنیادی وزن ہوگا:

فعِلن فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

اس پر تخنیق کے عمل سے حاصل متبادل اوزان:

(الف) ایک رکن پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۲۔ فعْلن فعِلن فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعولْ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۳۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۴۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۵۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۶۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۷۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعول

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۸۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

(ب) دو ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۹۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۱۰۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۱۱۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۱۲۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فَعول

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۱۳۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۱۴۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۱۵۔ فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۱۶۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۱۷۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۱۸۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۱۹۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۲۰۔ فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۲۱۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۲۲۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۲۳۔ فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۲۴۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۲۵۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فَعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۲۶۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۲۷۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فُعول
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۲۸۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۲۹۔ فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

(ج) تین ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۳۰۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض دنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور

۳۱۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۳۲۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۳۳۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۳۴۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۳۵۔ فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۳۶۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۳۷۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۳۸۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۳۹۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۴۰۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۴۱۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۴۲۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۴۳۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۴۴۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۴۵۔ فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۴۶۔ فعلُ فعولن فعْلن فعْلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۴۷۔ فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۴۸۔ فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۴۹۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۵۰۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۵۱۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۵۲۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۵۳۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۵۴۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فاع

اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۵۵۔ فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۵۶۔ فعل فعول فعولن فعْلن فعل فعولن فعل فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۵۷۔ فعل فعول فعولن فعْلن فعل فعول فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۵۸۔ فعل فعول فعولن فعل فعولن فعْلن فعل فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۵۹۔ فعل فعول فعولن فعل فعولن فعل فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۶۰۔ فعل فعول فعولن فعل فعول فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۶۱۔ فعل فعول فعول فعولن فعْلن فعْلن فعل فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۶۲۔ فعل فعول فعول فعولن فعْلن فعل فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۶۳ فعل فعول فعول فعولن فعل فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۶۴۔ فعل فعول فعول فعول فعولن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

(د) چار ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۶۵۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعل فعول فعول فعولْ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور

۶۶۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِلُ فعولن فعِلُ فعولُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۶۷۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولن فعِلُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۶۸۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۶۹۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعولن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۷۰۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعْلن فعِلُ فعولن فعِلُ فعولُ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۷۱۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعولن فعِلُ فعولُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۷۲۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولن فعْلن فعِلُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۷۳۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولن فعِلُ فعولن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۷۴۔ فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فاع

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۷۵۔ فعْلن فعِلُ فعولن فعْلن فعْلن فعِلُ فعولُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۷۶۔ فعْلن فعِلُ فعولن فعْلن فعِلُ فعولن فعِلُ فعولْ

اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۷۷۔ فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۷۸۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعْلن فعلُ فعولْ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۷۹۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۸۰۔ فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۸۱۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فعلُ فعولْ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۸۲۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعلُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۸۳۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فعلُ فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۸۴۔ فعْلن فعلُ فعولُ فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۸۵۔ فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۸۶۔ فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فعلُ فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۸۷۔ فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۸۸۔ فعلن فعولن فعْلن فعلن فعولن فعْلن فعلن فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۸۹۔ فعلن فعولن فعْلن فعلن فعولن فعلن فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۹۰۔ فعلن فعولن فعْلن فعلن فعولن فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۹۱۔ فعلن فعولن فعلن فعولن فعْلن فعْلن فعلن فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۹۲۔ فعلن فعولن فعلن فعولن فعْلن فعلن فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۹۳۔ فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۹۴۔ فعلن فعولن فعلن فعولن فعولن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۹۵۔ فعلن فعولْ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعلن فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۹۶۔ فعلن فعولْ فعولن فعْلن فعْلن فعلن فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۹۷۔ فعلن فعولْ فعولن فعْلن فعلن فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۹۸ فعلن فعولْ فعولن فعلن فعولن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۹۹۔ فعل فعول فعول فعولن فعلن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

(ہ) پانچ ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۰۰۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور

۱۰۱۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعل فعولن فعل فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور

۱۰۲۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقصور مخنق

۱۰۳۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فعل فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۱۰۴۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعولن فعل فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۱۰۵۔ فعلن فعلن فعلن فعل فعول فعولن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۰۶۔ فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فعلن فعل فعول
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۱۰۷۔ فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فعل فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۱۰۸۔ فعلن فعلن فعل فعولن فعل فعولن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۰۹۔ فعلن فعلن فعِل فعول فعولن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۰۔ فعلن فعِل فعولن فعلن فعلن فعلن فعِل فعولْ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۱۱۱۔ فعلن فعِل فعولن فعلن فعلن فعِل فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۱۱۲۔ فعلن فعِل فعولن فعلن فعِل فعولن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۳۔ فعلن فعِل فعولن فعِل فعولن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۴۔ فعلن فعِل فعول فعولن فعلن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۵۔ فعِل فعولن فعلن فعلن فعلن فعلن فعِل فعولْ
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۱۱۶۔ فعِل فعولن فعلن فعلن فعلن فعِل فعولن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۱۱۷۔ فعِل فعولن فعلن فعلن فعِل فعولن فعلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۸۔ فعِل فعولن فعلن فعِل فعولن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۱۹۔ فعِل فعولن فعِل فعولن فعلن فعلن فعلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۲۰۔ فعلُ فعولُ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

(و) چھے ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۲۱۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولُ
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور

۱۲۲۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقصور مخنق

۱۲۳۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۲۴۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۲۵۔ فعْلن فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۲۶۔ فعْلن فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

۱۲۷۔ فعلُ فعولن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

(ز) سات ارکان پر تخنیق سے حاصل متبادل اوزان

۱۲۸۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقبوض مخنق مقصور مخنق

اس طرح ہمیں اس ایک وزن کے کل دو سو چھپن (۲۵۶) متبادل اوزان حاصل ہوتے ہیں، جن میں فعلُ، فعولُ، فعولن، فعْلن، فَعَل، فعُولُ، فع اور فاع آٹھ ارکان مختلف ترتیبوں کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے نصف (یعنی ۱۲۸ اوزان) ایسے ہیں جن میں چوتھا رکن متحرک الآخر ہیں یعنی فعلُ یا فعولُ اور نصف (یعنی ۱۲۸ اوزان) ایسے ہیں جن میں چوتھا رکن ساکن الآخر ہیں یعنی فعْلن یا فعولن۔ پہلی صورت والے ارکان کے مقابلے میں دوسری صورت والے ارکان زیادہ مطبوع ہیں۔ کیوں کہ ہماری شاعری کا مزاج یہ ہے کہ ہم سولہ رکنی اوزان میں ہر چار رکن کے بعد ایک وقفہ چاہتے ہیں اور اس کے لیے رکن کا ساکن الآخر ہونا لازمی ہے۔ ان دو سو چھپن ترتیبوں کو یاد رکھنا یقیناً مشکل کام ہے۔ لیکن اگر آپ مندرجہ ذیل چند نکات کو ذہن نشیں کر لیں تو اس وزن میں آپ سے چوک نہیں ہوگی۔

(۱) صدر و ابتدا میں ہمیشہ فعْلن یا فعلُ ہی آئے گا۔
(۲) عروض و ضرب میں ہمیشہ فَعَل، فَعول، فع یا فاع میں سے کوئی آئے گا۔
(۳) فَعَل، فعول، فع اور فاع عروض و ضرب کے علاوہ کہیں اور نہیں آئیں گے۔
(۴) حشو میں فعْلن، فعلُ، فعولُ اور فعولن میں سے ہی کوئی آئے گا۔
(۵) حشو میں فعْلن کے بعد ہمیشہ یا تو دوبارہ فعْلن ہی آئے گا یا پھر فعلُ آئے گا۔
(۶) حشو میں فعلُ کے بعد ہمیشہ فعولُ یا فعولن میں سے کوئی آئے گا۔
(۷) حشو میں فعولُ کے بعد یا تو دوبارہ فعولُ آئے گا یا پھر فعولن آئے گا۔
(۸) حشو میں فعولن کے بعد ہمیشہ فعْلن یا فعلُ میں سے کوئی آئے گا۔
(۹) عروض و ضرب میں اگر فَعَل یا فَعول میں سے کوئی ہے، تو اس سے پہلے کے حشو میں ہمیشہ فعلُ یا فعولُ میں سے کوئی ہوگا، فعْلن یا فعولن کبھی نہیں ہوگا۔
(۱۰) عروض و ضرب میں اگر فع یا فاع میں سے کوئی ہے، تو اس سے پہلے کے حشو میں ہمیشہ فعْلن یا فعولن میں سے کوئی ہوگا، فعلُ یا فعولُ کبھی نہیں ہوگا۔

آپ سلیبلس (Syllables) سے واقف ہیں، اس لیے آپ اسے اور آسانی سے یاد رکھ سکتے ہیں۔ بس اتنا یاد رکھیے کہ ہر مصرعہ فعلُ یا فعْلن سے شروع ہوگا اور پھر اس کے بعد یہ اصول رہے گا کہ اگر رکن دوحرفی سلیبل پر ختم ہوتا ہے تو اگلا رکن دو حرفی سلیبل سے شروع ہوگا اور رکن یک حرفی سلیبل پر ختم ہوتا ہے تو اگلا رکن یک حرفی سلیبل سے شروع ہوگا۔ عروض وضرب میں ہمیشہ فَعَل، فعولُ، فع اور فاع میں سے ہی کوئی آئے گا۔

شمس الرحمٰن فاروقی نے اس وزن کے لیے بحرِ میرؔ کا نام تجویز کیا ہے، کیوں کہ میرؔ نے اس کو کثرت سے استعمال کیا ہے، لیکن انھوں نے اس میں بعض دیگر اوزان کے خلط کو بھی جائز قرار دیا ہے، جو قطعی درست نہیں اور عروض کے مسلّم اصولوں کے خلاف ہے۔ اس سلسلے میں ملاحظہ کیجیے راقم کا مضمون ''کچھ بحرِ میرؔ کے بارے میں مشمولہ مفروضاتِ عروض وقافیہ''۔

اوراب بحرِ میر کی مثال ؎

میرؔ کے جیسے کہنے والے اَب اس دور میں کیا ہوں گے
میرے لیے کیا کم ہے عارفؔ! بحرِ میرؔ میں کہتا ہے

میر(فعلُ) کِ جیسے(فعولن) کہنے(فعْلن) والے(فعْلن) اب اس (فعْلن) دَور(فعلُ) مِ کیا ہوں(فعولن) گے(فع)/ میرِ (فعلُ) لیے کیا(فعولن) کم ہے(فعْلن) عارف(فعْلن) بحرے(فعْلن) میر(فعلُ) مِ کہتا(فعولن) ہوں(فع)

ooo

بحرِ متدارک

متدارک کا بنیادی رکن فاعلن ہے۔سالم کے ساتھ ساتھ اس کے مزاحف آہنگوں میں مخبون اور مخبون مسکّن زیادہ رائج ہیں۔اس کے کئی آہنگ متقارب کے آہنگوں سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ان کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (دو بار)

میں پرندہ تو اونچی اُڑانوں کا تھا
بخت نے نوچ ڈالے مرے بال و پر

میں پرن (فاعلن) دہ تُ اون (فاعلن) چی اڑا (فاعلن) نوں کَ تھا (فاعلن)
بخت نے (فاعلن) نوچ ڈا (فاعلن) لے مرے (فاعلن) بال پر (فاعلن)

اس وزن کو اکثر مضاعف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

متدارک مثمن سالم مضاعف (یا متدارک سالم سولہ رکنی)

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (دو بار)

حیثیت کا مجھے اپنی احساس ہے، ہاں فقط ایک کمزور تنکا ہوں میں
پھر بھی کیا جانے کیوں مجھ سے خائف ہیں وہ، دشمنوں کی نظر میں کھٹکتا ہوں میں

حیثیت (فاعلن) کا مجھے (فاعلن) اپنِ اح (فاعلن) ساس ہے (فاعلن) ہاں فقط (فاعلن) ایک کم (فاعلن) زورتِن (فاعلن) کاہُ میں (فاعلن)
پھر بھِ کیا (فاعلن) جانِ کیوں (فاعلن) مجھ سِ خا (فاعلن) اِف ہَ وہ (فاعلن) دشمنوں (فاعلن) کی نظر (فاعلن) میں کھٹک (فاعلن) تاہُ میں (فاعلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

متدارک مثمن محذوذ

فاعلن فاعلن فاعلن فع (دوبار)

نرم بستر پہ بے خواب تھا کل
آج سوتا ہے جو پتھروں پر

نرم بس (فاعلن) ترپِ بے (فاعلن) خواب تھا (فاعلن) کل (فع)
آج سو (فاعلن) تاہَ جو (فاعلن) پتھر وں (فاعلن) پر (فع)۔

یہ وزن بھی اکثر مضاعف استعمال کیا جاتا ہے۔

متدارک مثمن محذوذ مضاعف

فاعلن فاعلن فاعلن فع فاعلن فاعلن فاعلن فع (دوبار)

میرا وعدہ ہے تجھ سے یہ ہمدم، آندھیاں آئیں طوفان آئیں
زندگی کی ڈگر میں سدا میں، ساتھ تیرا نبھاتا رہوں گا

میرَ وَعْ (فاعلن) دَہ ہَ تجھ (فاعلن) سے یِ ہم (فاعلن) دَم (فع) آندھیاں (فاعلن) آءِ طو (فاعلن) فانَ آ (فاعلن) اِیں (فع) / زندگی (فاعلن) کی ڈگر (فاعلن) میں سدا (فاعلن) میں (فع) ساتھ تے (فاعلن) رانبھا (فاعلن) تارہوں (فاعلن) گا (فع)

سبھی مضاعف اوزان کی طرح یہ وزن بھی شکستہ ہے۔

متدارک مثمن مخبون

فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن (دوبار)

تجھے چاہ کے چاہا کسی کو نہ پھر
تجھے دیکھ کے دیکھا کسی کو نہ پھر

تجھِ چا (فَعِلن) ہَ کِ چا (فَعِلن) ہَ کسی (فَعِلن) کَ نَ پھر (فَعِلن)
تجھِ دے (فَعِلن) کھَ کَ دے (فَعِلن) کھ کسی (فَعِلن) کَ نَ پھر (فَعِلن)

متدارک مثمن مخبون مسکّن

فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن (دوبار)

رہ جاتا پُردَہ اُلفت کا!
پلکوں نے چھلکائے آنسو

رہ جا (فعْلن) تا پر (فعْلن) دَہ ال (فعْلن) فت کا (فعْلن)
پلکوں (فعْلن) نے چھل (فعْلن) کائے (فعْلن) آنسو (فعْلن)

ایک ہی شعر میں کچھ ارکان مخبون اور کچھ مخبون مسکّن لانا جائز ہے۔

یہ وزن بھی اکثر مضاعف استعمال کیا جاتا ہے۔

متدارک مثمن مخبون/مخبون مسکّن مضاعف

فعْلن/فَعِلن ایک مصرعہ میں آٹھ بار۔ شعر میں سولہ بار

جب دیس میں کوئی اپنا تھا ، پردیس میں کب جی لگتا تھا
اب کس کے لیے گھر یاد آئے اور دیس کو جاؤں کس کے لیے؟

جب دے (فعْلن) سَ مِ کو (فَعِلن) ای اَپ (فعْلن) نا تھا (فعْلن) پردے (فعْلن)
سَ مِ کب (فَعِلن) جی لگ (فعْلن) تا تھا (فعْلن)

اب کس (فعْلن) کِ لیے (فَعِلن) گھر یا (فعْلن) دائے (فعْلن) اُردے (فعْلن)
سَن کے جا (فَعِلن) اوں کس (فعْلن) کِ لیے (فَعِلن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

متدارک مثمن مخبون مسکّن محذود

فعْلن فعْلن فعْلن فع (دوبار)

مجھ میں بس تو ہی تو ہے
میں تیرا آئینہ ہوں

مجھ میں (فعْلن) بس تو (فعْلن) ہی تو (فعْلن) ہے (فع)
میں نے (فعْلن) را آ (فعْلن) اِینہ (فعْلن) ہوں (فع)

یہ وزن بھی مضاعف استعمال ہوتا ہے۔

متدارک مثمن مخبون مسکّن محذوذ مضاعف

فعْلن فعْلن فعْلن فع فعْلن فعْلن فعْلن فع (دوبار)

تجھ بن گھر کا ہر گوشہ سونا سونا لگتا ہے
اپنا گھر بھی اب مجھ کو، بیگانہ سا لگتا ہے

تجھ بن (فعْلن) گھر کا (فعْلن) ہر گو (فعْلن) شہ (فع) سونا ((فعْلن) سونا (فعْلن)
لگتا (فعْلن) ہے (فع)
اپنا (فعْلن) گھر بھی (فعْلن) اَب مجھ (فعْلن) کو (فع) بے گا (فعْلن) نہ سا (فعْلن)
لگتا (فعْلن) ہے (فع)

یہ وزن بھی شکستہ ہے۔

متدارک مسدّس سالم

فاعلن فاعلن فاعلن (دو بار)

ہم بھٹکتے رہے کو بہ کو
اس کو پانے کی تھی آرزو

ہم بھٹک (فاعلن) تے رہے (فاعلن) کو بکو (فاعلن)
اس کُپا (فاعلن) نے کِ تھی (فاعلن) آرزو (فاعلن)

متدارک مربّع سالم

فاعلن فاعلن (دو بار)

اے مرے ہم نشیں
کوئی تجھ سا نہیں!

اے مرے (فاعلن) ہم نشیں (فاعلن)
کو ءِ تجھ (فاعلن) سا نہیں (فاعلن)

000

بحرِ مضارع

مضارع اردو کی مقبول ترین بحروں میں ہے۔اس کے بنیادی ارکان ہیں: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ۔ اس کا سالم وزن اردو میں مستعمل نہیں لیکن بعض مزاحف آہنگ بہت مقبول ہیں۔ مزاحف آہنگوں میں اخرب اور مکفوف ارکان زیادہ مستعمل ہیں۔عروض وضرب عموماً محذوف یا مقصور استعمال کیے جاتے ہیں۔

مضارع کا وزن مثمن اخربُ مکفوف محذوف/ مقصور (مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن/ فاع لان) اردو کے مقبول ترین اوزان میں سے ایک ہے۔

مضارع مثمن اخرب مکفوف سالم الآخر

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لاتن (دو بار)

میں وقت کے غبار میں کھو جاؤں گا کسی دن

زندہ رہو گے تم تو مری شاعری میں لیکن

میں وقت (مفعولُ) کے غبار (فاع لاتُ) مِ کھو جاءُ (مفاعیلُ) گا کسی دن (فاع لاتن)

زندہ رَ (مفعولُ) ہوگِ تم تُ (فاع لاتُ) مری شاعِ (مفاعیلُ) ری مِ لیکن (فاع لاتن)

عروض سالم کی جگہ مسبّغ لانا بھی جائز ہے۔

اس وزن پر تخنیق کے عمل سے ایک بے حد خوش آہنگ وزن برآمد ہوتا ہے:

مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن (دوبار)

مضارع مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق سالم الآخر/مسبّغ

مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن/ فاع لیّان (دوبار)

سالم الآخر کی مثال ؎

وہ چند ساعتیں ہی حاصل ہیں زندگی کا
وہ چند ساعتیں جو گزری تھیں ساتھ تیرے

وہ چند (مفعولُ) ساعتیں ہی (فاع لاتن) حاصل ہَ (مفعولُ) زندگی کا (فاع لاتن)

وہ چند (مفعولُ) ساعتیں جو (فاع لاتن) گزری تھِ (مفعولُ) ساتھ تیرے (فاع لاتن)

عروض میں سالم رکن کی جگہ مسبّغ رکن (فاع لیّان) بھی لایا جا سکتا ہے۔

مسبّغ کی مثال:

اگر اسی شعر کو اس طرح کر دیا جائے ؎

وہ چند ساعتیں ہی حاصل ہیں زندگی کا
وہ چند ساعتیں جو گزریں تمھارے ہمراہ

تو یہ مضارع مثمن اخرب مکفوف مخنق مسبّغ میں کہا جائے گا کیوں کہ اس کے ضرب میں سالم (فاع لاتن) کے بجائے مسبّغ (فاع لیّان) آیا ہے۔

وہ چند (مفعولُ) ساعتیں جو (فاع لاتن) گزریں تُ (مفعولُ) مھارِ ہمراہ (فاع لیّان)

یہ بحر بھی شکستہ ہے اور اس میں وقفہ آتا ہے۔

اس وزن کو اکثر غلطی سے صرف مضارع مثمن اخرب (یا اخرب سالم) کہا جاتا ہے، یعنی یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا حشو اول (فاع لاتن) سالم اور حشو دوم (مفعولُ) اخرب ہے۔ جب کہ رکن اخرب حشو میں آ ہی نہیں سکتا، کیوں کہ زحاف خرب صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔ دراصل یہ دونوں مکفوف ارکان ہیں، جن پر تخنیق کے عمل سے یہ صورت ہوئی ہے۔ ملاحظہ کیجئے یہ عمل:

مفعولُ	فاع لاتُ	مفاعیلُ	فاع لاتن/ فاع لیان
اخرب	مکفوف	مکفوف	سالم / مسبغ

عمل تخنیق

(''م'' متحرک کا سکون) فاع لاتُ + م + فاعیلُ

فاع لاتم + فاعیلُ

مفعولُ	فاع لاتن	مفعولُ	فاع لاتن/ فاع لیان
اخرب	مکفوف	مکفوف مخنق	سالم / مسبغ

مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف/ مقصور

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن/ فاع لان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

دیوالی اب کے آئی کئی بار سال میں
لیکن دھواں زیادہ تھا کچھ روشنی بھی تھی

دیوالِ (مفعولُ) اب کِ آءِ (فاع لاتُ) کئی بار (مفاعیلُ) سال میں (فاع لن)
لیکن دُھ (مفعولُ) واں زیادَ (فاع لاتُ) تَھ کچھ روش (مفاعیلُ) نی بھ تھی (فاع لن)

مقصور کی مثال ؎

وہ میرے بھائی ہیں میں انھیں کیسے چھوڑ دوں
اہلِ وطن جلا دیں مرا گھر خوشی کے ساتھ

وہ میرِ (مفعول) بھاءِ ہیں مَ (فاع لات) انھیں کیسِ (مفاعیل) چھوڑ دوں (فاع لن)
اَ ہلے وَ (مفعول) طن جلادِ (فاع لات) مرا گھر خُ (مفاعیل) شی کِ ساتھ (فاع لان)

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف (جیسا کہ مقصور کی مثال میں پیش کیے گئے شعر میں ہے) لانا جائز ہے۔

اس وزن پر تخنیق کے عمل سے یہ وزن برآمد ہوتا ہے:

مضارع مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق محذوف/مقصور

مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن/ فاع لان (دو بار)

مقصور کی مثال ؎

میں جس کو اپنا محسن کہتا رہا وہ شخص
پچھلے فساد میں تھا اک اجنبی کے ساتھ

میں جس کُ (مفعول) اپنَ محسن (فاع لاتن) کہتا رَ (مفعول) ہا وُشخص (فاع لان)
پچھلے فَ (مفعول) ساد میں تھا (فاع لاتن) اک اجنَ (مفعول) بی کِ ساتھ (فاع لان)

محذوف کی مثال ؎

یہ زندگی بھی کیا ہے، کچھ بھی پتا نہیں
جیسے کوئی پہیلی ، جس کا سرا نہیں

یہ زندَ (مفعول) گی بھِ کیا ہے (فاع لاتن) کچھ بھی پَ (مفعول) تا نہیں (فاع لن)
جیسے کُ (مفعول) اِی پہیلی (فاع لاتن) جس کا سِ (مفعول) را نہیں (فاع لن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے اور اس کے درمیان وقفہ آتا ہے۔

غلطی سے اس وزن کو عموماً اخرب محذوف/ مقصور کہا جاتا ہے یعنی حشو اول کو سالم اور حشو دوم کو اخرب تصور کیا جاتا ہے، جو غلط ہے کیوں کہ رکن اخرب حشو میں لایا نہیں جا سکتا۔ دراصل یہ دنوں ارکان مکفوف ہیں، جن پر تخنیق کا عمل ہوا ہے:

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن/ فاعلان
اخرب مکفوف مکفوف محذوف/ مقصور

عملِ تخنیق

(''م'' متحرک کا سکون) فاعلاتُ + م + فاعیلُ
فاعلاتم + فاعیلُ

مفعولُ فاعلاتن مفعولُ فاعلن/ فاعلان
اخرب مکفوف مکفوف مخنق محذوف/ مقصور

مضارع مثمن مکفوف محذوف/ مقصور

مفاعیلُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن/ فاعلان (دوبار)

محذوف کی مثال ۔

جسے جان سے زیادہ کبھی تھا عزیز میں
وہ کل راہ میں ملا تو مجھے اجنبی لگا

جسے جان (مفاعیلُ) سے زیادَ (فاعلاتُ) کبھی تھا عَ (مفاعیلُ) زیز میں (فاعلن)
وُکل راہ (مفاعیلُ) میں ملا تُ (فاع لاتُ) مجھے اَجنَ (مفاعیلُ) بی لگا (فاعلن)

مضارع مثمن اخرم مکفوف مخنق مسبّغ

مفعولن فاعلاتن مفعولن فاعلیان (دوبار)

یہ دنیا کا تماشا دو دن کا کھیل ہے یار۔
جب آنکھیں بند ہوں گی پھر کچھ بھی تو نہیں پاس

یہ دنیا (مفعولن) کا تماشا (فاع لاتن) دو دن کا (مفعولن) کھیل ہے یار (فاع لیّان)
جب آنکھیں (مفعولن) بند ہوں گی (فاع لاتن) پھر کچھ بھی (مفعولن) تو نہیں پاس (فاع لیّان)
اس وزن کو ملّا غیاث الدین نے غلطی سے مضارع مثمن اخرب مسبّغ لکھا ہے۔

مضارع مسدّس اخرب مکفوف

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلن (دوبار)

آجاؤ اب نہیں ہے ذرا طاقت
جیتا ہوں اس امید پہ تم آؤ

آجاءُ (مفعولُ) اب نہیں ہَ (فاع لاتُ) ذرا طاقت (مفاعیلن)
جیتاہُ (مفعولُ) اس امید (فاع لاتُ) پَ تم آؤ (مفاعیلن)
اس وزن پر تخنیق سے مندرجہ ذیل وزن برآمد ہوتا ہے:

مضارع مسدس اخرب مکفوف مخنق

مفعولُ فاع لاتن مفعولن (دوبار)

وہ یار میرا خوش رو ایسا ہے
تاروں میں ماہِ کامل جیسا ہے

وہ یار (مفعولُ) میرَ خوش رو (فاع لاتن) ایسا ہے (مفعولن)
تاروں مِ (مفعولُ) ماہ کامل (فاع لاتن) جیسا ہے (مفعولن)

مضارع مسدّس اخرب مکفوف محذوف/مقصور

مفعولُ فاع لاتُ فعولن/فعولان (دوبار)

محذوف کی مثال ؎

غیروں پہ تو کرم کیا اکثر
میرے ہی گھر نہ آئے کبھی تم

غیروں پَ (مفعول) تو کرم کِ (فاع لاتُ) ہی اکثر (فعولن)
میرے ہِ (مفعول) گھر نَ آءِ (فاع لاتُ) کبھی تم (فعولن)
اس وزن پر تخنیق کے عمل سے مندرجہ ذیل وزن برآمد کیا جا سکتا ہے۔

مضارع مسدّس اخرب مکفوف محذوف مخنق

مفعول فاع لاتن فعْلن/فعْلان (دوبار)

محذوف کی مثال ۔

آئے جو یاد تیری جاناں
اٹھتا ہے دل میں میرے طوفاں

آئے جُ (مفعول) یاد تیری (فاع لاتن) جاناں (فعْلن)
اُٹھتاہَ (مفعول) دل مِ میرے (فاع لاتن) طوفاں (فعْلن)

مقصور کی مثال ۔

اے ماہ اب تو آجا اک بار
دیدار اب کراجا اک بار

اے ماہ (مفعول) اب تُ آجا (فاع لاتن) اک بار (فعْلان)
دیدار (مفعول) اب کراجا (فاع لاتن) اِک بار (فعلان)

مضارع مسدّس اخرب مکفوف مجبوب/ اہتم

مفعول فاع لاتُ فعَل/فعول (دوبار)

آجاؤ اب نہ دیر کرو
چلنے کو کارواں ہے بس اب

آجاؤ (مفعول) اب نَ دیر (فاع لاتُ) کرو (فَعَل)
چلنے کُ (مفعول) کارواں ہَ (فاع لاتُ) بَسب (فَعَل)

مضارع مسدّس مکفوف محذوف/مقصور

مفاعیلُ فاع لاتُ فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

گزارے تھے ساتھ تیرے جو کچھ دن
وہی میری زندگی کا ہیں حاصل

گزارے تھ (مفاعیلُ) ساتھ تیرِ (فاع لاتُ) جُ کچھ دن (فعولن)
وہی میرِ (مفاعیلُ) زندگی کَ (فاع لاتُ) ہَ حاصل (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

تو آیا نہ انتظار ہوا ختم
گئی عمر دیکھتے ہی تری راہ

تُ آیا نَ (مفاعیلُ) انتظار (فاع لاتُ) ہوا ختم (فعولان)
گئی عمر (مفاعیلُ) دیکھتے ہِ (فاع لاتُ) تری راہ (فعولان)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف لانا جائز ہے۔

مضارع مسدّس مقبوض

مفاعلن فاع لاتن مفاعلن (دو بار)

نہ جا نہ جا جانِ جاں چھوڑ کر مجھے
لبوں پہ ہے میری جاں کچھ تو رحم کر

نَ جا نَ جا (مفاعلن) جانِ جاں چھو (فاع لاتن) ڑ کر مجھے (مفاعلن)
لبوں پَ ہے (مفاعلن) میرِ جاں کچھ (فاع لاتن) تُ رحم کر (مفاعلن)

ooo

بحرِ مجتث

بحر مجتث کے بنیادی ارکان ہیں مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ اس کا سالم وزن اردو میں مستعمل نہیں۔ مزاحف آہنگوں میں مخبون ارکان کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک وزن مثمن مخبون محذوف/ مقصور/ محذوف مسکّن/ مقصور مسکّن (مفاع لن فعِلاتن مفاع لن فَعِلن/ فعِلان/ فعْلن/ فعْلان) اردو میں کافی مقبول ہے۔

مجتث مثمن مخبون

مفاع لن فعِلاتن مفاع لن فعِلاتن (دو بار)

ہمارے دور میں یارو نہ کوئی میرؔ نہ غالبؔ

ہمارے دور میں عارفؔ سا بے زبان بہت ہے

ہمارِ دو (مفاع لن) رَ مِ یارو (فعِلاتن) نَ کو ءِ می (مفاع لن) رَ نَ غالب (فَعِلاتن)

ہمارِ دو (مفاع لن) رَ مِ عارف (فعِلاتن) سَ بے زبا (مفاع لن) نَ بہت ہے (فَعِلاتن)

یہ وزن بھی شکستہ ہے۔

مجتث مثمن مخبون محذوف/مقصور/محذوف مسکّن/مقصور مسکّن

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن/فَعِلان/فعْلن/فعْلان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

روایتیں بھی ضروری ہیں جدّتوں کے لیے
زمیں پہ پیر جمے ہوں تو آسماں ہیں بہت

روایتیں (مفاعلن) بھِ ضروری (فَعِلاتن) ہٕ جدّتوں (مفاعلن) کِ لیے (فَعِلن)
زمیں پَ پے (مفاعلن) رَ جمے ہوں (فَعِلاتن) تُ آسماں (مفاعلن) ہٕ بہت (فَعِلن)

مقصور کی مثال ؎

جھلستے تپتے ہوئے زندگی کے صحرا میں
تمھاری یاد کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں مرے ساتھ

جھلستِ تپ (مفاعلن) تِ ہوئے زِن (فَعِلاتن) دَگی کِ صح (مفاعلن) را میں (فعْلن)
تمھارِ یا (مفاعلن) دَ کی ٹھنڈی (فَعِلاتن) ہواءِ ہیں (مفاعلن) مِرِ ساتھ (فَعِلان)

محذوف مسکّن کی مثال ؎

جو مجھ کو لوٹ کے جاتا ہے بھائی ہے میرا
وہ کوئی غیر نہیں ہے وہ میرا اپنا ہے

جُ مجھ کُ لو (مفاعلن) ٹَ کِ جاتا (فَعِلاتن) ہٕ بھاءِ ہے (مفاعلن) میرا (فعْلن)
وُ کوءِ غے (مفاعلن) رَ نہیں ہے (فَعِلاتن) وُ میرَ اَپ (مفاعلن) نا ہے (فعْلن)

مجتث مثمن مخبون مجحوف/مدروس

مفاعلن فَعِلاتن مفاعلن فع/فاع (دو بار)

مجحوف کی مثال ؎

قناعتوں کی جگہ اشتہار نے لی !
ہمارے دور میں کیا خودنمائیاں ہیں

قناعتوں (مفاعلن) کِ جگہ اش (فَعِلاتن) تہارنے (مفاعلن) لی (فع)
ہمارِدو (مفاعلن) رَمِ کیا خود (فَعِلاتن) نمائیاں (مفاعلن) ہیں (فع)
مدروس کی مثال ـ

قناعتوں کی جگہ اشتہار ہیں آج
ہمارے دور میں ہیں خود نمائیاں یار

قناعتوں (مفاعلن) کِ جگہ اش (فَعِلاتن) تہار ہیں (مفاعلن) آج (فاع)
ہمارِدو (مفاعلن) رَمِ ہیں خود (فَعِلاتن) نمائیاں (مفاعلن) یار (فاع)

مجتث مثمن مخبون

مفاعلن فَعِلاتن فَعِلاتن (دوبار)

تری نگاہوں نے دل کو مرے لوٹا
کیا اسیر مجھے زلفوں نے تیری

تری نگا (مفاعلن) ہَ نِ دل کو (فَعِلاتن) مِرِ لوٹا (فَعِلاتن)
کیا اَسی (مفاعلن) رَ مجھے زُل (فَعِلاتن) فُ نِ تیری (فَعِلاتن)

مجتث مربّع مخبون

مفاعلن فَعِلاتن (دوبار)

تمھارے ہجر کی شب میں
چراغ دل کا جَلایا

تمھارِ ہج (مفاعلن) رَ کِ شب میں (فَعِلاتن)
چراغ دل (مفاعلن) کَ جلایا (فَعَلاتن)

عروض میں مخبون کی جگہ مخبون مذال بھی لا سکتے ہیں۔

OOO

بحرِ منسرح

بحرِ منسرح کے بنیادی ارکان ہیں مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ۔ اس کا سالم وزن اردو میں مستعمل نہیں ہے، مزاحف آہنگ بھی بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

منسرح مثمن مطوی موقوف/مکسوف

مفتَعِلن فاعلاتُ مفتَعِلن فاعلان/ فاعلن (دو بار)

مکسوف کی مثال ؎

آؤ مری جان پاس ، جاں ہے لبوں پر مری
اب نہ کرو انتظار ، پاس مرے آؤ تو

آ ءُ مری (مفتَعِلن) جان پاس (فاعلاتُ) جاں ہَ لبوں (مفتَعِلن) پر مری (فاعلن)
اب نَ کرو (مفتَعِلن) انتظار (فاعلاتُ) پاس مرے (مفتَعِلن) آ ءُ تو (فاعلن)

موقوف کی مثال ؎

پیار ہے بس اک فریب یہ نہ کہو بار بار
ہم نے یہ مانا حضور تم کو نہیں ہم سے پیار

پیار ہَ بس (مفتَعِلن) اک فریب (فاعلاتُ) یہ نَ کہو (مفتَعِلن) بار بار (فاعلان)
ہم نِ یِ ما (مفتَعِلن) نا حضور (فاعلاتُ) تم کُ نہیں (مفتَعِلن) ہم سِ پیار (فاعلان)

عروض میں موقوف کے بجائے مکسوف اور مکسوف کے بجائے موقوف لانا جائز ہے۔

منسرح مثمن مطوی منحور/مجدوع موقوف

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع/فاع (دوبار)

منحور کی مثال ؎

جھوم رہی ہیں کالی گھٹائیں ، چمکے ہے بجلی
گائیں چلو مل کے گیت ، آج خوشی کے

جھوم رہ کا (مفتعلن) لی گھٹاءِ (فاعلات) چمکِ ہ بج (مفتعلن) لی (فع)
گاءِ چلو (مفتعلن) مل کِ گیت (فاعلات) آج خوشی (مفتعلن) کے (فع)

مجدوع موقوف کی مثال ؎

گائیں گے خوشیوں کے گیت ملک ہے آزاد
خوب مچائیں گے دھوم ، کس کا ہمیں خوف

گاءِ گِ خوش (مفتعلن) یوں کِ گیت (فاعلات) ملک ہ آ (مفتعلن) زاد (فاع)
خوب مچا (مفتعلن) ایں گِ دھوم (فاعلات) کس کَ ہمیں (مفتعلن) خوف ~~(فع)~~ فاع

عروض میں منحور کی جگہ مجدوع موقوف اور مجدوع موقوف کی جگہ منحور لانا نادرست ہے۔

منسرح مسدّس مطوی

مفتعلن فاعلات مفتعلن (دوبار)

دل میں تری یاد کے چراغ جلے
ساتھ چراغوں کے دل کے داغ جلے

دل مِ تری (مفتعلن) یاد کے چِ (فاعلات) راغ جلے (مفتعلن)
ساتھ چرا (مفتعلن) غوں کِ دل کِ (فاعلات) داغ جلے (مفتعلن)

OOO

بحرِ مقتضب

مقتضب کے بنیادی ارکان ہیں مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن ۔ اس کا رواج اگر چہ اردو میں کم ہے تاہم اس کا ایک وزن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن جو غلطی سے متقارب میں شمار کیا جاتا ہے، کافی مقبول اور مترنم ہے۔

مقتضب مثمن مطوی

فاعلاتُ مفتَعِلن فاعلاتُ مفتَعِلن (دوبار)

میری آرزو ہے وہی ، میری زندگی ہے وہی
میری جان میرا صنم ، میرا یار سب سے حسیں

میرِ آرَ (فاعلاتُ) زوہَ وہی (مفتَعِلن) میرِ زندَ (فاعلاتُ) گی ہَ وہی (مفتَعِلن)
میرِ جان (فاعلاتُ) میرَ صنم (مفتَعِلن) میرَ یار (فاعلاتُ) سب سِ حسیں (مفتَعِلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

مقتضب مثمن مطوی مقطوع

فاعلاتُ مفتَعِلن فاعلاتُ مفعولن (دوبار)

تیری یاد آئے تو دل زار زار روتا ہے
میرے یار تو ہی بتا زندگی کٹے کیوں کر

تیرِ یاد (فاعلاتُ) آ ءِ تُ دِلِ (مفتَعِلن) زارزار (فاعلاتُ) روتا ہے (مفعولن)
میرِ یار (فاعلاتُ) تو ہِ بتا (مفتَعِلن) زندگی کَ (فاعلاتُ) ٹے کیوں کر (مفعولن)
یہ بحر شکستہ ہے۔

مقتضب مثمن مطوی مرفوع

فاعلاتُ فاعلن فاعلاتُ فاعلن (دو بار)

حق سے ہوں میں بے خبر، مجھ کو راستہ دکھا
مجھ کو ہر گناہ سے، اے مرے خدا بچا

حق سِ ہوں مَ (فاعلاتُ) بے خبر (فاعلن) مجھ کُ راس (فاعلاتُ) تہ دکھا (فاعلن)
مجھ کُ ہر گُ (فاعلاتُ) ناہ سے (فاعلن) اے مِرے خُ (فاعلاتُ) دا بچا (فاعلن)
یہ بحر شکستہ ہے۔

مقتضب مثمن مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن

فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن (دو بار)

جلا رہے ہیں جو میرے گھر کو
وہ میرے بھائی ہیں جانتا ہوں

جلا رَ (فعولُ) ہے ہیں (فعْلن) جُ میرِ (فعولُ) گھر کو (فعْلن)
وُ میرِ (فعولُ) بھائی (فعْلن) ہِ جانَ (فعولُ) تا ہوں (فعْلن)

اس وزن کو عموماً کتبِ عروض میں متقارب کے تحت رکھا گیا ہے۔ یعنی ارکان فعولُ اور فعْلن کو علی الترتیب مقبوض اور اثلم تصور کیا گیا ہے۔ لیکن ثلم صدر و ابتدا سے مخصوص زحاف ہے اور رکن اثلم مصرعے کے درمیان یا آخر میں لایا ہی نہیں جا سکتا۔ اس طرح اس وزن کا یہ نام صریحاً غلط ہے اور عروض کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ بحر رجز کا ایک وزن مفاعلن فاعلن فعولن اس کے مساوی ہے۔ چنانچہ اس کی تقطیع

اس پر بھی کی جا سکتی ہے اور یہ درست ہے۔ لیکن یہ وزن مثمن کے علاوہ مسدّس مضاعف بھی ملتا ہے۔ اس صورت میں اسے صرف مقتضب ہی کے تحت رکھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اس کا متبادل رجز میں بھی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ وزن اپنے مروجہ ارکان (یعنی فعولُ فعْلن) کے ساتھ اس قدر مقبول ہو چکا ہے کہ اسے اسی صورت میں رکھنا درست ہے۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ اسے متقارب کا وزن نہ سمجھ کر مقتضب کے تحت رکھا جائے۔

مقتضب مسدّس مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن مضاعف

فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن (دو بار)

ہماری حالت کوئی تو جا کر انھیں بتائے
گئے وہ جب سے نہ صبح آئی نہ شام آئی

ہمارِ (فعولُ) حالت (فعْلن) کُئی تُ (فعولُ) جا کر (فعْلن) انھیں بَ (فعولُ) تائے (فعْلن)

گئے وُ (فعولُ) جب سے (فعْلن) نَ صبح (فعولُ) آئی (فعْلن) نَ شام (فعولُ) آئی (فعْلن)

مقتضب مثمن مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن مضاعف

فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن (دو بار)

یہ میں نے مانا نہیں کوئی خوب رو جہاں میں تمھارے جیسا
ذرا بتاؤ تو میرے جیسا بھی کوئی عاشق ہے اس جہاں میں

یِ میں نِ (فعولُ) مانا (فعْلن) نہیں کُ (فعولُ) اِی خو (فعْلن) بَ رو جَ (فعولُ) ہاں میں (فعْلن) تمھارِ (فعولُ) جیسا (فعْلن)

ذرا بَ (فعولُ) تاؤ (فعْلن) تُ میرِ (فعولُ) جیسا (فعْلن) بھِ کوءِ (فعولُ) عاشق (فعْلن) ہِ اس جَ (فعولُ) ہاں میں (فعْلن)

ooo

بحرِ سَریع

سریع کے بنیادی ارکان ہیں مستَفعِلن مستَفعِلن مفعولاتُ۔ یہ مسدّس ہی مستعمل ہے۔ سالم وزن کا استعمال اردو میں ممکن ہی نہیں۔ مزاحف اوزان بھی زیادہ مستعمل نہیں ہیں۔

سریع مسدّس موقوف/مکسوف

مستفعلن مستفعلن مفعولان/مفعولن (دوبار)

فرقت میں تیری میں تڑپتا ہوں یار!
اب آ بھی جا آنکھوں میں دم ہے میرا

فرقت مِ تے (مستفعلن) ری میں تڑپ (مستفعلن) تا ہوں یار (مفعولان)
اب آ بھِ جا (مستفعلن) آنکھوں مِ دم (مستفعلن) ہے میرا (مفعولن)

عروض موقوف اور ضرب مکسوف ہے اور دونوں کا اجتماع جائز ہے۔

سریع مسدّس مطوی موقوف/مکسوف

مفتَعِلن مفتَعِلن فاعلان/فاعلن (دوبار)

جب سے ہُوا تجھ سے مجھے یار عشق
نیند ہے آنکھوں میں نہ اب چین ہے

جب سِ ہوا (مفتَعِلن) تجھ سِ مجھے (مفتَعِلن) یار عشق (فاعلان)
نیندہَ آں (مفتَعِلن) کھوں مِ نَ اَب (مفتَعِلن) چین ہے (فاعلن)

عروض مطوی موقوف اور ضرب مطوی مکسوف ہے اور ان کا اجتماع جائز ہے۔

سریع مسدّس مطوی منحور/مجدوع موقوف

مفتَعِلن مفتَعِلن فع/فاع (دوبار)

منحور کی مثال ؎

تو مجھے چاہے کہ نہ چاہے
میں نے تجھے پیار کیا ہے

تو مُجھِ چا (مفتَعِلن) ہے کِ نَ چا (مفتَعِلن) ہے (فع)
میں نِ تجھے (مفتَعِلن) پیار کیا (مفتَعِلن) ہے (فع)

مجدوع موقوف کی مثال ؎

جھوم اٹھیں گے در و دیوار
آئے گا محبوب مرا آج

جھوم اٹھیں (مفتَعِلن) گے دَرُ دی (مفتَعِلن) وار (فاع)
آ ءِ گَ مح (مفتَعِلن) بوب مرا (مفتَعِلن) آج (فاع)

عروض میں منحور کے بجائے مجدوع موقوف اور مجدوع موقوف کی جگہ منحور لانا درست ہے۔

ooo

بحرِ خفیف

خفیف کے بنیادی ارکان ہیں فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ۔ یہ بحر بھی مسدّس ہی رائج ہے۔ اس کے مخبون اوزان زیادہ مانوس اور خوش آہنگ ہیں۔ اس کا ایک وزن مسدّس مخبون محذوف/مقصور/محذوف مسکّن/مقصور مسکّن (فَعِلا تن مفاعلن فَعِلن/فعِلا ن/فعْلن/فعْلا ن) خاصا دلکش اور مقبول ہے۔

خفیف مسدّس مشعث

فاعلاتن مس تفع لن مفعولن (دو بار)

ہم رہے رسوا ہی وفا کرکے بھی

تم رہے بھولے ہی خطا کرکے بھی

ہم رہے رُس (فاعلاتن) وا ہی وَفا (مستفعلن) کرکے بھی (مفعولن)

تم رہے بھو (فاعلاتن) لے ہی خطا (مستفعلن) کرکے بھی (مفعولن)

خفیف مسدّس مخبون

فاعلاتن/فَعِلا تن مفاع لن فَعِلا تن (دو بار)

ہوئیں روشن مری اندھیری راتیں!
آپ کی یاد کے بس ایک دیے سے

ہُ ءِ روشن (فعِلاتن) مری اندھے (مفاعلن) ری راتیں (مفعولن)
آپ کی یا (فاعلاتن) دَ کے بسے (مفاعلن) کَ دیے سے (فعِلاتن)

صدر و ابتدا میں فعِلاتن یا فاعلاتن دونوں لانا درست ہے۔ عروض میں مفعولن (مخبون مسکّن) آیا ہے اور اس کی اجازت ہے۔

خفیف مسدّس مخبون محذوف/مقصور/محذوف مسکّن/مقصور مسکّن

فاعلاتن/فعِلاتن مفاعلن فعِلن/فعِلان/فعْلن/فعْلان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

وہ جو مانگے تو جان بھی دے دوں
جی رہا ہوں اسی خوشی کے لیے

وہ جُ مانگے (فاعلاتن) تُ جان بھی (مفاعلن) دے دوں (فعْلن)
جی رہا ہوں (فاعلاتن) اسی خوشی (مفاعلن) کِ لیے (فعِلن)

عروض محذوف مسکن اور ضرب محذوف ہے۔

مقصور کی مثال ؎

یوں درخشاں تھے انکھڑیوں میں اشک
جھلملاتی ہو جوں دیوں کی قطار

یوں درخشاں (فاعلاتن) تھِ انکھڑیوں (مفاعلن) میں اشک (فعْلان)
جھلملاتی (فاعلاتن) ہُ جوں دیوں (مفاعلن) کِ قطار (فعِلان)

عروض مقصور مسکن اور ضرب مقصور ہے۔

عروض و ضرب میں محذوف، محذوف مسکن، مقصور اور مقصور مسکن چاروں کا اجتماع جائز ہے۔

خفیف مخبون محذوف

فاعلاتن مفاعلن فع (دو بار)

کم نہیں یہ بھی کچھ مری جاں
جان جائے جو تیری خاطر!

کم نہیں یہ (فاعلاتن) بھِ کچھ مری (مفاعلن) جاں (فع)
جان جائے (فاعلاتن) جُ تیرِ خا (مفاعلن) طِر (فع)

ooo

بحرِ قریب

قریب کے بنیادی ارکان ہیں مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ یہ بحر بھی مسدس الاستعمال ہے۔ اردو میں اس کے اوزان بھی رائج نہیں ہیں۔

قریب مسدّس مکفوف

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلاتن (دوبار)

ہوا تو نہ کبھی مہربان مجھ پر!
ترے ہجر میں گھٹ گھٹ کے مر گیا میں

ہوا تو نَ (مفاعیلُ) کبھی مہرَ (مفاعیلُ) بان مجھ پر (فاع لاتن)
ترے ہجر (مفاعیلُ) مِ گھٹ گھٹ کِ (مفاعیلُ) مر گیا میں (فاع لاتن)

قریب مسدّس مکفوف محذوف/مقصور

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلن/فاعلان (دوبار)

عجب شخص تھا لب پر تھی اس کے جان
تڑپتا تھا ترا نام لے کے وہ

عجب شخص (مفاعیلُ) تھَ لب پر تھِ (مفاعیلُ) اس کِ جان (فاع لان)
تڑپتا تھَ (مفاعیلُ) ترا نام (مفاعیلُ) لے کِ وہ (فاع لن)

عروض مقصور اور ضرب محذوف ہے اور دونوں کا اجتماع جائز ہے۔

قریب مسدّس اخرب مکفوف

مفعولُ مفاعیلُ فاع لاتن (دو بار)

تم سا تو جہاں میں حسیں نہیں ہے!
دیوانہ کہاں مجھ سا بھی جہاں میں

تم سا تُ (مفعولُ) جہاں میں حَ (مفاعیلُ) سیں نہیں ہے (فاع لاتن)
دیوانَ (مفعولُ) کہاں مجھ سَ (مفاعیلُ) بھی جہاں میں (فاع لاتن)

قریب مسدّس اخرب مکفوف محذوف/مقصور

مفعولُ مفاعیلُ فاع لن/ فاع لان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

آنکھوں میں ہے اب بھی وہی ساں!
پہلو میں کبھی آپ تھے مرے!

آنکھوں مِ (مفعولُ) ہَ اب بھی وُ (مفاعیلُ) ہی ساں (فاع لن)
پہلو مِ (مفعولُ) کبھی آپ (مفاعیلُ) تھے مرے (فاع لن)

مقصور کی مثال ؎

بھولے نہیں ہم اب بھی تیرا پیار
تو بھول گیا سارے عہد آہ

بھولے نَ (مفعولُ) ہِ ہم اب بھِ (مفاعیلُ) تیرَ پیار (فاع لان)
تو بھول (مفعولُ) گیا سارِ (مفاعیلُ) عہد آہ (فاع لان)

عروض میں محذوف کی جگہ مقصور اور مقصور کی جگہ محذوف لانا درست ہے۔

ooo

بحرِ جدید

جدید کے بنیادی ارکان ہیں فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ یہ بحر بھی مسدس الاستعمال ہے۔اردو میں یہ بحر بھی رائج نہیں ہے۔

جدید مسدّس سالم

فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن (دوبار)

سوچ کیوں تیری دعائیں ہیں نارسا
تیری آہِ صبح گاہی ہے بے اثر

سوچ کیوں تے (فاعلاتن) ری دعائیں (فاعلاتن) ہیں نارسا (مس تفع لن)
تیرِ آ ہے (فاعلاتن) صبح گاہی (فاعلاتن) ہے بے اثر (مس تفع لن)

جدید مسدّس مخبون

فَعِلاتن فَعِلاتن مفاع لن (دوبار)

تو پھلے پھولے مری جاں دعا ہے یہ
تری یادوں کے سہارے جیوں گا میں

تُ پھلے پھو (فَعِلاتن) لِ مری جاں (فَعِلاتن) دعاہَ یہ (مفاع لن)

ترِ یادوں (فَعِلاتن) کِ سہارے (فَعِلاتن) جیوں گ میں (مفاعلن)

جدید مربّع مکفوف

فاعلاتُ مس تفع لن (دو بار)

بار بار مت یہ کہو!
تم کو پیار ہم سے نہیں

بار بار (فاعلاتُ) مت یہ کہو (مس تفع لن)
تم کُ پیار (فاعلاتُ) ہم سے نہیں (مس تفع لن)

○○○

بحرِ مشاکل

مشاکل کے بنیادی ارکان ہیں فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن۔ یہ بحر بھی مسدّس الاستعمال ہے اور اردو میں رائج نہیں ہے۔

مشاکل مثمن مکفوف محذوف/مقصور

فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لاتُ فعولن/فعولان (دو بار)

مقصور کی مثال ؎

ہم نے پیار کیا تم کو یہ ہمارا ہے احسان
تم نے لوٹ لیا ہم کو یہ تمھارا ہے احسان

ہم نِ پیار (فاع لاتُ) کیا تم کُ (مفاعیلُ) یہ ہمارَ (فاع لاتُ) ہَ احسان (فعولان)
تم نِ لوٹ (فاع لاتُ) لیا ہم کُ (مفاعیلُ) یہ تمھارَ (فاع لاتُ) ہَ احسان (فعولان)

اس شعر میں اگر احسان کی جگہ احساں پڑھا جائے تو محذوف کی مثال بن جائے گی۔

محذوف اور مقصور کا عروض و ضرب میں اجتماع جائز ہے۔

مشاکل مسدّس مکفوف محذوف/مقصور

فاعِ لاتُ مفاعیلُ فعولن/فعولان (دو بار)

محذوف کی مثال ؎

تیری یاد مجھے آہ ستائے

چاندنی جو سماں اپنا دکھائے

تیرِ یا د (فا ع لا تُ) مجھے آ ہ (مفا عیلُ) ستا ئے (فعولن)

چاندنی جُ (فاع لاتُ) سماں اپن (مفاعیلُ) دکھائے (فعولن)

مقصور کی مثال ؎

دل میں تیری جُدائی نے کیے داغ

کِھل اٹھا ہے مرے دل میں عجب باغ

دل مِ تیرِ (فاع لاتُ) جُدا ئی نِ (مفاعیلُ) کیے داغ (فعولان)

کِھل اُٹھاہَ (فاع لاتُ) مرے دل مِ (مفاعیلُ) عجب باغ (فعولان)

عروض میں محذوف کے بجائے مقصور اور مقصور کے بجائے محذوف لانا درست ہے۔

ooo

بحرِ طویل

طویل کے بنیادی ارکان ہیں فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن۔ یہ عموماً مثمن ہی استعمال کی جاتی ہے۔اردو میں اس کا چلن عام طور پر نہیں ہے۔

طویل مثمن سالم

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن (دوبار)

زمانے میں تجھ سا گر نہیں ہے کوئی دل بر
مرے جیسا عاشق بھی کہاں ہے زمانے میں

زمانے (فعولن) مِ تجھ سا گر (مفاعیلن) نہیں ہے (فعولن) کُئی دل بر (مفاعیلن)
مرے جے (فعولن) سَ عاشق بھی (مفاعیلن) کہاں ہے (فعولن) زمانے میں (مفاعیلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

طویل مثمن مقبوض الآخر

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن (دوبار)

کریں شمع اک روشن چلو علم کی نئی
اٹھو قوم کی خاطر کریں ہم بھی کچھ نہ کچھ

کریں شم (فعولن) عَ اک روشن (مفاعیلن) چلو عل (فعولن) مَ کی نئی (مفاعلن)
اٹھو قو (فعولن) مَ کی خاطر (مفاعیلن) کریں ہم (فعولن) بھِ کچھ نَ کچھ (مفاعلن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

ooo

بحرِ مَدید

مدید کے بنیادی ارکان ہیں فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن ۔ یہ بحر بھی اردو میں بہت کم رائج ہے۔

مدید مثمن سالم

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن (دو بار)

اجنبی شاید ہو تم ، پتھروں کے شہر میں
مانگتے ہو پیار تم وہ نہیں ملتا یہاں

اجنبی شا (فاعلاتن) ید ہُ تم (فاعلن) پتھروں کے (فاعلاتن) شہر میں (فاعلن)
مانگتے ہو (فاعلاتن) پیار تم (فاعلن) وہ نہیں مل (فاعلاتن) تا یہاں (فاعلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

مدید مثمن مخبون

فَعِلاتن فَعِلن فَعِلاتن فَعِلن (دو بار)

مجھے آنکھوں میں بسا ، مجھے سینے میں چھپا
مجھے پلکوں پہ سجا ، ترا محبوب ہوں میں

مجھِ آنکھوں (فَعِلاتن) مِ بسا (فَعِلن) مجھِ سینے (فَعِلاتن) مِ چھپا (فَعِلن)
مجھِ پلکوں (فَعِلاتن) پِ سجا (فَعِلن) ترَ محبو (فَعِلاتن) بَ ہُ میں (فَعِلن)
یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

مدید مثمن مکفوف

فاعلاتُ فاعلن فاعلاتُ فاعلن (دوبار)

کون تھا کہاں کا تھا، کوئی جانتا نہ تھا
شور تھا گلی میں بس ، آج کوئی مر گیا

کون تھا کَ (فاعلاتُ) ہاں کَ تھا (فاعلن) کوءِ جانَ (فاعلاتُ) تانَ تھا (فاعلن)
شور تھا گَ (فاعلاتُ) لی مِ بس (فاعلن) آج کوءِ (فاعلاتُ) مر گیا (فاعلن)
یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

OOO

بحرِ بسیط

بسیط کے بنیادی ارکان ہیں مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن۔ یہ بحر بھی عموماً مثمن استعمال کی جاتی ہے۔اس کا رواج بھی اردو میں بہت کم ہے۔

بسیط مثمن سالم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن (دوبار)

یہ تو مرے بھائی ہیں ، کیسے انھیں چھوڑ دوں
اہلِ وطن پھونک دیں ، گھر کو خوشی سے مرے

یہ تو مرے(مستفعلن) بھاءِ ہیں(فاعلن) کیسے انھیں(مستفعلن) چھوڑ دوں(فاعلن)
اہلے وطن(مستفعلن) پھونک دیں(فاعلن) گھر کو خوشی(مستفعلن) سے مرے(فاعلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

بسیط مثمن مطوی

مفتَعِلن فاعلن مفتَعِلن فاعلن (دوبار)

یہ تو مرے بھائی ہیں ، کیسے انھیں چھوڑ دوں
اہلِ وطن پھونک دیں، گھر کو خوشی سے مرے

یہ ٹ مرے (مفتَعِلن) بھاءِ ہیں (فاعلن) کیس اُنھیں (مفتَعِلن) چھوڑ دوں (فاعلن)
اہلِ وطن (مفتَعِلن) پھونک دیں (فاعلن) گھر کُ خوشی (مفتَعِلن) سے مرے (فاعلن)

یہ بحر بھی شکستہ ہے۔

بسیط مثمن مخبون

مفاعلن فعِلن مفاعلن فعِلن (دو بار)

سُنا ئیں بھی تو کِسے ، یہ غم کا گیت بھلا
سُنے گا کون یہاں ، یہ راگ درد بھرا

سُناءِ بھی (مفاعلن) ٹ کِسے (فَعِلن) یِ غم کَ گی (مفاعلن) تَ بھلا (فَعِلن)
سُنے گَ کو (مفاعلن) نَ یہاں (فَعِلن) یِ راگ در (مفاعلن) دَ بھرا (فَعِلن)

یہ بحر شکستہ ہے۔

بسیط مسدس مطوی

مفتَعِلن فاعِلن مفتَعِلن (دو بار)

جس کو کبھی جان سے تھا میں ہوا
کل وہ ملا راہ میں غیر لگا

جس کُ کبھی (مفتَعِلن) جان سے (فاعلن) تھام ہِوا (مفتَعِلن)
کل وُ ملا (مفتَعِلن) راہ میں (فاعلن) غیر لگا (مفتَعِلن)

OOO

اَوزانِ رُباعی

رُباعی کا وجود قدیم عربی شاعری میں نہیں ہے۔ یہ اہلِ ایران کی ایجاد ہے۔ رُباعی کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ لازمی طور پر ہم قافیہ اور اکثر مردّف ہوتے ہیں۔ تیسرا مصرعہ اس پابندی سے آزاد ہے۔ لیکن یہ بھی پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے کے ہم قافیہ ہوسکتا ہے۔ اردو اور فارسی میں دونوں قسم کی رباعیاں ملتی ہیں یعنی ایسی رباعیاں بھی جن کا تیسرا مصرعہ پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے سے ہم قافیہ ہے اور ایسی بھی جہاں تیسرا مصرعہ پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے سے ہم قافیہ نہیں۔ لیکن یہ رباعی کی صرف ظاہری ہیئت ہے، یعنی معنوی طور پر مربوط ایسی ہر شعری تخلیق کو جو چار مصرعوں پر مشتمل ہو اور جس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہو، رباعی نہیں کہا جاسکتا۔ مثلاً یہ چار مصرعے ۔

تو نے کیسی نگاہ ڈالی ہے !
ساری دنیا ہی کچھ نرالی ہے
تیری مخمور انکھڑیوں کی قسم
میں نے بس کائنات پالی ہے

رباعی کے دائرے میں نہیں آئیں گے، کیوں کہ رباعی کی اس ظاہری ہیئت کے ساتھ ساتھ اس کی ایک مخصوص باطنی ہیئت بھی ہے اور وہ ہے اس کا وزن۔ رباعی کے لیے

مخصوص اوزان و بحر کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ بحرِ ہزج کے تحت اس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ اوزانِ رباعی کا استخراج ہزج سے کیا جاتا ہے۔ آیئے اب ذرا تفصیل سے اس سلسلے میں گفتگو کریں۔

روایتی عروض کی رو سے رباعی کے چوبیس اوزان مقرر ہیں۔ یہ چوبیس اوزان بحرِ ہزج سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان تمام اوزان میں پہلا رکن اخرب، دوسرا رکن مکفوف یا مقبوض، تیسرا رکن مکفوف اور چوتھا رکن مجبوب یا اہتم ہوتا ہے۔ یعنی روایتی عروض کی رو سے رباعی کے مندرجہ ذیل دو بنیادی اوزان ہیں:

(۱) مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعَل/فعول

(۲) مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعَل/فعول

ان دو بنیادی اوزان (یا عروض وضرب کو الگ الگ شمار کریں تو چار بنیادی اوزان) پر عملِ تخنیق سے کل چوبیس شکلیں برآمد ہوتی ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے یہ عمل:

اوّل پہلے بنیادی وزن سے حاصل ہونے والی سولہ شکلیں:

(۱)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعیلُ	فَعَلْ
	اخرب	مکفوف	مکفوف	مجبوب
(۲)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعیلن	فع
	اخرب	مکفوف	مکفوف	مجبوب مخنق
(۳)	مفعولُ	مفاعیلن	مفعولُ	فَعَلْ
	اخرب	مکفوف	مکفوف مخنق	مجبوب
(۴)	مفعولن	مفعولُ	مفاعیلُ	فَعَلْ
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف	مجبوب
(۵)	مفعولُ	مفاعیلن	مفعولن	فع
	اخرب	مکفوف	مکفوف مخنق	مجبوب مخنق

(۶)	مفعولن	مفعولُ	مفاعیلن	فع
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف	مجبوب مخنق
(۷)	مفعولن	مفعولن	مفعولُ	فَعَلُ
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف مخنق	مجبوب
(۸)	مفعولن	مفعولن	مفعولن	فع
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف مخنق	مجبوب مخنق

اور اسی طرح:

(۹)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعیلُ	فعولُ
	اخرب	مکفوف	مکفوف	اہتم
(۱۰)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعیلن	فاع
	اخرب	مکفوف	مکفوف	اہتم مخنق
(۱۱)	مفعولُ	مفاعیلن	مفعولُ	فعولُ
	اخرب	مکفوف	مکفوف مخنق	اہتم
(۱۲)	مفعولن	مفعولُ	مفاعیلُ	فعولُ
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف	اہتم
(۱۳)	مفعولُ	مفاعیلن	مفعولن	فاع
	اخرب	مکفوف	مکفوف مخنق	اہتم مخنق
(۱۴)	مفعولن	مفعولُ	مفاعیلن	فاع
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف	اہتم مخنق
(۱۵)	مفعولن	مفعولن	مفعولُ	فعولُ
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف مخنق	اہتم
(۱۶)	مفعولن	مفعولن	مفعولن	فاع
	اخرب	مکفوف مخنق	مکفوف مخنق	اہتم مخنق

اور اب دوسرے بنیادی وزن سے حاصل ہونے والی آٹھ شکلیں:

(۱)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعیلُ	فَعَلْ
	اخرب	مقبوض	مکفوف	مجبوب
(۲)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعیلن	فع
	اخرب	مقبوض	مکفوف	مجبوب مخنق
(۳)	مفعولن	فاعلن	مفاعیلُ	فَعَلْ
	اخرب	مقبوض مخنق	مکفوف	مجبوب
(۴)	مفعولن	فاعلن	مفاعیلن	فع
	اخرب	مقبوض مخنق	مکفوف	مجبوب مخنق

اور اسی طرح:

(۵)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعیلُ	فعولْ
	اخرب	مقبوض	مکفوف	اہتم
(۶)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعیلن	فاع
	اخرب	مقبوض	مکفوف	اہتم مخنق
(۷)	مفعولن	فاعلن	مفاعیلُ	فعولْ
	اخرب	مقبوض مخنق	مکفوف	اہتم
(۸)	مفعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاع
	اخرب	مقبوض مخنق	مکفوف	اہتم مخنق

یہی چوبیس اوزان رباعی کے مخصوص روایتی اوزان ہیں۔ لیکن اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ حشوِ اول کی طرح حشوِ دوم (دوسرے رکن کی جگہ تیسرا رکن) بھی صرف مکفوف ہی نہیں بلکہ مقبوض بھی استعمال کیا جائے، جو عروض کے قواعد کے عین مطابق ہوگا۔ ایسا کرنے سے ہمیں دو اور بنیادی اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ جو مندرجہ

ذیل ہیں:

(۱) مفعولُ مفاعیلُ مفاعلن فعَل/فعول

(۲) مفعولُ مفاعلن مفاعلن فعَل/فعول

ان دو بنیادی اوزان (یا عروض وضرب کو الگ الگ شمار کریں تو چاروں بنیادی اوزان) پرعملِ تخنیق سے مزید بارہ اوزان حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے یہ عمل:

اوّل پہلے وزن پر عملِ تخنیق سے حاصل ہونے والی آٹھ شکلیں:

(۱)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعلن	فعَل
	اخرب	مکفوف	مقبوض	مجبوب
(۲)	مفعولُ	مفاعیلن	فاعلن	فعَل
	اخرب	مکفوف	مقبوض مخنق	مجبوب
(۳)	مفعولن	مفعولُ	مفاعلن	فَعَل
	اخرب	مکفوف مخنق	مقبوض	مجبوب
(۴)	مفعولن	مفعولن	فاعلن	فَعَل
	اخرب	مکفوف مخنق	مقبوض مخنق	مجبوب

اوراسی طرح:

(۵)	مفعولُ	مفاعیلُ	مفاعلن	فعولُ
	اخرب	مکفوف	مقبوض	اہتم
(۶)	مفعولُ	مفاعیلن	فاعلن	فعولُ
	اخرب	مکفوف	مقبوض مخنق	اہتم
(۷)	مفعولن	مفعولُ	مفاعلن	فعولُ
	اخرب	مکفوف مخنق	مقبوض	اہتم

(۸)	مفعولن	مفعولن	فاعلن	فعولْ
	اخرب	مکفوف مخنق	مقبوض مخنق	اہتم

اوراب دوسرے بنیادی وزن سے حاصل ہونے والی چار شکلیں:

(۱)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعلن	فَعَل
	اخرب	مقبوض	مقبوض	مجبوب
(۲)	مفعولن	فاعلن	مفاعلن	فَعَل
	اخرب	مقبوض مخنق	مقبوض	مجبوب
(۳)	مفعولُ	مفاعلن	مفاعلن	فعولْ
	اخرب	مقبوض	مقبوض	اہتم
(۴)	مفعولن	فاعلن	مفاعلن	فعولْ
	اخرب	مقبوض مخنق	مقبوض	اہتم

(کل بارہ نئے اوزان)

اس طرح اوزانِ رباعی کی مجموعی تعداد (بشمول بارہ نئے اوزان) چھتیس ہو جاتی ہے۔اس طرف سب سے پہلے علاّمہ سحرؔ عشق آبادی نے توجہ دلائی تھی۔اگر چہ بعض عروضیوں نے ان چھتیس اوزان کے بعد بعض اور اوزان کا اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے۔جن میں زارؔ علاّمی کا نام خاص طور پر لیا جاسکتا ہے، جنھوں نے رکنِ اول مفعولُ (اخرب) کی جگہ فاعلن (اشتر) رکھنے کی سفارش کر کے مزید اوزان کی شمولیت کا دعویٰ کیا ہے، لیکن اسے تسلیم کرنا اس لیے درست نہیں کہ رباعی کا رکنِ اول (صدر و ابتدا) ہمیشہ اخرب ہی ہوتا ہے۔اس کی جگہ رکنِ اشتر لانا کسی طرح درست نہیں۔زحاف شتر کا استعمال رباعی میں ممکن ہی نہیں۔ اوزانِ رباعی کے سلسلے میں صرف چھے زحاف: ا۔خرب، ۲۔کف، ۳۔قبض، ۴۔جب، ۵۔ہتم اور ۶۔تخنیق ہی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

بعض قدیم و جدید عروضیوں نے غلطی سے مفعولن کو اخرم، فاعلن کو اشتر، فع کو

ابتر اور فاع کو ازل قرار دیا ہے۔ یہ ارکان اوزانِ رباعی میں ہرگز اخرم، اشتر، ابتر یا ازل نہیں ہیں بلکہ عملِ تخنیق سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مفصّل بحث کی گنجائش ہے اور یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے کہ محولہ بالا زحافات سے رباعی میں کام نہیں لیا جاتا، لیکن یہاں اس تفصیل سے گریز کیا جاتا ہے۔

اور اب دو رباعیات بطور نمونہ:

(۱) اللہ کو محبوب ہے جس شخص کی ذات
کیا کوئی کرے بھلا بیاں اس کی صفات
جس کی نہیں کوئی بھی زمانے میں نظیر
ہے ایسی بے مثل محمدؐ کی حیات

اللہ (مفعول) کُ محبوب (مفاعیل) ہَ جس شخص (مفاعیل) کِ ذات (فعول)
کیا کوء (مفعول) کرے بھلا (مفاعلن) بیاں اس کِ (مفاعیل) صفات (فعول)
جس کی نَ (مفعول) ہِ کوئی بھِ (مفاعیل) زمانے مِ (مفاعیل) نظیر (فعول)
ہے ایسی (مفعولن) بے مثل (مفعول) محمد کِ (مفاعیل) حیات (فعول)

(۲) آنکھیں ہیں کہ بہکے ہوئے مے خانے ہیں
لب ہیں کہ چھلکتے ہوئے پیانے ہیں
زلفیں ہیں کہ جوں کالی گھٹائیں چھائیں!
ہم ہیں کہ ترے حُسن کے دیوانے ہیں

آنکھیں ہَ (مفعول) کِ بہکے ہُ (مفاعیل) ءِ مے خانے (مفاعیلن) ہیں (فع)
لب ہیں کِ (مفعول) چھلکتے ہُ (مفاعیل) ءِ پیانے (مفاعیلن) ہیں (فع)
زلفیں ہَ (مفعول) کِ جوں کالِ (مفاعیل) گھٹائیں چھا (مفاعیلن) ایں (فع)
ہم ہیں کِ (مفعول) ترے حسن (مفاعیل) کِ دیوانے (مفاعیلن) ہیں (فع)

○○○

ابتر اور فاع کو ازل قرار دیا ہے۔ یہ ارکان اوزانِ رباعی میں ہرگز اخرم، اشتر، ابتر یا ازل نہیں ہیں بلکہ عملِ تخنیق سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مفصل بحث کی گنجائش ہے اور یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے کہ محولہ بالا زحافات سے رباعی میں کام نہیں لیا جاتا، لیکن یہاں اس تفصیل سے گریز کیا جاتا ہے۔

اور اب دو رباعیات بطور نمونہ:

(۱) اللہ کو محبوب ہے جس شخص کی ذات

کیا کوئی کرے بھلا بیاں اس کی صفات

جس کی نہیں کوئی بھی زمانے میں نظیر

ہے ایسی بے مثل محمدؐ کی حیات

اللہ (مفعولُ) کُ محبوب (مفاعیلُ) ہَ جس شخص (مفاعیلُ) کِ ذات (فعولْ)

کیا کوءِ (مفعولُ) کرے بھلا (مفاعلن) بیاں اس کِ (مفاعیلُ) صفات (فعولْ)

جس کی نَ (مفعولُ) ہِ کوئی بھِ (مفاعیلُ) زمانے مِ (مفاعیلُ) نظیر (فعولْ)

ہے ایسی (مفعولن) بے مثل (مفعولُ) محمد کِ (مفاعیلُ) حیات (فعولْ)

(۲) آنکھیں ہیں کہ بہکے ہوئے مے خانے ہیں

لب ہیں کہ چھلکتے ہوئے پیمانے ہیں

زلفیں ہیں کہ جوں کالی گھٹائیں چھائیں!

ہم ہیں کہ ترے حُسن کے دیوانے ہیں

آنکھیں ہَ (مفعولُ) کِ بہکے ہُ (مفاعیلُ) ءِ مے خانے (مفاعیلن) ہیں (فع)

لب ہیں کِ (مفعولُ) چھلکتے ہُ (مفاعیلُ) ءِ پیمانے (مفاعیلن) ہیں (فع)

زلفیں ہَ (مفعولُ) کِ جوں کالِ (مفاعیلُ) گھٹائیں چھا (مفاعیلن) ایں (فع)

ہم ہیں کِ (مفعولُ) ترے حسن (مفاعیلُ) کِ دیوانے (مفاعیلن) ہیں (فع)

ooo

ماہیے کے اوزان

ماہیا اردو کی ایک نئی صنفِ شاعری ہے۔ دراصل اس کی جڑیں پنجابی لوگ سنگیت میں ملتی ہیں۔اردو میں سب سے پہلے ۱۹۳۶ء میں بنی ایک فلم ''خاموشی'' کے لیے ہمت رائے شرما نے چند ماہیے لکھے۔اس کے بعد بعض دیگر شاعروں نے بھی تفننِ طبع کے لیے کچھ ماہیے کہے۔لیکن اس طرف کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی اور بعض وجوہ کی بنا پر (جن کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں) یہ صنف ترقی نہ کرسکی۔ البتہ ادھر چند سالوں سے ماہیے کی طرف بعض شاعروں نے خصوصی طور پر توجہ دی ہے اور بیسویں صدی کی آخری دہائی میں ماہیوں کے کئی انتخاب شائع ہوئے اور مختلف جرائد نے ماہیے پر گوشے اور بعض نے ماہیا نمبر بھی نکالے۔اس تمہید کا مقصد یہ عرض کرنا ہے کہ اب ایسا لگنے لگا ہے کہ ماہیے کو اردو کے شعری مزاج نے قبول کرلیا ہے اور اب ضرورت ہے کہ اس کے خدو خال کے بارے میں اردو شعر و ادب سے دلچسپی رکھنے والے تمام حضرات کو واقفیت ہو۔

اکثر شعری اصناف کی طرح ماہیے کی بھی ایک مخصوص ہیئت ہے، جس کے بارے میں ابھی کم لکھا گیا ہے۔اس لیے اکثر رسائل میں ماہیے کے تحت ایسی تخلیقات بھی نظر آجاتی ہیں جو اس مخصوص ہیئت میں نہیں ہوتی ہیں، جو ماہیے کے لیے مختص ہے۔ ماہیے کی ہیئت میں چوں کہ اس کے وزن کو (رباعی کی مانند) دخل ہے، اس لیے اس کا ذکر یہاں ناگزیر محسوس ہوتا ہے۔

ماہیا ایک مختصر سہ مصرعی صنفِ شاعری ہے جس کا پہلا اور تیسرا مصرعہ باہم ہم قافیہ ہوتے ہیں، پہلے اور تیسرے مصرعے کا بنیادی وزن فَعِلن فَعِلن فَعِلن/ فعِلان (متدارک مخبون/مخبون مذال) ہے، جس پر تسکین کے عمل سے سولہ متبادل اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے مصرعے کا بنیادی وزن فعلُ فعولُ فَعَلَ/فعولُ (متقارب اثرم مقبوض محذوف/مقصور) ہے، جس پر تخنیق کے عمل سے آٹھ متبادل اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ وہ سہ مصرعی شعری تخلیق جس کا پہلا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ اور متدارک کے محولہ بالا اوزان میں ہو اور جس کا دوسرا مصرعہ متقارب کے محولہ بالا اوزان میں ہو، وہی ماہیا کہلانے کی مستحق ہے۔ یعنی رباعی کی مانند ماہیے کی بھی ایک ظاہری ہیئت ہے اور ایک باطنی ہیئت۔ جب تک ان دونوں پر کوئی شعری تخلیق پوری نہیں اترتی، اسے ماہیا کہنا مناسب نہیں۔

ایک بات اور! بعض احباب کو اس بات پر اشکال ہوسکتا ہے کہ ایک صنف دو بحروں میں کس طرح ہوسکتی ہے۔ اس سلسلے میں یہی عرض ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آزاد نظم میں اس کے کامیاب تجربے ہو چکے ہیں۔ ایک دائرے کی مختلف بحروں میں بڑی کامیاب آزاد نظمیں لکھی جا چکی ہیں۔ متدارک اور متقارب دونوں ایک ہی دائرے کی بحریں ہیں اور ماہیے کا صحیح آہنگ انہی دونوں کی ترکیب سے حاصل ہوتا ہے۔

تو آیئے اب ان اوزان کو ایک ساتھ دیکھیں:

(الف) پہلے اور تیسرے مصرعے کے اوزان (بحرِ مُتدارک):

(۱)	فَعِلن	فَعِلن	فَعِلن
	مخبون	مخبون	مخبون
(۲)	فعْلن	فَعِلن	فَعِلن
	مخبون مسکّن	مخبون	مخبون
(۳)	فَعِلن	فعْلن	فَعِلن
	مخبون	مخبون مسکن	مخبون

(۴)	فَعِلن	فَعِلن	فعْلن
	مخبون	مخبون	مخبون مسکن
(۵)	فعْلن	فعْلن	فَعِلن
	مخبون مسکن	مخبون مسکن	مخبون
(۶)	فعْلن	فَعِلن	فعْلن
	مخبون مسکن	مخبون	مخبون مسکن
(۷)	فَعِلن	فعْلن	فعْلن
	مخبون	مخبون مسکن	مخبون مسکن
(۸)	فعْلن	فعْلن	فعْلن
	مخبون مسکن	مخبون مسکن	مخبون مسکن

اور اسی طرح:

(۹)	فَعِلن	فَعِلن	فَعِلان
	مخبون	مخبون	مخبون مذال
(۱۰)	فعْلن	فَعِلن	فَعِلان
	مخبون مسکن	مخبون	مخبون مذال
(۱۱)	فَعِلن	فعْلن	فَعِلان
	مخبون	مخبون مسکن	مخبون مذال
(۱۲)	فَعِلن	فَعِلن	فعْلان
	مخبون	مخبون	مخبون مسکن مذال
(۱۳)	فعْلن	فعْلن	فَعِلان
	مخبون مسکن	مخبون مسکن	مخبون مذال
(۱۴)	فعْلن	فَعِلن	فعْلان
	مخبون مسکن	مخبون	مخبون مسکن مذال

(۱۵)	فَعِلن	فعْلن	فعْلان
	مخبون	مخبون مسکن	مخبون مسکن مذال
(۱۶)	فعْلن	فعْلن	فعْلان
	مخبون مسکن	مخبون مسکن	مخبون مسکن مذال

پہلے آٹھ آہنگ یعنی وہ آہنگ جن میں آخری رکن مخبون ہے، مخبون مذال نہیں، زیادہ مطبوع ہیں۔

(ب) درمیانی مصرعہ کے اوزان (بحرِ متقارب)

(۱)	فعل	فعول	فَعَل
	اثرم	مقبوض	محذوف
(۲)	فعْلن	فعل	فَعَل
	اثرم	مقبوض مخنق	محذوف
(۳)	فعل	فعولن	فع
	اثرم	مقبوض	محذوف مخنق
(۴)	فعْلن	فعْلن	فع
	اثرم	مقبوض مخنق	محذوف مخنق

اور اسی طرح:

(۵)	فعل	فعول	فعول
	اثرم	مقبوض	مقصور
(۶)	فعْلن	فعل	فعول
	اثرم	مقبوض مخنق	مقصور
(۷)	فعل	فعولن	فاع
	اثرم	مقبوض	مقصور مخنق

(۸) فعْلن فعْلن فاع
اثرم مقبوض مخنق مقصور مخنق

اوراب چند ماہیے بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے:

اے کاش نہ یہ ٹوٹیں اے کا(فعْلن) شَ نَ یے(فعِلن) ٹوٹیں(فعْلن)
دل میں چبھتی ہیں دل میں(فعْلن) چبھتی(فعْلن) ہیں(فع)
ان خوابوں کی کرچیں ان خوا(فعْلن) بوں کی(فعْلن) کرچیں(فعْلن)

یہ کون سا رشتہ ہے یہ کو(فعْلن) نَ سَ رِش(فَعِلن) تا ہے(فعْلن)
جب بھی تجھے دیکھوں جب بھِ(فعَل) تجھے دے(فعولن) کھوں(فع)
دل میرا دھڑکتا ہے دل مے(فعْلن) رَ دھڑک(فَعِلن) تا ہے(فعْلن)

آنکھوں سے لہو برسا آنکھوں(فعْلن) سِ لہو(فَعِلن) برسا(فعْلن)
تجھ سے جُدا ہو کر تجھ سِ(فعَل) جدا ہو(فعولن) کر(فع)
میں جینے کو ترسا میں جی(فعْلن) نے کو(فعْلن) ترسا(فعْلن)

یہ جھوٹی ہوتی ہیں! یہ جھو(فعْلن) ٹی ہو(فعْلن) تی ہیں(فعْلن)
میں تو بہت خوش ہوں میں تُ(فعَل) بہت خوش(فعولن) ہوں(فع)
آنکھیں کیوں روتی ہیں؟ آنکھیں(فعْلن) کیوں رو(فعْلن) تی ہیں(فعْلن)

OOO

تقطیع

(چند بنیادی باتیں)

کتاب کے آغاز میں عرض کیا جا چکا ہے کہ عروض میں حروف مکتوبی معتبر نہیں، ملفوظی معتبر ہیں، یعنی ہمیں الفاظ کے املا سے نہیں، ان کے تلفظ سے سروکار ہے۔ چنانچہ تقطیع کے دوران تمام تر توجہ تلفظ پر ہی مرکوز رکھی جاتی ہے۔ تقطیع کا طریقہ یہ ہے کہ متحرک کے مقابل متحرک اور ساکن کے مقابل ساکن رکھ کر شعر کا وزن بحر کے وزن کے برابر جانچا جاتا ہے۔ متحرک کے مقابل متحرک سے مراد یہ نہیں ہے کہ مضموم کے مقابل مضموم ہی ہو یا مکسور کے مقابل مکسور ہی ہو بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ متحرک کے مقابل متحرک حرف ہو اور ساکن کے مقابل ساکن۔

مختلف بحور و اوزان کے تحت مثالوں میں پیش کیے گئے اشعار کی تقطیع آپ نے ملاحظہ فرمائی، لیکن پھر بھی اس سلسلے میں چند موٹی موٹی باتیں آپ کی سہولت کی خاطر دہرائی جا رہی ہیں، جن کو ذہن میں رکھ کر آسانی سے تقطیع کی جا سکتی ہے۔

(ا) جن الفاظ کی تحریری صورت (املا) اور ان کے تلفظ میں فرق ہوتا ہے، ایسے الفاظ کو تقطیع کے دوران ہمیشہ تلفظ کے مطابق ہی محسوب کیا جاتا ہے۔ مثلاً

(الف) خوش، خود اور خواب جیسے الفاظ ہمیشہ خُش، خُد اور خاب کے برابر شمار

ہوں گے۔

(ب) بالکل اور بالترتیب جیسے الفاظ ہمیشہ بل کل اور بت ترتیب کے برابر شمار ہوں گے۔

(۲) ایسے الفاظ جن کا تلفظ ایک سے زیادہ طرح سے رائج ہے، تقطیع کے دوران ان کا کوئی بھی تلفظ وزن کے مطابق شمار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً:

(الف) آئینہ کا تلفظ آئی نا، آئی نَ، آءِ نا تینوں طرح سے درست ہوگا۔

(ب) کوئی کا تلفظ کوئی، کوءِ، کُئی تینوں طرح درست ہوگا۔

(ج) میرے، تیرے، میرا، تیرا اور مرے، ترے، مرا، ترا دونوں طرح سے درست ہیں۔

(د) طرح کا تلفظ ''ر'' کے سکون سے اور زبر کے ساتھ دونوں صورتوں میں (یعنی بروزن فاع بھی اور فَعَل بھی) درست ہوگا۔

(ہ) ''اور'' کو اس کے عام تلفظ کے علاوہ ''اُر'' کے برابر شمار کرنا بھی (یعنی فاع کے بجائے فع کے وزن پر) درست ہوگا۔

(۳) نون غنہ، دو چشمی ھ اور یائے مخلوط تقطیع کے دوران کبھی شمار نہیں کیے جاتے ہیں، کیوں کہ یہ کسی آواز کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں، بلکہ جس حرف کے بعد آتے ہیں، اس کی آواز کو Modify کرتے ہیں مثلاً:

(الف) چاند، حسیں اور کہوں جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب چاد، حسی اور کہو کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(ب) پھول، جھولا، بکھرنا، ابھار، ڈھال، ہاتھ جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب پول، جولا، بکرنا، ابار، ڈال، ہات کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(دراصل بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ کھ گھ وغیرہ تلفظ کے اعتبار سے دو آوازوں کا مجموعہ نہیں جیسا کہ تحریر سے لگتا ہے، بلکہ ایک ہی

آواز کی نمائندگی کرتے ہیں)۔

(ج) پیار، کیوں، کیا (استفہامیہ) جیسے الفاظ کو بالترتیب پار، کو اور کا کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(۴) ایسے الفاظ میں جن کے شروع میں مصمتی خوشہ (Consonant Crystal) ہوتا ہے (اردو میں رائج ایسے الفاظ جن کے شروع میں مصمتی خوشہ پایا جاتا ہے، سنسکرت کے تت سم الفاظ ہیں یا پھر یوروپی زبانوں کے دخیل الفاظ) اس خوشے کو ایک حرف کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

(الف) کرشن، پریم، پریت جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب کشن (بسکونِ شین)، پیم اور پیت کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(ب) پلیٹ، بلیک اور وہائٹ جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب پیٹ، بیک اور وائٹ کے برابر شمار ہوگا۔

(۵) ایسے الفاظ میں، جن کے آخر میں مصمتی خوشہ (Consonant Crystal) اور اس سے پہلے کوئی لمبا مصوتہ (Long Vowel) ہو (الفاظ کے آخر میں لمبے مصوتوں کے بعد آنے والے یہ مصمتی خوشے ''ست''، ''شت''، ''خت'' اور ''فت'' فارسی سے آنے والے دخیل الفاظ ہی میں پائے جاتے ہیں) اس مصمتی خوشے کو ایک حرف کے برابر شمار کیا جائے گا۔ مثلاً:

(الف) زیست میں ''ست'' کو ''س'' کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(ب) کاشت میں ''شت'' کو ''ش'' کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(ج) یافت میں ''فت'' کو ''ف'' کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(د) ساخت میں ''خت'' کو ''خ'' کے برابر شمار کیا جائے گا۔

(۶) جب دو الفاظ کے درمیان کسرۂ اضافت ہو، تو اسے دو طرح سے پڑھا جا سکتا ہے، یعنی یہ بھی ممکن ہے کہ اس اضافت کو چھوٹا کر کے پڑھیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ

اسے طول دے دیں۔ مثلاً:

گُلِ تر کو پہلی صورت میں ''گُ لِ تر'' پڑھ سکتے ہیں اور دوسری صورت میں ''گُلِے تر'' پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں درست ہیں۔

(۷) بالکل اسی طرح اگر دو الفاظ کے درمیان واو عطف ہے، تو اسے چھوٹا کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور طول دے کر بھی۔ مثلاً

''دل و جاں'' کو پہلی صورت میں ''دلُ جاں'' پڑھ سکتے ہیں اور دوسری صورت میں ''دلو جاں'' پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں درست ہیں۔

(۸) ایسے الفاظ جن کے آخر میں کوئی لمبا مصوّتہ ہے (اگر وہ عربی یا فارسی اصل کے نہیں ہیں) تو اسے حسب ضرورت چھوٹا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

(الف) ''ایسا'' کو ''اَے سَ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(ب) ''کہاں'' کو ''کَ ہَ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(ج) ''چلی'' کو ''چَلِ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(د) ''نہیں'' کو ''نَ ہِ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(ہ) ''میرے'' کو ''مے رِ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(و) ''میں'' کو ''مِ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(ز) ''کہو'' کو ''کَ ہُ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔
(ح) ''سہوں'' کو ''سَ ہُ'' کے برابر بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔

اگرچہ عربی فارسی اصل کی یہ پابندی بے جا ہے اور بڑے بڑے شاعروں نے بھی اس کی خلاف ورزی کی ہے۔

(۹) ایسے الفاظ جن کے آخر میں ہائے مختفی صرف حرفِ ماقبل کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے آتی ہے، اس (ہائے مختفی) کا شمار نہ کرنا بہتر ہے، اگرچہ شعراء نے اسے کبھی کبھی شمار بھی کیا ہے۔ مثلاً

کہ، نہ، یہ، وہ، پہ وغیرہ کو بالترتیب کِ، نَ، یِ، وُ، پَ کے وزن پر باندھنا بہتر ہے، لیکن ایک سببِ خفیف کے برابر باندھنا بھی درست ہے۔

(۱۰) الف سے شروع ہونے والے الفاظ کا ''الف'' کبھی کبھی اپنے ماقبل لفظ کے آخری ساکن کے ساتھ ضم ہوکر اسے متحرک کر دیتا ہے۔ مثلاً

(الف) ''کب آؤ گے'' کو ''کبا ؤ گے'' بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

(ب) ''تم اے لوگو'' کو ''تُ مے لوگو'' بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اگر چہ الف کی طرح ''ع'' اور ''ہ'' کا وصل بھی ممکن ہے اور شعرا کے یہاں اس کی مثالیں بھی موجود ہیں، لیکن ہمارے روایتی عروض کی رو سے یہ درست نہیں اور ایسے اشعار کو جن میں ''ع'' یا ''ہ'' کا وصل حرف ماقبل کے ساتھ ہو جاتا ہے، ناموزوں قرار دیا جاتا ہے۔

حقیقی، غیر حقیقی اور غلط تقطیع

تقطیع کی جو مثالیں آپ نے مختلف بحور و اوزان کے ضمن میں پیش کیے گئے اشعار کی تقطیع کے دوران دیکھیں، یہ صحیح بحور و اوزان کے مطابق ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اشعار کی تقطیع ایسے ارکان سے کی جائے، جو درست نہ ہوں۔ پہلی صورت کو حقیقی اور دوسری صورت کو غیر حقیقی تقطیع کہتے ہیں۔ مثال کے لیے اس شعر کو ملاحظہ فرمائیے:

وہ میرے بھائی ہیں میں انھیں کیسے چھوڑ دوں

اہلِ وطن جلادیں مرا گھر خوشی کے ساتھ

اس شعر کی تقطیع کتاب کے صفحہ ۱۵۹ پر اس طرح کی گئی ہے:

وہ میرِ (مفعولُ) بھاءِ ہیں مَ (فاعلاتُ) انھیں کیسِ (مفاعیلُ) چھوڑ دوں (فاعلن)

اہلے وَ (مفعولُ) طن جلادِ (فاع لاتُ) مرا گھر خُ (مفاعیلُ) شی کِ ساتھ (فاع لان)

اسی شعر کی تقطیع مندرجہ ذیل ارکان کے ساتھ بھی کی جا سکتی ہے:

وہ مے (فعْلن) رِ بھاءِ ہیں (مفاعلن) مَ انھیں کے (فَعِلا تن) سِ چھوڑ دوں (مفاعلن)

ا ملے (فعْلن) وطن جلا (مفاعلن) دِ مرا گھر (فَعِلا تن) خوشی کِ ساتھ (مفاعلان)

لیکن یہ دوسری صورت کسی مقررہ بحر کے تحت نہیں آتی، یعنی یہ ارکان کسی بھی بحر سے استخراج نہیں کیے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پہلی صورت کو حقیقی تقطیع کہیں گے اور (اس) دوسری صورت کو غیر حقیقی تقطیع کہا جائے گا، کیوں کہ یہ وزن حقیقی (عروض کے مقررہ اوزان و بحور کے مطابق) نہیں ہے۔

اور اب غلط تقطیع کی ایک مثال:

صبر نے چاہی دل سے رخصت!
تاب نے ڈھونڈی اک دم فرصت

اس کی تقطیع ''شہکارِ عروض و بلاغت'' میں صفحہ ۱۰۲ پر اس طرح کی گئی ہے:

فعْلن	فعلن	فعلن	فعلن
صبر نے	چاہی	دل سے	رخصت
تاب نے	ڈوڈی	اک دم	فرصت

آپ نے دیکھا ''صبر نے چاہی'' اور اسی طرح ''تاب نے ڈھونڈی'' کو فعْلن فعْلن کے مقابل رکھا گیا ہے جب کہ بالکل واضح طور پر یہ دونوں ٹکڑے فعلُ فعولن کے برابر ہیں:

صبر (فعلُ) نِ چاہی (فعولن) دل سے (فعْلن) رخصت (فعْلن)

تاب (فعلُ) نِ ڈھونڈی (فعولن) اک دم (فعْلن) فرصت (فعْلن)

OOO

قطعاتِ تاریخِ طباعت معراج العروض طبع دوم موسوم بہ اسمِ تاریخی

''نازشِ عروض'' (۱۴۳۴ھ)

(نتیجۂ فکر ڈاکٹر صابرؔ سنبھلی صاحب، سابق صدر، شعبۂ اردو، ایم۔ ایچ۔ کالج، مراد آباد)

(۱)

کم سخن کج مج زباں نا چیز ہوں
شکر مالک کا ادا کیسے کروں
چھپ گئی ہے پھر سے ''معراج العروض''
اس لیے حد سے سوا مسرور ہوں
انتہا اس میں ہوئی تحقیق کی
چاہتا تھا میں بھی تاریخ اِک کہوں
ذہن میں آیا اچانک یہ خیال
''کیوں نہ تحقیقی عروض اس کو کہوں''

۲۰۱۳ء

(۲)

ہے ذہنوں میں پھر آج تابِ عروض
کھلا ہے دوبارہ جو بابِ عروض
کہی اس کی تاریخ صابرؔ نے یوں
''ہے نادر مدقّق کتابِ عروض''

۲۰۱۳ء

مصنف ایک نظر میں

نام مع ولدیت : عارف حسن خاں ولد جناب نصیر عثمان خاں (مرحوم)

تاریخِ پیدائش : تعلیمی رکارڈ میں: ۲؍جولائی ۱۹۵۱ء، حقیقی ۲۰؍نومبر ۱۹۵۱ء

جائے پیدائش : قصبہ رائے پور، تحصیل قائم گنج، ضلع فرخ آباد (یو پی)

تعلیم : بی ایس سی۔ آنرس (کیمسٹری)، ایم۔ اے۔ (اردو)

پی ایچ۔ ڈی۔، ایم۔ اے۔ (لسانیات) علیگ

تحقیق کا موضوع : کلامِ میر کا فنی مطالعہ (زیرِ نگرانی جناب نسیم قریشی صاحب مرحوم و مغفور)

مطبوعات :

(۱) نوائے فروزاں (مجموعۂ نعت) ۲۰۱۱ء

(۲) کچھ نظمیں کچھ غزلیں ۲۰۱۱ء

(۳) تلخیص بحر الفصاحت ۲۰۰۸ء

(۴) معروضاتِ عروض و قافیہ ۲۰۰۴ء

(۵) معراج العروض (طبع اول) ۲۰۰۰ء

(۶) خوابوں کی کرچیں (ماہیوں کا مجموعہ) ۲۰۰۰ء

(۷) اوراق العروض (باشتراک ڈاکٹر صابر سنبھلی) ۱۹۹۴ء

(۸) آسان علم بیان (طبع اوّل) ۱۹۸۸ء

(۹) منتخب صنائع بدائع (طبع اوّل) ۱۹۸۸ء

(۱۰) متاعِ غم (شعری مجموعہ) ۱۹۸۶ء

نیز نصابی ضرورت کے تحت چار کتابیں ترتیب دیں۔

زیرِ تکمیل واشاعت : کم از کم تین کتب منتظرِ اشاعت ہیں۔

ادارت : ماہنامہ ''تیر نیم کش'' مراد آباد، اپریل ۱۹۹۴ء سے فروری ۲۰۰۰ء تک ستر (۷۰) شمارے۔

مشغلہ/ پیشہ : درس و تدریس/ صدر شعبۂ اردو، ہندو کالج، مراد آباد۔

رابطہ : 9368105039

ME`RAJ-UL-AROOZ

ARIF HASAN KHAN